سُورَةُ البُرُوجِ

تفسیر ارشدی

مرتب

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT جمیع حقوق محفوظة
All Rights Reserved
2025

سورۃ البروج

تفسیر ارشدی

مرتب
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قال اللہ تعالیٰ

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے"۔

سُورَةُ الإِسْرَاء

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ

"اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو
اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے"۔

رواہ مسلم

فہرس

سورۃ البروج

صفحہ نمبر	عنوان

(پہلا حصہ) سورۃ البروج کا عمومی جائزہ

بعض اہداف — 3
مختصر تعارف — 3
موضوعات، ساخت اور سورۃ البروج کی باہمی ربط — 3
سورۃ البروج کے موضوعات — 4
الف۔ الٰہی گواہی اور کائناتی نظام — 4
ب۔ مظلوم مومنین کی کہانی (اصحاب الاخدود) — 4
ج۔ ظالموں کا انجام اور مومنین کا انعام — 4
د۔ اللہ کی کامل طاقت اور کنٹرول — 4
ہ۔ گزشتہ قوموں سے سبق — 5
سورۃ البروج کی ساخت — 5
اصحاب الاخدود کا قصہ (آیات 4-10) — 5
مومنین اور کافروں کا انجام (آیات 11-14) — 5
اللہ کی حاکمیت اور طاقت (آیات 15-22) — 5
پچھلی اور اگلی سورتوں سے باہمی ربط — 6

الف۔ سورۃ الانشقاق (سورۃ 84) سے ربط ____ 6
ب۔ سورۃ الطارق (سورۃ 86) سے ربط ____ 6

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

تفسیری ترجمہ ____ 8

تیسرا حصہ (لغوی تشریح)

حصہ اول: کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح ____ 15
ترتیبھا85... سورۃ البروج... آیاتھا22... مکیۃ - الآیۃ... الکلمہ... معناھا ____ 15
حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ ____ 16
سورۃ البروج – آیت بہ آیت لغوی تجزیہ ____ 17

چوتھا حصہ (سورۃ البروج کے موضوعات اور عنوانات)

چوتھا حصہ (سورۃ البروج کے موضوعات اور عنوانات سے متعلق آیات) ____ 25
سورۃ البروج کی منتخب آیات سے متعلقہ قرآنی آیات (موضوعات، معانی اور ربط کی بنیاد پر ____ 25

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)

تفسیر بالقرآن ____ 34

چھٹا حصہ (احادیث کا مجموعہ)

(احادیث کا مجموعہ) وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں ____ 36
صبر کا اجر ____ 40

ظلم کی سزا 40
زمانے کی بد گوئی 41
فتنوں کی علامتیں 41
1. ہر چیز اللہ کے حکم سے مقدر ہے 42
2. قلم نے سب کچھ لکھ دیا ہے 42
3. جو مقدر ہے وہی ہوتا ہے 42
4. پیدائش سے پہلے سب کچھ لکھا جا چکا 43
5. تقدیر لکھی جا چکی ہے، مگر دعا میں طاقت ہے 43
6. تقدیر پر راضی رہنا دل کو سکون دیتا ہے 44
عرش سے متعلق احادیث 44
آسمان اور عرش کا فرق 44
عرش اٹھانے والے فرشتے 44
عرش اور تقدیر 45
جنت الفردوس اور اس کی فضیلت 46
فرعون اور ثمود سے متعلق احادیث 47
اللہ تعالیٰ کے صبر اور معذب اقوام و اقسامِ عذاب سے متعلق احادیث 49
1. اللہ تعالیٰ کے صبر کی مثال 49
2. معذب اقوام اور اقسامِ عذاب 49
الف) قوم عاد اور ہوا کا عذاب 49

ب) اجتماعی گناہوں اور عذاب کی اقسام ______ 50
ج) عرشِ الٰہی اور جنت الفردوس ______ 50
د) عرشِ الٰہی کی حقیقت ______ 50
ہواؤں کے وقت کی دعا اور عبرت ______ 51
بادلوں پر اظہارِ تشویش ______ 51
ہوا کی برکت اور شر سے پناہ ______ 52
تیز ہوا کی دعا ______ 52
برائی سے نہ روکنے کی وعید ______ 52
ظلم اور قطع رحمی کی سزا ______ 53
سورۃ البروج اور آسمانی ستاروں (بروج)، کہانت اور غیب کی خبر سے متعلق احادیث ______ 54
1. کہانت اور غیب کی خبر کے بارے میں حدیث ______ 54
2. کہانت اور عراف کی وضاحت (امام نووی رحمہ اللہ) ______ 54
3. آسمان میں فیصلے اور جنات کی چوری شدہ خبر ______ 55

ساتواں حصہ (تفسیر بالحدیث)

تفسیر بالحدیث: وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں ______ 57
الجامع الکامل سے بعض احادیث ______ 58

آٹھواں اور نواں حصہ (تفسیر صحابہ و تابعین - تفسیر بالرائے محمود)

8- تفسیر باقوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے ______ 60
9- تفسیر بالرائے المحمود ______ 60

سورۃ البروج کی تفسیر ______ 60

(دسواں حصہ) عربی تفاسیر سے مستند نکات

تفسیر البروج کے بارے میں علماء کے اقوال ______ 64
لفظ "بروج" کا لغوی وضاحت ______ 64
ابن القیم رحمہ اللہ کی تفسیر ______ 65
قسم کا مقصد (ابن القیم کی رائے) ______ 66
مفسرین کے اقوال ______ 67
سورۃ البروج کا مرکزی موضوع ______ 67
قسم کا مقصد (ابن القیم کی رائے) ______ 67
تاریخی پس منظر ______ 73
ذونواس کی شناخت ______ 73
واقعہ کا انجام ______ 73
واقعہ سے سبق ______ 74
لفظ "فتنہ" کی تشریح ______ 74
ظالموں کی سزا ______ 75
ظالموں کے لیے سزا ______ 75
ابن کثیر کی وضاحت ______ 75
توبہ کی دعوت ______ 76

ابن کثیر کی وضاحت ____ 76
مومنین کے لیے انعام ____ 77
اللہ کی عظمت اور طاقت ____ 78
جو اس عظیم قرآن کو تھام لے، اس کے لیے عزت، کرامت اور بلندی ہے ____ 79
تخلیق کی ابتدا اور اعادہ کی قدرت ____ 80
امید اور خوف کے درمیان توازن (اللہ کی مغفرت اور محبت) ____ 82
"الودود"، "الرحیم" اور "الغفور" کے درمیان ربط ____ 82
اللہ کا عرش اور اس کی بزرگی ____ 83
اللہ کی مطلق قدرت اور ارادہ ____ 84
بڑے ظالموں کی کہانی: فرعون اور ثمود ____ 84
مشکل حالات میں اس سورۃ کی اہمیت ____ 84
فرعون اور ثمود سے سبق ____ 85
فرعون اور ثمود سے سبق ____ 85
ظالموں کے خالف اللہ کا انصاف ____ 85
مومنین کے لیے انعام ____ 85
اللہ کی کامل طاقت اور قوت ____ 86
تخلیق اور قیامت پر اللہ کی قدرت ____ 86
اللہ کی محبت اور مغفرت ____ 86

اللہ کا علم اور قدرت سب پر محیط ___ 87
قرآن کی عظمت اور حفاظت ___ 87
کافروں کا انکار اور ضد ___ 87
ابن جریر کی وضاحت ___ 88
قرآن: باعظمت اور بے مثال وحی ___ 88
ابن القیم کی سورۃ البروج پر تفسیر ___ 91
قرآن کی مکمل حفاظت ___ 92
فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات ___ 94

گیارھواں حصہ (سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

بعض موضوعات ___ 96
بعض اسباق ___ 96
مناسبت / لطائف التفسیر ___ 97
آیات اور حدیث ___ 98

بارہواں حصہ (عمومی معلومات)

(سورۃ البروج) 17ص الموت اور قبر کے بعد کے حالات ___ 102
1. سورۃ البروج کے مختلف موضوعات اور مباحث کی تفصیلی بحث ___ 104
2. غلط عقائد، نظریات اور لسانی غلط فہمیوں کی تردید ___ 104
3. جدید شکوک وشبہات اور تحقیقی اعتراضات کا جواب ___ 105

طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائنمنٹ ______ 106
- اسائنمنٹ 1: سورۃ البروج کو سمجھنا ______ 106
- اسائنمنٹ 2: الفاظ اور صرف ونحو کا تجزیہ ______ 107
- اسائنمنٹ 3: قصہ سنانا اور عملی اطلاق ______ 108

مضمون (1) ______ 108
وبائی امراض کے اسباب اور حدیث کی تشریح ______ 108

مضمون (2) ______ 114
کہانت کی تعریف ______ 114
کاہن کا شرعی حکم ______ 115
کہانت (نجومی) کا شرعی حکم ______ 115
ساحر، کاہن اور عراف میں فرق ______ 117
نجومیات (ستاروں کی پیدائش کی بنیاد پر قسمت کا تعین) ______ 118
مصادر (حوالہ جات) ______ 119

مضمون (3) ______ 121
سحر (جادو) اور ساحر (جادوگر) کا کیا حکم ہے؟ ______ 121
ساحر (جادوگر) کی سزا کیا ہے؟ ______ 122
نشرہ کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟ ______ 122
مشروع رقیہ (جھاڑ پھونک) کیا ہے؟ ______ 122
ممنوع رقیہ (جھاڑ پھونک) کیا ہے؟ ______ 123

جو چیزیں مریض کے بدن پر لٹکائی جاتی ہیں، ان سب کا کیا حکم ہے؟ 123
ہاتھ میں دھاگہ وغیرہ باندھنے کا کیا حکم ہے؟ 124
اگر لٹکائی جانے والی چیز قرآن مجید کی آیت یا احادیث ہو تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ 124
کاہنوں کا کیا حکم ہے؟ 125
جو شخص کاہن کی بات کو سچ مانے، اس کا کیا حکم ہے؟ 126
علم نجوم کا کیا حکم ہے؟ 127
"طیرہ" یعنی بد فالی و بد شگونی کا کیا حکم ہے؟ اور اسے دور کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ 128
نظر بد کا کیا حکم ہے؟ 129
صراط مستقیم پر چلنا کیسے ممکن ہے اور اس سے انحراف سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ 131
مضمون(4) 132
حافظ قرآن کی فضیلت، کثرت قرأت قرآن کی فضیلت 133
حافظ قرآن کا جنت میں اعلیٰ مقام و مرتبہ 134
میرے قرآن کریم حفظ کرنے پر کیا اجر و ثواب ہو گا؟ 134
قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنا 135
حافظِ قرآن کے والدین کا مقام و مرتبہ 135
قرآن مجید کا جتنا زیادہ حافظ ہو گا وہ امامت کا اتنا ہی حقدار ہو گا 136
قرآن مجید کا حافظ سب سے پہلے دفنائے جانے کا حقدار کہلائے گا 136
ہکلا کر قرآن یاد کرنے والا دوگنے اجر کا حقدار 137

جتنا زیادہ حافظ قرآن ہو گا وہ اتنا ہی قوم کی قیادت کا حقدار کہلائے گا ________ 137
قرآن کا حافظ فرشتوں کے مثل ہے ________ 138
حافظ قرآن کی قیامت کے دن عزت و تکریم ________ 138
اللہ کے نبی ﷺ حافظ قرآن تھے ________ 139
قیامت کے دن حافظِ قرآن کو انمول قیمت کا تاج پہنایا جائے گا ________ 140
قرآن کا حافظ اگر قرآن سے غافل ہو جائے اس کی سزا کا بیان ________ 141
حافظِ قرآن کی عزت و تکریم کرنے کا بیان ________ 141
قرآن کا حفظ و تلاوت و عمل و اہتمام سے جہنم سے نجات کی خوشخبری ________ 142
حافظ قرآن کے لیے قیام اللیل میں آسانی ہے ________ 142
میں آیت بھول گیا ایسا نہیں کہنا چاہیے البتہ ایسا کہے کہ مجھے بھلا دی گئی ________ 142
حفظ اور حافظِ قرآن کے بارے میں بعض ضعیف روایات ________ 143
- ضعیف حدیث نمبر 1 ________ 143
- ضعیف حدیث نمبر 2 ________ 143
- ضعیف حدیث نمبر 3 ________ 145
- ضعیف حدیث نمبر 4 ________ 146
- ضعیف حدیث نمبر 5 ________ 146
- ضعیف حدیث نمبر 6 ________ 146
- ضعیف حدیث نمبر 7 ________ 147

- ضعیف حدیث نمبر 8 ____ 147
- ضعیف حدیث نمبر 9 ____ 148

مضمون(5) ____ 149

"کیا دعا تقدیر کو رد کرتی ہے ____ 149

مضمون(6) ____ 149

فعال لما یرد سے رد ہوتا ہے ان پر جو بعض مخلوقات کو اللہ کی طرح ازلی بولتے ہیں ____ 149

مضمون(7) ____ 151

سورہ بروج سے ظالموں کی دنیاوی پکڑ کا اثبات ____ 151

1-اصحابُ الأخدود: دنیا میں رسوا کن ہلاکت ____ 151

فعال لما يريد سے رد ہوتا ہے ان پر جو بعض مخلوقات کو اللہ کی طرح ازلی بولتے ہیں ____ 152

2. سورہ بروج میں عمومی قاعدہ: بطشِ شدید ____ 152

3. قرآن میں دنیاوی عذاب کی قسمیں ____ 152

عذاب من فوقكم –اوپر سے عذاب ____ 152

عذاب من تحت أرجلكم –نیچے سے عذاب ____ 152

الجوع والقحط –بھوک اور قحط ____ 153

سلبُ المال والنعمة –مال و نعمت کا چھن جانا ____ 153

1۔ ظالم کے لیے دنیوی عذاب– نصوصِ قرآن و حدیث ____ 153

2۔ حدیث: زمین کے حقوق میں ظلم کی دنیاوی و اخروی سزا ____ 154

3۔ خلاصہ: ظالم کو دنیا میں عذاب کی اہم صورتیں ____ 155

مضمون(8) 155
فرعون وثمود پر ایک مضمون، تاکہ ظالم اپنے ظلم سے رک جائے 155
فرعون: طاقت، تکبّر اور غرق کا انجام 156
1- فرعون کا ظلم اور دعویٰ ربوبیت 156
2- دنیاوی عذاب: مسلسل نشانیاں، پھر غرق 156
آخر کار انجام یہ ہوا: 156
3-حدیث سے تنبیہ: ظالم کو مہلت، مگر گرفت سخت 157
ثمود: طاقت، تہذیب، اور چیخ وصاعقہ کا عذاب 157
1. ثمود کا کفر اور ظلم 157
اللہ نے انہیں نبی صالح علیہ السلام بھیجا 157
2۔ دنیاوی عذاب: صاعقہ / صیحة / رجفة 158
3۔ قرآن کا واضح سبق 158
1۔ ظلم سے باز آنے کے لیے چند صریح نصوص 159
2۔ ظلم سے قیامت کی تاریکیاں 159
3۔ معمولی سا ظلم بھی ہلکا نہیں 159
نتیجہ: فرعون وثمود—ہر ظالم کا آئینہ 160
ہر ظالم کو یہ سبق ہے کہ اللہ کا قاعدہ نہیں بدلا 160
ہر ظالم کے لیے راستہ دو ہی ہیں 160
مضمون(9) 160

الظلم مؤذن بخراب العمران ______ 161
اصل عبارت اور مفہوم ______ 161
ابن خلدون کا اصول ______ 161

سُورَةُ البُرُوجِ

پہلا حصہ

(سورۃ البروج کا عمومی جائزہ)

سورۃ البروج

سورۃ البروج کی تفسیر 12 حصوں میں (Tafseer of Surah in 12 Segments)

پہلا حصہ (سورۃ البروج کا عمومی جائزہ)

سورہ کا عمومی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں سابقہ اور آئندہ سورتوں کے ساتھ تعلق کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس میں سورہ کے موضوعاتی انداز اور مقاصد کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

نوٹ: سورتوں کے مقاطع اور باہمی تعلق کی اکائیاں۔

سورۃ البروج (85)		
Al-Burooj	The Big Stars	بروج
مقام نزول: مکہ		

بعض اہداف

- مومن مرد اور مومن عورتوں کو ستانے کا انجام۔[1]
- اصحاب الاخدود کا قصہ مذکور ہے۔ بتایا گیا کہ ان اہل ایمان نے دین و ایمان کی خاطر اپنی جان بھی دے دی۔[2]

مختصر تعارف

موضوعات، ساخت اور سورۃ البروج کی باہمی ربط

سورۃ البروج (سورۃ 85) ایک مکی سورۃ ہے جو ایمان، ظلم و ستم، الٰہی انصاف اور اللہ کی اعلیٰ ترین حاکمیت کے بارے میں ایک طاقتور پیغام پیش کرتی ہے۔ یہ سورۃ تاریخی واقعات کو بیان کرتی ہے تا کہ اللہ سے بدلے کی یقینیّت اور

---

[1] **مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں** (سمات المؤمنين في الفتن وتقلب الأحوال: صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)

[2] (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج٨/ص٣٦٧)

مومنین کی بالآخر کامیابی کو مضبوط کیا جاسکے۔ یہ سورۃ اپنے سے پہلے اور بعد کی سورتوں کے ساتھ گہرائی سے جڑی ہوئی ہے، جس سے قرآن کے بیان میں موضوعاتی اور ساختی بہاؤ پیدا ہوتا ہے۔

سورۃ البروج کے موضوعات

الف۔ اللہ کی گواہی اور کائناتی نظام

- سورۃ کی ابتداء قسموں سے ہوتی ہے، جہاں اللہ آسمان کی قسم کھاتا ہے جو برجوں (النُّجُوم) سے مزین ہے اور دیگر فلکیاتی عناصر کی بھی قسم کھاتا ہے۔
- یہ کائناتی نشانیاں اللہ کی مطلق طاقت اور اس کے انصاف کے نفاذ کی قدرت کی گواہی ہیں۔

ب۔ مظلوم مومنین کی کہانی (اصحاب الاخدود)

- سورۃ میں ان مومنین کی المناک داستان بیان کی گئی ہے جنہیں اپنے ایمان پر قائم رہنے کی وجہ سے آگ کے گڑھے میں ڈال دیا گیا۔
- یہ نیک لوگوں پر ظلم و ستم کے تاریخی تسلسل کو اجاگر کرتی ہے اور مومنین کو یقین دلاتی ہے کہ ان کی آزمائشیں اللہ کے علم میں ہیں۔

ج۔ ظالموں کا انجام اور مومنین کا انعام

- سورۃ کافروں کے ظلم کی مذمت کرتی ہے اور انہیں آخرت میں سخت انجام سے خبردار کرتی ہے۔
- جبکہ ایمان والوں سے جنت اور دائمی کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

د۔ اللہ کی کامل طاقت اور کنٹرول

- سورۃ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا واحد مالک ہے۔
- اس کی بادشاہی مطلق ہے اور وہ ہر چیز سے پوری طرح باخبر ہے۔
- کوئی طاقت اس کے انصاف سے بچ نہیں سکتی۔

ہ۔ گزشتہ قوموں سے سبق

- ❖ سورۃ ان پچھلی قوموں کا حوالہ دیتی ہے جو اپنی سرکشی اور حق کے انکار کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔
- ❖ یہ ان لوگوں کے لیے تنبیہ ہے جو ایمان کا انکار کرتے اور مومنین پر ظلم کرتے ہیں۔

سورۃ البروج کی ساخت

سورۃ ایک واضح اور منطقی ساخت کی پیروی کرتی ہے:

- ❖ ابتدائی قسمیں (آیات 1-3)
- ❖ اللہ آسمان برجوں والے، قیامت کے دن اور گواہی دینے والے واقعات کی قسم کھاتا ہے۔
- ❖ یہ قسمیں اللہ کے انصاف کی یقینیّت کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

اصحاب الاخدود کا قصہ (آیات 4-10)

- ❖ ایمان والوں پر ظلم و ستم اور انہیں زندہ جلا دینے کا بیان۔
- ❖ ظالموں کی مذمت اور مومنین کے استقامت کو اجاگر کیا گیا۔

مومنین اور کافروں کا انجام (آیات 11-14)

- ❖ ایمان والوں سے جنت کا وعدہ۔
- ❖ کافروں کو اللہ کے عذاب کا سامنا۔

اللہ کی حاکمیت اور طاقت (آیات 15-22)

- ❖ اللہ کی کائنات پر مکمل کنٹرول کی تصدیق۔
- ❖ گزشتہ قوموں کی تباہی کا ذکر جو اپنے اعمال کے نتیجے میں ہلاک ہوئیں۔
- ❖ آخر میں یاد دہانی کہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور اس سے کچھ پوشیدہ نہیں۔

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

پچھلی اور اگلی سورتوں سے باہمی ربط

الف۔ سورۃ الانشقاق (سورۃ 84) سے ربط

- ❖ سورۃ الانشقاق قیامت کے دن اور اعمال کے مطابق لوگوں کی تقسیم پر بات کرتی ہے۔
- ❖ سورۃ البروج پھر ایک حقیقی مثال پیش کرتی ہے کہ مومنین کو کیسے آزمایا جاتا ہے، اور دنیا و آخرت دونوں میں اللہ کے انصاف کو اجاگر کرتی ہے۔
- ❖ انعام و سزا کا موضوع دونوں سورتوں میں مربوط انداز میں چلتا ہے۔

ب۔ سورۃ الطارق (سورۃ 86) سے ربط

- ❖ سورۃ البروج اس بات پر ختم ہوتی ہے کہ اللہ کائنات پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔
- ❖ سورۃ الطارق کا آغاز بھی فلکی نشانیوں اور قیامت کی یاد دہانی سے ہوتا ہے۔
- ❖ دونوں سورتیں تخلیق اور جزا میں اللہ کی طاقت کو اجاگر کرتی ہیں۔

اختتام

سورۃ البروج حق اور باطل کے درمیان جاری جدوجہد کی یاد دہانی ہے۔ یہ مومنین کو یقین دلاتی ہے کہ اللہ کا انصاف غالب آئے گا اور ظالموں کو ان کے انجام سے خبردار کرتی ہے۔ اس کی منظم ساخت —قسموں، تاریخی واقعات، الٰہی انتباہات اور تسلیوں کے ذریعے— قرآنی پیغام میں استقامت کو مضبوط کرتی ہے۔ مزید یہ کہ اس کا سورۃ الانشقاق اور سورۃ الطارق کے درمیان محل وقوع الٰہی انصاف، جوابدہی اور قیامت کی یقینیّت کے مجموعی موضوع کو مضبوط کرتا ہے۔

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

دوسرا حصہ

(تفسیری ترجمہ)

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

(قرآن کے معانی کا ترجمہ پیش کرتا ہے، جس کے ساتھ آیت بہ آیت تشریح شامل ہوتی ہے)

آیت بہ آیت سورۃ البروج (The Constellations) کی تشریح، کلیدی الفاظ اور اُن کے معانی کے ترجمہ کی روشنی میں):

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

آیت 1: وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ

ترجمہ: قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔

وضاحت: اللہ تعالیٰ آسمان کی قسم کھاتا ہے جو برجوں (ستاروں کے جھرمٹ) سے مزین ہے، اس سے اپنی تخلیق کی عظمت اور ہر چیز پر اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت 2: وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ

ترجمہ: اور وعدہ کیے گئے دن کی قسم۔

وضاحت: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہے، جو وعدہ شدہ اور یقینی ہے۔ اس سے حساب کتاب کی حقیقت اور سنجیدگی کو اجاگر کیا گیا ہے۔

آیت 3: وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ

ترجمہ: اور گواہ اور اس کی جس پر گواہی دی جائے۔

وضاحت: ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الیوم الموعود قیامت کا دن ہے۔ الشاھد جمعہ کا دن ہے، اور سورج نے نہ اس سے بہتر دن پر"

طلوع کیا نہ غروب۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی مسلمان بندہ اللہ سے بھلائی نہیں مانگتا مگر اللہ اسے عطا کرتا ہے، اور نہ برائی سے پناہ مانگتا ہے مگر اللہ اسے پناہ دیتا ہے۔ المشھود عرفہ کا دن ہے۔"

(اس حدیث کو ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے)

آیت 4: قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ

ترجمہ: خندق والوں پر لعنت ہو۔

وضاحت: اُن لوگوں کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے خندقیں کھودیں اور ایمان والوں کو ان میں جلا کر مارا۔ ان پر لعنت اللہ کے غضب اور عذاب کی علامت ہے۔

آیت 5: النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ

ترجمہ: آگ والی جو ایندھن سے بھری ہوئی تھی۔

وضاحت: خندق کی آگ کا ذکر ہے جس میں لکڑی یا دیگر مواد ڈال کر اسے بھڑکایا گیا تاکہ مومنوں کی تکلیف کو بڑھایا جائے۔ یہ آیت کافروں کی سنگدلی کو بیان کرتی ہے۔

آیت 6: إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ

ترجمہ: جب وہ اس پر بیٹھے ہوئے تھے۔

وضاحت: ظالم لوگ ایمان والوں کو جلتا دیکھ کر خود بیٹھے رہے، جو ان کی تکبر اور بے رحمی کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت 7: وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ

ترجمہ: اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے۔ اسے دیکھ رہے تھے۔۔

وضاحت: کافر خود اپنے ظلم و ستم کو دیکھ رہے تھے، جس سے ان کے ارادے کی پختگی اور دانستہ ظلم ظاہر ہوتا ہے۔

آیت8: وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

ترجمہ: اور مومنوں کے ساتھ ان کی دشمنی اس وجہ سے تھی کہ مومن اس اللہ پر ایمان لائے تھے جو زبردست اور لائق تعریف ہے۔

وضاحت: مومنوں کا واحد "جرم" اللہ پر ایمان لانا تھا، جو زبردست اور لائقِ حمد ہے۔ یہ آیت مومنوں پر ہونے والے بے جا ظلم کو ظاہر کرتی ہے۔

آیت9: الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

ترجمہ: جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

وضاحت: اللہ اپنی آسمانوں اور زمین پر مکمل بادشاہی اور ہر چیز پر اپنی نگرانی یاد دلاتا ہے۔

آیت10: إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ

ترجمہ: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا، پھر توبہ نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے۔

وضاحت: یہ آیت ایمان والوں پر ظلم کرنے والوں کو خبردار کرتی ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کے لیے دائمی جہنم اور آگ کا عذاب ہے۔ اللہ اپنے انصاف اور ان کے اعمال کی شدت کو بیان کرتا ہے۔

آیت11: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

وضاحت: ظالموں کے برعکس، مومن جو آزمائشوں میں ثابت قدم رہتے ہیں، انہیں جنت میں اعلیٰ اور دائمی انعام دیا جائے گا۔

آیت 12: إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

ترجمہ: بے شک تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

وضاحت: اللہ کا سزا دینا ظالموں کے لیے طاقتور اور سخت ہے، جو اس کی انصاف کے نفاذ کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت 13: إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ

ترجمہ: بے شک وہی پیدا کرتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے۔

وضاحت: اللہ ہی اپنی مخلوق کو پیدا کرتا ہے اور دوبارہ زندہ کرتا ہے۔ یہ آیت اس کی زندگی دینے، لینے اور واپس لانے کی قدرت کو اجاگر کرتی ہے۔

آیت 14: وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ

ترجمہ: اور وہ بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے۔

وضاحت: باوجود اس کے کہ وہ ظالموں کو سخت سزا دیتا ہے، اللہ توبہ کرنے والوں اور ایمان والوں کے لیے بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔

آیت 15: ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ

ترجمہ: مالکِ عرش، بزرگی والا۔

وضاحت: اللہ کی بادشاہت اور جلالت کو اس کے عرش اور جلیل القدر ہونے کی صفت کے ذکر سے اجاگر کیا گیا ہے۔

آیت16: فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ

ترجمہ:	جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔
وضاحت:	اللہ کی مرضی مطلق ہے، اور کوئی چیز اسے اس کے ارادے کو پورا کرنے سے روک نہیں سکتی۔

آیت17:هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ

ترجمہ:	کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر آئی ہے۔
وضاحت:	اللہ سوال کرتا ہے، تاکہ ماضی کی قوموں اور فوجوں کی طرف توجہ دلائے جو ظلم کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔

آیت18:فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ

ترجمہ:	فرعون اور ثمود۔
وضاحت:	دو ظالموں (فرعون اور قوم ثمود) کی مثالیں دی گئی ہیں جو اپنی تکبر اور اللہ کے رسولوں کے انکار کی وجہ سے عبرت بنے۔

آیت19: بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ

ترجمہ:	بلکہ جو کافر ہیں، وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔
وضاحت:	واضح نشانیوں اور انتباہات کے باوجود، کافر حق کو مسلسل جھٹلاتے رہتے ہیں۔

آیت20:وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ

ترجمہ:	حالانکہ اللہ نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔
وضاحت:	اللہ کا علم اور قدرت کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے، اور وہ اس کی گرفت سے بچ

نہیں سکتے۔

آیت21:بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ

ترجمہ: بلکہ یہ تو ایک عظمت والا قرآن ہے۔

وضاحت: قرآن اپنے مضمون اور ہدایت میں بلند و بالا اور عظیم ہے، اور اللہ کی سچائی کی دلیل ہے۔

آیت22: فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ

ترجمہ: جو ایک محفوظ لوح میں (لکھا ہوا) ہے۔

وضاحت: قرآن لوحِ محفوظ میں محفوظ ہے، جو اس کی ابدی اور غیر متبدل حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

تیسرا حصہ

(لغوی تشریح)

تیسرا حصہ (لغوی تشریح)

حصہ اول: کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح

	ترتيبها 85...سورة البروج...آياتها 22...مكية-الآية...الكلمة...معناها				
انگریزی میں معنی	اردو میں معنی	عربی میں معنی	قرآنی الفاظ	شمار	
Translation in English	Translation in Urdu	Translation in Arabic	Quranic Words	No.	
Containing great stars	برجوں والے	ذات المنازل التي تمر بها الشمس، والقمر	ذات البروج	1	5799
And [by] the promised Day	وعدہ کئے ہوئے دن کی قسم	هو: يوم القيامة	واليوم الموعود	2	5800
And [by] the witness and what is witnessed,	حاضر ہونے والے اور حاضر کئے گئے کی قسم	أقسم الله بكل شاهد يشهد، وبكل من يشهد عليه	وشاهد ومشهود	3	5801
Cursed/ destroyed	ہلاک کئے گئے	لعن، وعذب، وهلك	قتل	4	5802
The companions of the trench	خندقوں والے	الذين شقوا في الأرض شقا عظيما؛ لإحراق المؤمنين	أصحاب الأخدود	5	5803
Fuel	ایندھن	ما تشعل وتوقد	الوقود	6	5804

			به النار		
5805	7	شهود	حضور	سامنے دیکھنا (حاضر)	Were witnesses
5806	8	فتنوا	حرقوا بالنار	جن لوگوں نے ستایا	Who have tortured
5807	9	عذاب الحريق	العذاب المحرق	جلنے کا عذاب	The Burning Fire
5808	10	بطش	انتقام	پکڑ	The vengeance
5809	11	يبدئ	يخلق الخلق ابتداء	پہلی مرتبہ وہی پیدا کرتا ہے	(Revenge)
5810	12	ويعيد	يحييهم بعد موتهم	اور وہ دوبارہ پیدا کرے گا	Who originates
5811	13	الودود	المحب لأوليائه، المحبوب لهم	بہت محبت کرنے والا	And who repeats
5812	14	المجيد	العظيم	عظمت والا	The Affectionate

حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

سورۃ البروج–آیت بہ آیت لغوی تجزیہ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ

اسماء(Ism):

❖ الْبُرُوجِ(Al-Burūj)–بُرْجٌ(Burj)کی جمع–برج، قلعہ، ستاروں کے جھرمٹ

❖ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ

اسماء(Ism):

❖ الْمَوْعُودِ(Al-Maw'ūd)–واحد(اسم مفعول)–وَعَدَ سے–وعدہ کیا گیا

افعال(Fi'l):

❖ وَعَدَ – يَعِدُ – وَعْدًا ، عدة(Wa'ada – Ya'idu – Wa'd)–وعدہ کرنا

❖ باب ضرب یضرب(Baab Dharaba Yadribu)–مجرد(تین حرفی اصل)

وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ

اسماء(Ism):

❖ شَاهِدٍ(Shāhid)–واحد(اسم فاعل)–گواہ

❖ مَشْهُودٍ(Mashhūd)–واحد(اسم مفعول)–جس پر گواہی دی جائے

افعال(Fi'l):

❖ شَهِدَ – يَشْهَدُ – شَهَادَةً(Shahida – Yashhadu – Shahādah)–گواہی دینا اور شہود کا معنی ہے دیکھنا

❖ باب سمع یسمع(Baab Sami'a Yasmu'u)–مجرد

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ

اسماء(Ism):

❖ أَصْحَابُ(As-hāb)–صَاحِبٌ کی جمع–ساتھی

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

❖ الْأُخْدُودِ(Al-Ukhdūd)–واحد–خندق

افعال(Fi'l):

❖ قَتَلَ – يَقْتُلُ – قَتْلًا(Qatala – Yaqtulu – Qatl)–قتل کرنا

❖ باب نصر ینصر(Baab Nasara Yansuru)–مجرد

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ

اسماء(Ism):

❖ الْوَقُودِ(Al-Waqūd)–واحد–ایندھن

افعال(Fi'l):

❖ وَقَدَ – يَقِدُ – وَقْدًا(Waqada – Yaqidu – Waqd)–جلانا

❖ باب ضرب یضرب(Baab Dharaba Yadribu)–مجرد

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ

اسماء(Ism):

❖ قُعُودٌ(Qu'ūd)–قَاعِدٌ کی جمع–بیٹھنا

افعال(Fi'l):

❖ قَعَدَ – يَقْعُدُ – قُعُودًا(Qa'ada – Yaq'udu – Qu'ūd)–بیٹھنا

❖ باب نصر ینصر(Baab Nasara Yansuru)–مجرد

وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ

افعال(Fi'l):

❖ فَعَلَ – يَفْعَلُ – فِعْلًا(Fa'ala – Yaf'alu – Fi'l)–کرنا

❖ باب فتح یفتح(Baab Fataha Yaftahu)–مجرد

❖ آمَنَ – يُؤْمِنُ – إِيمَانًا(Āmana – Yu'minu – Īmān)–ایمان لانا(مزید فیہ)

❖ باب اِفعال(Baab If'āl)–مزید فیہ

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

افعال(Fi'l):

❖ نَقَمَ – يَنْقِمُ – نِقْمَةً(Naqama – Yanqimu – Niqmah)–نفرت کرنا، بدلہ لینا

❖ باب ضرب یضرب(Baab Dharaba Yadribu)–مجرد

❖ آمَنَ – يُؤْمِنُ – إِيمَانًا(Āmana – Yu'minu – Īmān)–ایمان لانا

❖ باب اِفعال(Baab If'āl)–مزید فیہ

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

افعال(Fi'l):

❖ شَهِدَ – يَشْهَدُ – شَهَادَةً(Shahida – Yashhadu – Shahādah)–گواہی دینا

❖ باب سمع یسمع(Baab Sami'a Yasmu'u)–مجرد

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ

❖ الْحَرِيقِ(Al-Harīq)–واحد–بھڑکتی آگ

افعال(Fi'l):

❖ فَتَنَ – يَفْتِنُ – فِتْنَةً(Fatana – Yaftinu – Fitnah)–آزمانا، ستانا

❖ باب ضرب یضرب(Baab Nasara Yansuru)–مجرد

❖ تَابَ – يَتُوبُ – تَوْبَةً (Tāba – Yatūbu – Tawbah)–توبہ کرنا

❖ باب نصر ینصر(Baab Nasara Yansuru)–مجرد

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ

اسماء(Ism):

❖ جَنَّاتٌ(Jannāt)–جَنَّةٌ کی جمع–باغات

❖ الْأَنْهَارُ(Al-Anhār)–نَهْرٌ کی جمع–نہریں

❖ الْفَوْزُ(Al-Fawz)–واحد–کامیابی

❖ الْكَبِيرُ(Al-Kabīr)–واحد–بڑی / عظیم

افعال(Fi'l):

❖ آمَنَ – يُؤْمِنُ – إِيمَانًا(Āmana – Yu'minu – Īmān)–ایمان لانا

❖ باب إفعال(Baab If'āl)–مزید فیہ

❖ عَمِلَ – يَعْمَلُ – عَمَلًا(Amila – Ya'malu – 'Amal')–عمل کرنا

❖ باب سمع یسمع(Baab Dharaba Yadribu)–مجرد

❖ جَرَى – يَجْرِي – جَرْيًا(Jara – Yajri – Jaryan)–بہنا

❖ باب ضرب یضرب(Baab Fataha Yaftahu)–مجرد

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

اسماء(Ism):

❖ بَطْشَ(Batsh)–واحد–پکڑ، گرفت

❖ رَبِّكَ(Rabbika)–واحد–تیرا رب

افعال(Fi'l):

❖ بَطَشَ – يَبْطِشُ – بَطْشًا(Batasha – Yabtishu – Batsh)–پکڑنا، مضبوطی سے پکڑنا

❖ باب ضرب یضرب(Baab Dharaba Yadribu)–مجرد

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ

افعال(Fi'l):

❖ بَدَأَ – يَبْدَأُ – بَدْءًا(Bada'a – Yabda'u – Bad'an)–شروع کرنا

- ❖ باب فتح یفتح(Baab Fataha Yaftahu)–مجرد
- ❖ أبدأ يبدأ ابداء
- ❖ أَعَادَ – يُعِيدُ – إِعَادَةً(Aʻāda – Yuʻīdu – Iʻādah)–دوبارہ کرنا،لوٹانا
- ❖ باب اِفعال(Baab Ifʻāl)–مزید فیہ

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ

اسماء(Ism):

- ❖ الْغَفُورُ(Al-Ghafūr)–واحد–بہت بخشنے والا
- ❖ الْوَدُودُ(Al-Wadūd)–واحد–بہت محبت کرنے والا

← اس آیت میں کوئی فعل نہیں ہے۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ

اسماء(Ism):

- ❖ ذُو(Dhū)–واحد–مالک
- ❖ الْعَرْشِ(Al-ʻArsh)–واحد–عرش

← اس آیت میں کوئی فعل نہیں ہے۔

فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ

اسماء(Ism):

- ❖ فَعَّالٌ(Faʻʻāl)–واحد–جو بار بار کرنے والا ہو(فعل کی مبالغہ شکل)

افعال(Fiʻl):

- ❖ أَرَادَ – يُرِيدُ – إِرَادَةً(Arāda – Yurīdu – Irādah)–ارادہ کرنا،چاہنا
- ❖ باب اِفعال(Baab Ifʻāl)–مزید فیہ

AskIslamPedia Gateway for Islamic Information Free Online Islamic Encyclopedia

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ

اسماء (Ism):

❖ حَدِيثُ (Hadīth)–واحد–بات، واقعہ

❖ الْجُنُودِ (Al-Junūd)–جُنْدٌ کی جمع–لشکر، فوجیں

افعال (Fi'l):

❖ أَتَى – يَأْتِي – إِتْيَانًا (Atā – Ya'tī – Ityān)–آنا، پہنچنا

❖ باب ضرب یضرب (Baab Fataha Yaftahu)–مجرد

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ

اسماء (Ism):

❖ فِرْعَوْنَ (Fir'awn)–علم–فرعون

❖ ثَمُودَ (Thamūd)–علم–قوم ثمود

➔ اس آیت میں کوئی فعل نہیں ہے۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ

اسماء (Ism):

❖ تَكْذِيبٍ (Takdhīb)–واحد (مصدر)–جھٹلانا، انکار

افعال (Fi'l):

❖ كَفَرَ – يَكْفُرُ – كُفْرًا (Kafara – Yakfuru – Kufr)–انکار کرنا

❖ باب نصر ینصر (Baab Nasara Yansuru)–مجرد

❖ كَذَّبَ – يُكَذِّبُ – تَكْذِيبًا (Kadhdhaba – Yukadhdhibu – Takdhīb)–جھٹلانا، انکار کرنا

❖ باب تفعیل (Baab Taf'īl)–مزید فیہ

وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ

اسماء(Ism):

❖ مُحِيطٌ(Muhīt)–واحد(اسم فاعل)–گھیرے ہوئے

افعال(Fi‘l):

❖ أَحَاطَ – يُحِيطُ – إِحَاطَةً(Aḥāṭa – Yuḥīṭu – Iḥāṭah)–گھیرنا،احاطہ کرنا

❖ باب اِفعال(Baab If‘āl)–مزید فیہ

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ

اسماء(Ism):

❖ قُرْآنٌ(Qur’ān)–واحد–قرآن

❖ مَجِيدٌ(Majīd)–واحد–عظمت والا، جلیل

➜ اس آیت میں کوئی فعل نہیں ہے۔

فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ

اسماء(Ism):

❖ لَوْحٍ(Lawḥ)–واحد– تختی

❖ مَحْفُوظٍ(Maḥfūẓ)–واحد(اسم مفعول)– محفوظ

❖ افعال(Fi‘l):

❖ حَفِظَ – يَحْفَظُ – حِفْظًا(Hafiẓa – Yaḥfaẓu – Ḥifẓ)–حفاظت کرنا، محفوظ کرنا

❖ باب سمع یسمع(Baab Sami‘a Yasmu‘u)– مجرد

چوتھا حصہ

(سورۃ البروج کے موضوعات اور عنوانات سے متعلق آیات)

چوتھا حصہ (سورۃ البروج کے موضوعات اور عنوانات سے متعلق آیات)

قرآن کی ان آیات کا مجموعہ جو کسی خاص موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ اس حصے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم کس طرح قرآن کی دیگر متعلقہ آیات کے ذریعے بہتر سمجھ سکتے ہیں اس موضوع کو۔

یہ طریقہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب ہم کسی موضوع یا عنوان پر غور کرتے ہیں تو قرآن کی مختلف آیات کو جمع کر کے، ان کے درمیان تعلق کو سمجھ کر، ہم اس موضوع کی گہرائی میں جاسکتے ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی موضوع پر قرآن کی مختلف آیات کو جمع کرنا، اس موضوع کی مکمل اور جامع تفہیم میں مدد دیتا ہے۔

سورۃ البروج کی منتخب آیات سے متعلقہ قرآنی آیات (موضوعات، معانی اور ربط کی بنیاد پر)

1.وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ

(قسم ہے برجوں والے آسمان کی)

متعلقہ آیات:

سورۃ الطارق (86:1)

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ

(قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی)

سورۃ الذاریات (51:7)

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ

(قسم ہے راہیں بنانے والے آسمان کی)

2.وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ

(اور وعدہ کئے گئے دن کی قسم)

متعلقہ آیات:

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ الحاقۃ(69:15)

فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ

(پس اُس دن واقع ہونے والا واقع ہو گا)

سورۃ القیامۃ(2-75:1)

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ

(میں قیامت کے دن کی قسم نہیں کھاتا اور نہ ملامت کرنے والی جان کی قسم کھاتا ہوں)

8.وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

(انہوں نے ان سے صرف اس بات پر کینہ رکھا کہ وہ اللہ پر ایمان لائے جو زبردست، تعریف والا ہے)

متعلقہ آیات:

سورۃ المائدۃ(5:54)

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

(وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے)

سورۃ العنکبوت(3-29:2)

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ

(کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہ جائے گا؟)

9.الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

(جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے)

متعلقہ آیات:

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ الحشر (59:24)

لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

(سب اچھے نام اسی کے ہیں)

سورۃ آل عمران (3:29)

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

10.إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ

(جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ نہیں کی، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے)

متعلقہ آیات:

سورۃ غافر (72-40:70)

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ

(ابھی وہ جانیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے)

سورۃ الحج (20-22:19)

(ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا)

11.إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ

(جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے، ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے)

متعلقہ آیات:

سورۃ الکہف (31-18:30)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

(بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے، ہم نیک عمل کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتے)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

سورۃ البقرۃ(2:25)

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

(باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی)

12. إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

(بے شک تمہارے رب کی گرفت سخت ہے)

متعلقہ آیات:

سورۃ الانفال(8:50)

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا

(اور کاش تم دیکھو جب فرشتے کافروں کی روحیں قبض کر رہے ہوں)

سورۃ الحج(22:2)

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ

(جس دن تم اسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ چھڑا دے گی)

13. إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ

(بے شک وہی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کرے گا)

متعلقہ آیات:

سورۃ العنکبوت(29:19)

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

(کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کیسے مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کرے گا؟)

سورۃ یٰسٓ(36:79)

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ

(کہہ دو: اسی نے انہیں زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا)

14.وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ

(اور وہی بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے۔)

متعلقہ آیات:

سورۃ الزمر (39:53)

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

(یقیناً اللہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔)

سورۃ طٰہٰ (20:82)

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ

(اور میں یقیناً بار بار معاف کرنے والا ہوں اس کے لیے جو توبہ کرے۔)

15 . ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ

(عرش والا، بزرگی والا۔)

متعلقہ آیات:

سورۃ المؤمنون (23:116)

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ

(پس اللہ بلند و برتر ہے، وہی حقیقی بادشاہ ہے۔)

سورۃ الحاقہ (69:17)

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

(اور آپ کے رب کا عرش ان کے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔)

16.فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ

(جو چاہے کرتا ہے۔)

متعلقہ آیات:

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ الانبیاء (21:23)

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ

(اس سے اس کے کاموں کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا اور ان سے پوچھا جائے گا۔)

سورۃ الکھف (18:109)

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ

(اگر زمین کے سب درخت قلم بن جائیں...)

17.هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ

(کیا تمہارے پاس لشکروں کی خبر پہنچی؟)

متعلقہ آیات:

سورۃ الفجر (7-89:6)

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ

(کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟)

سورۃ النازعات (16-79:15)

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ

(کیا تمہارے پاس موسیٰ کی خبر پہنچی؟)

18 . فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ

(فرعون اور ثمود)

متعلقہ آیات:

سورۃ الاعراف (7:103)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوسَىٰ

(پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

سورۃ الحجر (15:80-81)

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ

(اور بے شک حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا۔)

19.بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ

(بلکہ جو کافر ہیں وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔)

متعلقہ آیات:

سورۃ المرسلات (77:15)

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ

(اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔)

سورۃ الانعام (6:33)

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ

(یہ لوگ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔)

20. وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ

(اور اللہ ان کے پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے۔)

متعلقہ آیات:

سورۃ البقرہ (2:19)

وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ

(اور اللہ کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔)

سورۃ التوبہ (9:49)

وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ

(اور اللہ کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔)

21. بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ

(بلکہ یہ تو ایک عظمت والا قرآن ہے۔)

متعلقہ آیات:

سورۃ الواقعہ (56:77-78)

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ

(یقیناً یہ ایک معزز قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں۔)

سورۃ الحجر (15:9)

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

(یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔)

22. فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ

(ایک محفوظ تختی میں)

متعلقہ آیات:

سورۃ الانعام (6:59)

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

(اور اس کے پاس ہی غیب کی کنجیاں ہیں...)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

پانچواں حصہ

(تفسیر بالقرآن)

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ - (بے شک وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کرے گا۔)

متعلقہ آیات:

1. سورۃ العنکبوت (29:19)

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

(کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کرے گا؟)

2. سورۃ یٰسٓ (36:79)

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ

(کہہ دو: انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا۔)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

چھٹا حصہ

(احادیث کا مجموعہ)

چھٹا حصہ (احادیث کا مجموعہ) وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ:" مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ" .[3]

سیدنا ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کرکے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔"

---

[3] (صحيح البخاري، كِتَاب الرِّقَاقِ، بَابُ التَّوَاضُعِ:6502)

(صحیح بخاری / کتاب: دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں / باب: عاجزی کرنے کے بیان میں۔ حدیث نمبر: 6502)

عَنْ صُهَيْبٍ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ، ---------- " .[4]

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔۔۔۔۔۔۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلاَ غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلاَ يَسْتَعِيذُ مِنْ شَرٍّ إِلاَّ أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ " .[5]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”«اليوم الموعود» سے مراد قیامت کا دن ہے، اور «واليوم المشهود» سے مراد عرفہ کا دن اور («شاہد») سے مراد جمعہ کا دن ہے، اور جمعہ کے دن سے افضل کوئی دن نہیں ہے جس پر سورج کا طلوع و غروب ہوا ہو، اس دن میں ایک ایسی گھڑی (ایک ایسا وقت) ہے کہ اس میں جو کوئی بندہ اپنے رب سے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کرلیتا ہے، اور اس گھڑی میں جو کوئی مومن بندہ کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو اللہ اسے اس سے بچالیتا اور پناہ دے دیتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا أُمَّتِي هَذِهِ! قِيلَ بَلْ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ،

---

[4] (صحيح مسلم، كِتَاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، باب قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ: ترقيم فوادعبدالباقى:3005)

(صحیح مسلم، زہد اور رقت انگیز باتیں، باب: اصحاب الاخدود کا قصہ۔3005)

[5] (السنن للترمذي:3661)

ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَهُنَا وَهَهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ، قِيلَ هَذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ"، ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ فَنَحْنُ هُمْ، أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ، فَقَالَ:" هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَلَا يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ"، فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ .[6]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:"میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں ایک ایک، دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے ماننے والے گزرتے رہے اور بعض نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا، آخر میرے سامنے ایک بڑی بھاری جماعت آئی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟، کیا یہ میری امت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ: یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے، پھر کہا گیا کہ: کناروں کی طرف دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک بہت ہی عظیم جماعت ہے جو کناروں پر چھائی ہوئی ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو آسمان کے مختلف کناروں میں میں نے دیکھا کہ جماعت ہے جو تمام افق پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔"اس کے بعد آپ (اپنے حجرہ میں) تشریف لے گئے اور کچھ تفصیل نہیں فرمائی لوگ ان جنتیوں کے بارے میں بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ: ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے، اس لیے ہم ہی (صحابہ) وہ لوگ ہیں یا ہماری وہ اولاد ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ باتیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ:" یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے، فال نہیں دیکھتے اور داغ کر علاج نہیں کرتے بلکہ

---

[6] (صحيح البخاري، كِتَاب الطِّبِّ، بَابُ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ، وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ:5705

(صحیح بخاری / کتاب: دوا اور علاج کے بیان میں / باب: داغ لگوانا یا لگانا اور جو شخص داغ نہ لگوائے اس کی فضیلت کا بیان۔ حدیث نمبر:5705))

.Sahih al Bukhari, The Book of Medicine, Chapter. Whatever gets himself branded (cauterized) or branded (cauterized) someone else, and the superiority of one who does not get branded (cauterized), Hadith No: 5705

اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔" اس پر سیدنا عکاشہ بن محصنؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "ہاں۔" اس کے بعد دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں بھی ان میں ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔"

عن أبي ذر الغفاري قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ما السَّماوات السّبع في الكُرسيّ إلَّا كحلقةٍ ملقاةٍ بأرضٍ فلاةٍ، وفضلُ العرشِ على الكُرسيّ كفضلِ تلك الفلاةِ على تلك الحلقةِ۔"[7]

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کرسی کے مقابلے میں ساتوں آسمان ایسے چھلے کی طرح ہیں جو ایک میدان میں ہو، اور کرسی پر عرش کی فضیلت اس طرح ہے کہ جس طرح اس میدان کو چھلے پر ہے۔"

عن عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أُنَاسًا عِنْدَنَا يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ عَطَاءٌ: لَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ، فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ، وَفِي الْحَدِيثِ

---

[7] (المحدث : الألباني ، المصدر :" التعليق على الطحاوية" الصفحة أو الرقم : ٣٦ ، خلاصة حكم المحدث : هذا القدر فقط صح مرفوعاً، التخريج : أخرجه ابن أبي شيبة في ((العرش))(58)واللفظ له، وابن حبان(361)،وأبو نعيم في ((حلية الأولياء))(1/167)مطولاً المرجع https://dorar.net/h/7NvZskZp

(اس حدیث کو ابن أبي شيبة نے "العرش"(58) میں، ابن حبان نے (361) میں اور أبو نعيم نے "حلية الأولياء"(1/167) میں طویل حدیث میں روایت کیا، اور حدیث کے الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں، شیخ ألباني نے "التعليق على الطحاوية"36 میں حدیث کے اسی حصہ کو مرفوعا صحیح قرار دیا۔ نیز ملاحظہ فرمائیں "سلسلة الاحاديث الصحيحة"(1/223)

ASK ISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

قِصَّةٌ.[8]

عبد الواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا، عطاء بن ابی رباح سے میری ملاقات ہوئی، میں نے ان سے کہا: ابو محمد! ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں، عطا نے کہا: میں ولید بن عبادہ بن صامت سے ملا، انہوں نے کہا کہ: مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: "سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا (بنایا) پھر اس سے کہا: لکھ، تو وہ چل پڑا، اور ہمیشہ ہمیش تک جو کچھ ہونے والا تھا سب اس نے لکھ ڈالا۔" اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

صبر کا اجر

عربی متن: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ..."

اردو ترجمہ: ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی مسلمان کو تھکاوٹ، بیماری، پریشانی، غم، تکلیف یا رنج نہیں پہنچتا، یہاں تک کہ کانٹے کا گھاؤ بھی، مگر اللہ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔"[9]

ظلم کی سزا

عربی متن: عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي

---

[8] (سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب وَمِنْ سُورَةِ ن: 3319، قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قال الشيخ الألباني: صحيح)

(سنن ترمذي، کتاب: تفسیر قرآن کریم، 66. باب: سورۃ ن والقلم سے بعض آیات کی تفسیر۔ حدیث نمبر: 3319، امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور اس باب میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

Jami` at-Tirmidhi , Chapters on Tafsir, Chapter: Regarding Surat Noon, Hadith 3319

[9] (صحیح البخاری، کتاب 70، حدیث 545)

لِلظَّالِمِ، حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ . . . "

اردو ترجمہ: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے، لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو ہرگز نہیں چھوڑتا۔"[10]

زمانے کی بد گوئی

عربی متن: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ " .

اردو ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: 'ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے، وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہاتھ میں سب کام ہیں، میں ہی رات اور دن کو بدلتا ہوں۔'"[11]

فتنوں کی علامتیں

عربی متن: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، - يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ - عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَذْكُرُ الْفِتَنَ . . . .

اردو ترجمہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر کرتے سنا ہے؟... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فتنے دلوں پر اس طرح پیش کیے جاتے ہیں جیسے چٹائی کے تاروں کو ایک ایک کر کے بُنا جاتا ہے۔ جو دل انہیں قبول کرے، اس پر سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے، اور جو انکار کرے، اس پر سفید نقطہ۔ یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہو جاتے ہیں: ایک سفید پتھر کی طرح، جو کسی فتنے یا آزمائش سے متاثر نہیں ہوتا جب تک آسمان و زمین قائم ہیں۔

---

[10] (صحیح البخاری، کتاب 60، حدیث 206)

[11] (صحیح البخاری 4826 (کتاب 65، حدیث 348)

دوسرا سیاہ اور خاکی، الٹے برتن کی طرح، جو نہ نیکی کو پہچانتا ہے نہ برائی کو رد کرتا ہے، بلکہ خواہشات میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔"[12]

1. ہر چیز اللہ کے حکم سے مقدر ہے

حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ."[13]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً اللہ نے مخلوقات کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیں، اور اس کا عرش پانی پر تھا۔"

2. قلم نے سب کچھ لکھ دیا ہے

حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ، قَالَ: رَبِّ وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ."[14]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا، پھر اس سے فرمایا: لکھو۔ اس نے کہا: اے رب! کیا لکھوں؟ اللہ نے فرمایا: قیامت تک ہر چیز کی تقدیر لکھ دو۔"

3. جو مقدر ہے وہی ہوتا ہے

حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوِ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ."[15]

---

[12] (صحیح مسلم a144 (کتاب 1، حدیث 276)

[13] (رواہ مسلم، رقم: 2653)

[14] (رواہ الترمذي، رقم: 2155، وقال: حدیث حسن صحیح)

[15] (رواہ الترمذي، رقم: 2516، وقال: حدیث حسن صحیح)

AskIslamPedia Gateway for Islamic Information Free Online Islamic Encyclopedia

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر ساری امت تمہیں کسی چیز سے فائدہ پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے، تو وہ تمہیں صرف اسی چیز سے فائدہ پہنچا سکتی ہے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔ اور اگر وہ تمہیں کسی چیز سے نقصان پہنچانے پر جمع ہو جائیں، تو وہ تمہیں صرف اسی چیز سے نقصان پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تمہارے خلاف لکھ دی ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔"

4. پیدائش سے پہلے سب کچھ لکھا جا چکا

حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ . . ."[16]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ کے طور پر جمع کی جاتی ہے، پھر اتنی ہی مدت میں وہ لوتھڑا بنتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے۔ پھر اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے، جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتوں کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے: اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل، اور یہ کہ وہ بدبخت ہو گا یا خوش نصیب..."

5. تقدیر لکھی جا چکی ہے، مگر دعا میں طاقت ہے

حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ."[17]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تقدیر کو صرف دعا ہی بدل سکتی ہے، اور عمر میں اضافہ صرف نیکی سے ہوتا

---

[16] (رواه البخاري، رقم: 3208، ومسلم، رقم: 2643)

[17] (رواه الترمذي، رقم: 2139، وقال: حديث حسن صحيح)

ہے۔"

6. تقدیر پر راضی رہنا دل کو سکون دیتا ہے

حدیث:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا، كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ."[18]

ترجمہ:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"اس چیز کی کوشش کرو جو تمہیں نفع دے، اللہ سے مدد مانگو اور عاجز نہ ہو۔ اگر تمہیں کوئی چیز پہنچ جائے تو یہ نہ کہو:اگر میں ایسا کرتا تو ایسا اور ایسا ہوتا۔ بلکہ کہو: یہ اللہ کی تقدیر ہے اور جو چاہا اس نے کیا۔ کیونکہ 'اگر' کہنا شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔"

عرش سے متعلق احادیث

آسمان اور عرش کا فرق

ما السَّماوات السّبع في الكُرسيّ إلّا كحلقةٍ ملقاةٍ بأرضٍ فلاةٍ، وفضلُ العرشِ على الكُرسيِّ كفضلِ تلك الفلاةِ على تلك الحلقةِ[19]

ترجمہ:"ساتوں آسمان کرسی کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے کسی ویران میدان میں ایک چھلا ڈال دیا جائے، اور عرش کی کرسی پر فضیلت ایسی ہے جیسے اس ویران میدان کی اس چھلے پر۔"

عرش اٹھانے والے فرشتے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ،

---

[18] (رواہ مسلم، رقم:2664)

[19] الراوي : [أبو ذر الغفاري] | المحدث : الألباني | المصدر : التعليق على الطحاوية الصفحة أو الرقم:36|خلاصة حكم المحدث : هذا القدر فقط صح مرفوعاً التخريج : أخرجه ابن أبي شيبة في ((العرش))(58)واللفظ له، وابن حبان(361)، وأبو نعيم في ((حلية الأولياء)) (1/ 167)مطولاً

عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلاَئِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ " .[20]

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں اللہ کے ایک فرشتے کے بارے میں بیان کروں جو عرش اٹھانے والوں میں سے ہے۔ اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت ہے۔"

عرش اور تقدیر

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ، وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلاَنِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو، بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ " كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلاَئِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ - قَالَ - وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ " .[21]

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اللہ نے مخلوقات کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیں، اور اس کا عرش پانی پر تھا۔"

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا: "سعد بن معاذ کی وفات پر اللہ کا عرش ہل گیا۔" ایک اور روایت میں جابر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: "میں نے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا: 'رحمن کے عرش نے سعد بن معاذ کی وفات پر جنبش کی۔'"[22]

أُذِن لي أن أُحدِّث عن ملكٍ من ملائكةِ اللهِ، من حملةِ العرشِ : إنَّ ما بينَ

---

[20] (سنن ابوداو:4727، صحیح)

[21] (صحیح مسلم:2653b)

[22] (صحیح البخاری 3803) کتابی حوالہ: کتاب 63، حدیث 28۔ انگریزی حوالہ: جلد 5، کتاب 58، حدیث 147

شحمةِ أُذنهِ إلى عاتقِه، مسيرةُ سبعمائةِ عامٍ[23]

انگریزی ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں اللہ کے ایک فرشتے کے بارے میں بیان کروں جو عرش اٹھانے والوں میں سے ہے، اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت ہے۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ سات لوگوں کو اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا:

(1) عادل حکمران

(2) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا

(3) وہ شخص جس کا دل مسجدوں سے وابستہ ہو

(4) دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اسی پر ملتے اور اسی پر جدا ہوتے ہیں

(5) وہ شخص جسے کسی منصب دار اور خوبصورت عورت نے برائی کی دعوت دی اور اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں

(6) وہ شخص جو اتنی چھپ کر صدقہ دیتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا

(7) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔"[24]

جنت الفردوس اور اس کی فضیلت

صحیح بخاری (2790) میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ

---

[23] راوی: جابر بن عبداللہ | محدث: الألبانی | مصدر: صحیح أبی داود صفحہ یا نمبر: 4727 | خلاصہ حکم المحدث: صحیح

[24] (صحیح البخاری 660) کتابی حوالہ: کتاب 10، حدیث 54۔ انگریزی حوالہ: جلد 1، کتاب 11، حدیث 629

ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو، کیونکہ وہ جنت کا درمیانی اور سب سے اعلیٰ حصہ ہے، اور میرے خیال میں اس کے اوپر عرشِ رحمن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فردوس جنت کے تمام باغات سے بلند ہے، اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا: جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو۔"

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جنت الفردوس جنت کے سب سے بلند، سب سے معزز، سب سے زیادہ نورانی اور سب سے افضل مقام ہے، کیونکہ یہ عرش کے قریب ہے۔"[25]

فرعون اور ثمود سے متعلق احادیث

1.أشدُّ الناسِ عذابًا يومَ القيامةِ رجلٌ قتَلَ نبيًّا أو قتَلَهُ نبيٌّ، أو رجلٌ يُضِلُّ الناسَ بغيرِ علْمٍ، أو مُصورٌ يُصوِّرُ التَّماثِيلَ[26]

ترجمہ: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا جسے نبی نے قتل کیا، یا وہ شخص جو لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے، یا وہ جو تصویریں بناتا ہے۔

2.لمَّا أغرقَ اللَّهُ فِرعونَ قالَ : آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ ، فقالَ جبريلُ : يا محمَّدُ فلو رأيتَني ، وأَنا آخذُ من حالِ البحرِ فأدسُّهُ في فيهِ مخافةَ أن تُدْرِكَهُ الرَّحمةُ[27]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ نے فرعون کو غرق کیا تو اس نے کہا: میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ پس جبریل نے

---

[25](الفوائد، ص27)

[26]راوی: عبداللہ بن مسعود | محدث: الألبانی | مصدر: صحیح الجامع | صفحہ یا نمبر:1000|خلاصہ حکم: حسن

[27]راوی: عبداللہ بن عباس | محدث: الألبانی | مصدر: صحیح الترمذی | صفحہ یا نمبر:3107|خلاصہ حکم: صحیح

کہا: اے محمد! اگر آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں سمندر کی کیچڑ لے کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا، اس خوف سے کہ کہیں اس پر اللہ کی رحمت نہ پہنچ جائے۔"

3.مَرَرْنَا مع رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ علَى الحِجْرِ، فَقالَ لَنَا رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ: لا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ ما أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فأسْرَعَ حتَّى خَلَّفَهَا.[28]

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ہم رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ حجر (قوم ثمود کی بستی) سے گزرے تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "ان لوگوں کے گھروں میں نہ داخل ہو جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، سوائے اس کے کہ تم روتے ہوئے داخل ہو، اس خوف سے کہ تمہیں بھی وہی نہ پہنچے جو انہیں پہنچا۔ پھر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ڈانٹا اور تیز چل پڑے یہاں تک کہ اس بستی کو پیچھے چھوڑ دیا۔"

4.أنَّ رَسولَ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم قالَ لأَصْحَابِ الحِجْرِ: لا تَدْخُلُوا علَى هَؤُلَاءِ القَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فإنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فلا تَدْخُلُوا عليهم؛ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ ما أَصَابَهُمْ.[29]

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حجر والوں سے متعلق فرمایا: "ان لوگوں (قوم ثمود) کے پاس نہ جاؤ سوائے اس کے کہ تم روتے ہوئے جاؤ، اگر تم رونے والے نہیں ہو تو ان کے پاس نہ جاؤ، کہیں تمہیں بھی وہی نہ پہنچے جو انہیں پہنچا۔"

5.لا أَحَدَ أَصْبَرُ علَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ عزَّ وجلَّ، إنَّه يُشْرَكُ به، ويُجْعَلُ له الوَلَدُ، ثُمَّ هو يُعافيهم ويَرْزُقُهُمْ.[30]

---

[28] راوی: عبداللہ بن عمر | محدث: مسلم | مصدر: صحیح مسلم| صفحہ یا نمبر: 2980| خلاصہ حکم: صحیح

[29] راوی: عبداللہ بن عمر | محدث: بخاری | مصدر: صحیح بخاری | صفحہ یا نمبر: 4702| خلاصہ حکم: صحیح

[30] راوی: ابو موسیٰ اشعری | محدث: مسلم | مصدر: صحیح مسلم| صفحہ یا نمبر: 2804| خلاصہ حکم: صحیح

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی سے بڑھ کر کوئی صبر کرنے والا نہیں، لوگ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے اولاد مقرر کرتے ہیں، پھر بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور رزق دیتا ہے۔"

- **نوٹ**: جنت الفردوس کے بارے میں تمام معتبر احادیث اور اقوال سے واضح ہے کہ یہ جنت کا سب سے اعلیٰ، سب سے معزز اور عرشِ الٰہی کے سب سے قریب ترین مقام ہے، اور اس کے اوپر عرشِ رحمن ہے۔
- فرعون اور ثمود سے متعلق احادیث میں ان کے انجام، اللہ کے عذاب اور ان کے انجام سے عبرت لینے کی تاکید ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے صبر اور معذب اقوام واقسامِ عذاب سے متعلق احادیث

1. اللہ تعالیٰ کے صبر کی مثال

ليسَ أحَدٌ -أوْ ليسَ شَيءٌ- أصْبَرَ علَى أذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ؛ إنَّهُمْ لَيَدْعُونَ له ولَدًا، وإنَّه لَيُعافيهم ويَرْزُقُهُمْ ![31]

ترجمہ: "اللہ سے بڑھ کر کوئی صبر کرنے والا نہیں، لوگ اس کے ساتھ اذیت آمیز باتیں کرتے ہیں، اس کے لیے اولاد قرار دیتے ہیں، پھر بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور رزق دیتا ہے۔"

2. معذب اقوام اور اقسامِ عذاب

الف) قوم عاد اور ہوا کا عذاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے مشرقی ہوا (صبا) کے ذریعے مدد دی گئی اور قوم عاد مغربی ہوا (دبور) سے ہلاک کی گئی۔"[32]

---

[31] راوی: ابو موسیٰ اشعری | محدث: بخاری | مصدر: صحیح بخاری صفحہ یا نمبر: 6099 | خلاصہ: صحیح

[32] (صحیح بخاری 3205۔ کتابی حوالہ: کتاب 59، حدیث 16۔ انگریزی حوالہ: جلد 4، کتاب 54، حدیث 427)

ب) اجتماعی گناہوں اور عذاب کی اقسام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: "اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ہیں جن میں تم آزمائے جاؤ گے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان کو پاؤ:

1) جب کسی قوم میں بے حیائی ظاہر ہو جائے اور وہ اس کو علانیہ کرنے لگیں تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔
2) جب وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو قحط، معاشی تنگی اور حکمرانوں کا ظلم ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔
3) جب وہ زکوٰۃ نہیں دیتے تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے، اگر جانور نہ ہوتے تو انہیں بارش نہ ملتی۔
4) جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو اللہ ان پر غیر قوموں کو مسلط کر دیتا ہے جو ان کے مال کا کچھ حصہ چھین لیتے ہیں۔
5) جب ان کے حکمران اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور اللہ کے نازل کردہ احکام میں سے جو پسند آئے اختیار کرتے ہیں تو اللہ ان کے درمیان آپس میں لڑائی ڈال دیتا ہے۔"[33]

ج) عرشِ الٰہی اور جنت الفردوس

جنت الفردوس جنت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے، اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، اور سب سے اعلیٰ درجہ فردوس ہے، اس کے اوپر عرشِ رحمن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں؛ پس جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔" (صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی)

د) عرشِ الٰہی کی حقیقت

عرش اللہ کی عظیم مخلوق ہے، اس کے اوصاف میں قرآن و حدیث میں آیا ہے کہ وہ بلند، قائم، مخلوق ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جنت کا چھت بھی ہے۔

---

[33](سنن ابن ماجہ 4019| صحیح الجامع:7978| صحیح)

ارشاد باری تعالیٰ:﴿ الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ﴾(سورۃ طہ:5)﴿ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴾(الحاقہ:17)

خلاصہ:

- ❖ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ صبر کرنے والا ہے، اس کے ساتھ شرک اور گستاخی کے باوجود وہ مخلوق کو رزق اور عافیت دیتا ہے۔
- ❖ اجتماعی گناہوں پر قومیں مختلف عذابوں میں مبتلا ہوئیں: کبھی ہوا، کبھی بیماری، کبھی قحط، کبھی دشمنوں کا غلبہ، کبھی بارش کی بندش۔
- ❖ جنت الفردوس سب سے اعلیٰ مقام ہے، اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے۔
- ❖ عرش اللہ کی عظیم مخلوق ہے، جو تمام مخلوقات سے بلند اور جنت کا چھت ہے۔

ہواؤں کے وقت کی دعا اور عبرت

عربی متن:كَانَ النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ إذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ، قالَ: اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ ما فِيهَا، وَخَيْرَ ما أُرْسِلَتْ به، وَأَعُوذُ بكَ مِن شَرِّهَا، وَشَرِّ ما فِيهَا، وَشَرِّ ما أُرْسِلَتْ به.

ترجمہ: نبی ﷺ جب تیز ہوا چلتی تو دعا فرماتے: "اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی، اس میں موجود بھلائی، اور جس مقصد کے لیے بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر، اس میں موجود شر، اور جس مقصد کے لیے بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔"[34]

بادلوں پر اظہارِ تشویش

عربی متن:ما رَأَيْتُ رَسولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ ضَاحِكًا حتَّى أَرَى منه لَهَوَاتِهِ، إنَّما كانَ يَتَبَسَّمُ. وَكانَ إذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ في وجْهِهِ... فَقالَ: يا عَائِشَةُ، ما يُؤْمِنِّي أَنْ

[34] (صحیح مسلم 899)

يَكونَ فيه عَذَابٌ؟ عُذِّبَ قَوْمٌ بالرِّيحِ، وقدْ رَأَى قَوْمٌ العَذَابَ، فَقالوا: هذا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا .

ترجمہ:"میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ ان کا کُحل دکھائی دے، وہ صرف مسکراتے تھے۔ جب آپ بادل یا ہوا دیکھتے تو چہرے پر تشویش ظاہر ہوتی... آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! مجھے کیسے اطمینان ہو کہ اس میں عذاب نہیں؟ قومِ عاد ہوا کے ذریعے عذاب میں گرفتار ہوئی، اور جب انہوں نے عذاب دیکھا تو کہا: 'یہ تو ہمیں بارش دینے والا بادل ہے'۔"[35]

ہوا کی برکت اور شر سے پناہ

عربی متن:الرِّيحُ من رَوْحِ الله، تأتي بالرَّحمة، وتأتي بالعَذَاب، فإذا رَأَيْتُمُوهَا فَلاَ تَسُبُّوهَا، وسَلُوا الله خَيرها، واسْتَعِيذُوا بالله من شرِّها .

ترجمہ:"ہوا اللہ کی رحمت میں سے ہے: وہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے برا مت کہو، بلکہ اللہ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہو۔" حوالہ: صحیح (ابو داود، نسائی، احمد)

تیز ہوا کی دعا

عربی متن:كانَ النَّبِيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إذا هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ قالَ: اللهمَّ إنِّي أسألُكَ من خَيْرِ ما أُرْسِلَتْ بِهِ، وَ أعوذُ بِكَ من شرِّ ما أُرْسِلَتْ بِهِ .

ترجمہ:"جب تیز ہوا چلتی تو نبی ﷺ فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔"[36]

برائی سے نہ روکنے کی وعید

عربی متن:وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ

---

[35] (صحیح بخاری 4828)

[36] (صحیح الأدب المفرد 552)

يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

ترجمہ: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے، ورنہ اللہ تم پر اپنا عذاب نازل کر دے گا، پھر تم پکارو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں ہو گی۔"[37]

ظلم اور قطع رحمی کی سزا

عربی متن: مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الآخِرَةِ - مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ.

ترجمہ: "کوئی گناہ ایسا نہیں جس پر اللہ دنیا میں ہی سزا دینے میں جلدی کرے (علاوہ آخرت کے عذاب کے)، جتنا ظلم اور رشتے توڑنے پر۔"[38]

خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (اپنی حالت کی) شکایت کی جبکہ آپ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا: "کیا آپ ہمارے لیے اللہ سے مدد نہیں مانگتے؟ کیا آپ ہمارے لیے دعا نہیں کرتے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں ایک (مومن) کو پکڑا جاتا، اس کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اسے اس میں ڈال دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھا جاتا اور اسے دو حصوں میں چیر دیا جاتا۔ اس کے گوشت کو لوہے کی کنگھیوں سے ہڈیوں اور گوشت سے الگ کر دیا جاتا، لیکن یہ سب کچھ بھی اسے اس کے دین سے نہ ہٹا سکتا۔ اللہ کی قسم! یہ دین (اسلام) ضرور مکمل ہو کر رہے گا، یہاں تک کہ ایک سوار (مسافر) صنعاء (یمن کا دارالحکومت) سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو گا، صرف بھیڑوں پر بھیڑیے کا ڈر ہو گا، لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو۔"[39]

---

[37] (جامع ترمذی 2169 (حسن))

[38] (سنن ابن ماجہ 4211 (صحیح))

[39] (دیکھیں: حدیث نمبر 191، جلد 5) حوالہ: صحیح البخاری 6943۔ کتابی حوالہ: کتاب 89، حدیث 4۔ انگریزی حوالہ: جلد 9، کتاب 85، حدیث 76

سورۃ البروج اور آسمانی ستاروں (بروج)، کہانت اور غیب کی خبر سے متعلق احادیث

1. کہانت اور غیب کی خبر کے بارے میں حدیث

عن عائشة رضي الله عنها قالت:سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسُوا بِشَيْءٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ» .[40]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہانت (غیب گوئی کرنے والوں) کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔" لوگوں نے کہا: "اے اللہ کے رسول! وہ کبھی کبھار ایسی بات بھی بتا دیتے ہیں جو سچ نکلتی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ ایک سچی بات ہوتی ہے جسے جن چوری کر لیتا ہے اور اپنے دوست (کہانت کرنے والے) کے کان میں مرغی کی طرح ڈال دیتا ہے، پھر وہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔"

2. کہانت اور عراف کی وضاحت (امام نووی رحمہ اللہ)

قال النووي في شرح صحيح مسلم: والفرق بين الكاهن والعَرّاف: أن الكاهن إنما يتعاطى الأخبار عن الكائنات في مستقبل الزمان ويدعي معرفة الأسرار. والعرافُ هو الذي يدعي معرفة الشيء المسروق، ومكان الضالة ونحوهما من الأمور. انتهى

ترجمہ: امام نووی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا: کاہن وہ ہے جو مستقبل کے واقعات کی خبریں دینے اور راز جاننے کا دعویٰ کرتا ہے، جبکہ عراف وہ ہے جو چوری شدہ چیز یا گمشدہ چیز کی جگہ وغیرہ جاننے کا دعویٰ کرتا ہے۔

---

[40] [صحيح] - [متفق عليه] - [صحيح البخاري-6213]

3. آسمان میں فیصلے اور جنات کی چوری شدہ خبر

عن أبي هريرة رضي الله عنه: قال النبي ﷺ: "إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ ... فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ ... فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ، قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ، فَيُحْرِقَهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ ... فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيَصْدُقُ، فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا، فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ."[41]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اس کے حکم کے آگے اپنے پر جھکا دیتے ہیں، جیسے زنجیر پتھر پر بجتی ہے... پھر جنات میں سے خبر چرانے والے سنتے ہیں... بعض اوقات شعلہ اس سننے والے کو جلا دیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنے ساتھی تک پہنچائے، اور کبھی وہ اسے اپنے ساتھی تک پہنچا دیتا ہے... پھر وہ خبر جادوگر کے منہ پر ڈال دی جاتی ہے، وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتا ہے، اور لوگ کہتے ہیں: کیا اس نے ہمیں فلاں دن فلاں چیز کے بارے میں نہیں بتایا تھا؟ اور وہ سچ نکلتی ہے، اس ایک سچی بات کی وجہ سے جو آسمان سے سنی گئی۔"

خلاصہ:

- ❖ کہانت اور ستاروں (بروج) کے ذریعے غیب کی خبر لینا یا اس پر یقین کرنا اسلام میں باطل ہے۔
- ❖ جنات آسمان سے سنی ہوئی ایک سچی خبر کو کہانت کرنے والوں تک پہنچاتے ہیں، لیکن وہ اس میں سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔
- ❖ یہ احادیث سورۃ البروج اور سورۃ الجن، سورۃ الصافات، سورۃ الحجر وغیرہ کی تفسیر میں بھی بیان ہوتی ہیں، جہاں ستاروں اور آسمانی حفاظت کا ذکر ہے۔

[41] [صحيح البخاري 4701]

ساتواں حصہ

(تفسیر بالحدیث)

تفسیر بالحدیث: وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں

سورۃ البروج: وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ (١) وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ (٢) وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ (٣)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلاَ غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلاَ يَسْتَعِيذُ مِنْ شَرٍّ إِلاَّ أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ " .[42]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”«اليوم الموعود» سے مراد قیامت کا دن ہے، اور «واليوم المشهود» سے مراد عرفہ کا دن اور («شاہد») سے مراد جمعہ کا دن ہے، اور جمعہ کے دن سے افضل کوئی دن نہیں ہے جس پر سورج کا طلوع و غروب ہوا ہو، اس دن میں ایک ایسی گھڑی (ایک ایسا وقت) ہے کہ اس میں جو کوئی بندہ اپنے رب سے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے، اور اس گھڑی میں جو کوئی مومن بندہ کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو اللہ اسے اس سے بچا لیتا اور پناہ دے دیتا ہے۔

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ(4)عَنْ صُهَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ " .[43] ------------

صہیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔۔۔۔۔

[42](السنن للترمذي:3661)

[43](الصحيح لمسلم:3005).

الجامع الکامل سے بعض اَحادیث

"سورۃ البروج کی تفسیر، جو مکی ہے، اور اس کی آیات کی تعداد 22 ہے۔ اور اسے امام احمد نے (23931) نمبر پر عفّان سے روایت کیا، انہوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور اس میں یہ اضافہ ہے:

"پس ایک عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو لے کر آئی، گویا وہ آگ میں کودنے کے بارے میں ہچکچائی"۔

میں (مصنف) کہتا ہوں: یہی بچہ وہ چوتھا ہے جس نے گہوارے میں بات کی، تو ابو ہریرہ کی حدیث کو، جس میں نبی ﷺ کا قول ہے: "گہوارے میں صرف تین نے بات کی"، جیسا کہ گزشتہ اقوام کے واقعات میں گزر چکا، یہ حمل کیا جائے گا کہ یہ (حدبندی والا قول) پہلے کا ہے، پھر بعد میں اس (نبی ﷺ) پر وحی نازل ہوئی، تو ابو ہریرہ کی حدیث میں جو حصر (صرف تین) آیا تھا، وہ منقوض ہو گیا، اور یہ (تطبیق) اس قول سے اولیٰ ہے جو یہ کہتے ہے کہ "اپنے دودھ پیتے بچے کے ساتھ" والا اضافہ شاذ ہے۔

ان کے قول "قرقور" کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ چھوٹی کشتی ہے۔ اور ان کے قول "فانکفأت به السفينة" (تو کشتی اس کے ساتھ الٹ گئی) کا مطلب یہ ہے کہ وہ پلٹ گئی۔ اور ان کے قول "فأحموه فيها" (تو انہوں نے اسے اس میں پھینک دیا) کا معنی یہ ہے کہ اسے زور سے اس میں دھکیل دیا، گرا دیا۔"

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آٹھواں اور نواں حصہ

(تفسیر صحابہ و تابعین)—(تفسیر بالرائے محمود)

(آٹھواں اور نواں حصہ)

تفسیر صحابہ و تابعین کے اقوال سے (پانچ مشہور تفاسیر سے کچھ اقوال)

اور تفسیر بالرائے محمود کے ساتھ

نوٹ: میں نے آٹھواں اور نواں حصہ ایک جگہ جمع کیا ہے کیونکہ میں نے اقوال صحابہ و تابعین جمع کیے اور ان میں سے کچھ اقوال تفسیر بالرائے المحمود پر مبنی پائے۔

8- تفسیر باقوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے

9- تفسیر بالرائے المحمود

حصہ اول- غیر تفصیلی اور مختصر تفسیر، صحابہ و تابعین کے اقوال سے (تفسیر حکمت بشیر، طبری، ابن کثیر، بغوی، ابن ابی حاتم کی طرف رجوع کیا گیا ہے) سارے اقوال صحابہ، تابعین و تبع تابعین جو یہاں مذکور ہیں وہ شیخ حکمت بشیر (جو میرے مدینہ یونیورسٹی میں استاذ رہے ہیں) کی تحقیق کے مطابق صحیح یا حسن ہیں۔

سورۃ البروج کی تفسیر

آیت 1: وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ

طبری نے مجاہد سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا:

"ذات البروج: ستارے"۔

آیت 2-3: وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ (٢) وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ

ترمذی کی روایت (سنن ۵/۴۳۶ ح۳۳۳۹):

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الیوم الموعود قیامت کا دن ہے، المشهود عرفہ کا دن ہے، الشاھد جمعہ کا دن ہے۔"[44]

دیگر اقوال:

---

[44] اسے البانی نے صحیح قرار دیا، السلسلة الصحيحة ۴/۶-۴ ح۱۵۰۲)

- مجاہد: "شاہد انسان، مشہود قیامت"۔
- قتادہ: "شاہد جمعہ، مشہود عرفہ"۔
- ابن عباس: "مشہود قیامت"۔

آیت4: قُتِلَ أَصْحَابُ الأُخْدودِ

مجاہد: "نجران میں زمین میں شگاف تھے جہاں لوگوں کو عذاب دیا جاتا تھا"۔

آیت5-6: النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ (٥) إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ

قتادہ: "یہ آیت مومنوں کے بارے میں ہے"۔

آیت7: وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ

قتادہ: "یہ آیت کافروں کے بارے میں ہے"۔

آیت10: إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ

- مجاہد: "فتنوا یعنی عذاب دیا"۔
- قتادہ: "انہوں نے مومنوں کو آگ میں جلادیا"۔

آیت13: إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ

(سورۃ الانبیاء آیت 104 کی تفسیر ملاحظہ کریں)

آیت14: وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ

ابن عباس: "الودود یعنی محبوب"۔

آیت15: ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ

ابن عباس: "المجید یعنی کریم"۔

آیت21: بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ

قتادہ: "قرآن مجید یعنی قرآن کریم"۔

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آیت 22: فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ

قتادہ: "لوح محفوظ یعنی اللہ کے پاس"۔

مآخذ:

- ❖ طبری: تفسیر الطبری
- ❖ ترمذی: سنن الترمذی
- ❖ ابن عباس، مجاہد، قتادہ کے اقوال
- ❖ البانی: صحیح سنن ترمذی، السلسلۃ الصحیحۃ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دسواں حصہ

(دسواں حصہ) عربی تفاسیر سے مستند نکات

حصہ دوم: تفصیلی تفسیر

تفسیر طبری، ابن ابی حاتم، بغوی، تفسیر قرطبی، ابن کثیر، اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی اور اسی طرح ابن کثیر کے تفسیر کے نکات اور اختصار جو "المصباح المنیر" سے موسوم ہے اس کے ساتھ دیگر ابن کثیر کی شروحات (شرح شیخ الراجحی، شرح شیخ خالد السبت و شیخ مقبل کی تخریج و شیخ حوینی و حکمت بشیر کی تحقیقِ تفسیر ابن کثیر) سے استفادہ کرتے ہوئے اور اسی طرح تحقیقات ابن تیمیہ و ابن قیم و ابن الجوزی کا خیال رکھا گیا ہے، اور تفسیر اضواء البیان، فتح القدیر للشوکانی، تفسیر شیخ نواب صدیق حسن خان، تفسیر شیخ ابن عثیمین سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اردو قالب میں لایا گیا الحمدللہ، اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی ان شاءاللہ۔

اللہ تعالیٰ آسمان اور اس کے برجوں (البروج) کی قسم کھاتا ہے، جو عظیم ستارے ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے:

"وہی بڑا بابرکت ہے جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں چراغ (سورج) اور چمکتا ہوا چاند رکھا" (سورۃ الفرقان:61)۔

تفسیر البروج کے بارے میں علماء کے اقوال

1) ابن عباس، مجاہد، ضحاک، حسن بصری، قتادہ اور سدی رحمھم اللہ نے کہا: "البروج" سے مراد ستارے ہیں۔

2) منہال بن عمرو نے کہا: "وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ" کا مطلب ہے حسین تخلیق۔

3) ابن جریر طبری کا ترجیحی قول: یہ سورج اور چاند کی منزلیں ہیں، جو 12 برج ہیں۔ سورج ہر برج میں ایک مہینہ رہتا ہے، جبکہ چاند ہر برج میں 2 دن اور 8 گھنٹے رہتا ہے، کل 28 منزلیں بنتی ہیں، اور چاند دو راتوں کے لیے غائب رہتا ہے۔

لفظ "بروج" کا لغوی وضاحت

اصلی مادہ: باء، را، جیم۔

❖ بنیادی معنی: ظاہر ہونا اور نمایاں کرنا۔

- اصطلاحی معنی: جو چیز نمایاں اور ظاہر ہو، اسے "بُرج" کہتے ہیں۔
- مثال: اللہ کا ارشاد:

"اور (مسلمان عورتیں) اپنے آپ کو پہلے زمانۂ جاہلیت کی طرح نمایاں نہ کریں" (سورۃ الاحزاب:33)۔

یعنی عورت مردوں کی نگاہوں میں نمایاں ہو کر اپنے آپ کو ظاہر نہ کرے۔ اسی بنیاد پر بعض مفسرین نے "بروج" کی تفسیر سورج و چاند کی منزلوں سے کی ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ کی تفسیر

1. بروج کی حقیقت:

سورۃ البروج میں "بروج" سے مراد وہ مجمع النجوم ہیں جن میں سورج اور چاند سفر کرتے ہیں۔ بعض نے انہیں ستارے، بعض نے خاص قسم کے ستارے، اور بعض نے عظیم محلات بتایا ہے۔ یہ سب اللہ کی قدرت کی نشانیاں اور اس کی وحدانیت کی دلیلیں ہیں۔

2. فلکیاتی استدلال:

آسمان ایک کرہ ہے جس کے تمام حصے یکساں ہیں۔ کرہ کی شکل میں لمبائی، چوڑائی یا پوزیشن کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ان برجوں کا مختلف شکلوں، جسامتوں اور تعمیرات کے ساتھ وجود، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ بغیر خالق کے وجود میں نہیں آسکتے۔

3. خالق کی صفات:

ان کا خالق ضرور قادر، علیم، مرید، حی، حکیم اور اپنی مخلوق سے جدا ہے۔ یہ اور اس قسم کی دلیلیں، طبیعیات پرستوں، ملحدوں اور ان فلاسفہ کے بنیادی نظریات کو تباہ کر دیتی ہیں جو ایک جداگانہ، قادر مطلق، اختیار رکھنے والے، تفصیلی علم رکھنے اور حکمت سے نظام چلانے والے خالق کا انکار کرتے ہیں۔

4. نتیجہ:

آسمان کے بروج درحقیقت اس کی منزلیں یا سیاروں کی منزلیں ہیں، جو اللہ کی عظیم نشانیوں میں سے ہیں۔

اسی لیے اللہ نے انہیں آسمان کے ساتھ قسم میں شامل کیا۔

قسم کا مقصد (ابن القیم کی رائے)

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان قسموں کا صریح جواب (جیسے "إنَّ كَذَا" یا "كَذَا") بیان نہیں ہوا، بلکہ ان کا مقصد صرف توجہ دلانا اور موضوع کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے، اور یہی کافی ہے۔

نوٹ: یہ تفسیر ابن جریر الطبری، ابن کثیر اور دیگر مفسرین کے حوالوں سے مکمل کی گئی ہے۔

آیت:

"وَٱلْيَوْمِ ٱلْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ"(سورۃ البروج:2-3)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"قسم ہے وعدہ کے دن کی! اور گواہ اور جس پر گواہی دی گئی کی!"

حدیث کی تشریح:

ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الیوم الموعود قیامت کا دن ہے۔ الشاهد جمعہ کا دن ہے، اور سورج نے نہ اس سے بہتر دن پر طلوع کیا نہ غروب۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی مسلمان بندہ اللہ سے بھلائی نہیں مانگتا مگر اللہ اسے عطا کرتا ہے، اور نہ برائی سے پناہ مانگتا ہے مگر اللہ اسے پناہ دیتا ہے۔ المشهود عرفہ کا دن ہے۔"

(اس حدیث کو ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے)

﴿وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ﴾

مخلوقات میں سے کچھ ایسی ہیں جو (دوسری مخلوقات پر) گواہی دی جانے والی ہیں، اور دنیا کا نظام اسی کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔ تو جب ایک مخلوق دوسری مخلوق پر گواہ، نگران اور محافظ ہو سکتی ہے، تو خالق تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر گواہ، ان پر مطلع اور ان پر نگران کیوں نہ ہو؟ [ابن القیم: 3/278]

مفسرین کے اقوال

1. ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا موقف:

- اس آیت میں متعدد تفسیری احتمالات ہیں، اور یہ تمام معانی آیت کے دائرے میں آتے ہیں۔

2. ابن القیم رحمہ اللہ کا تحلیل:

- پہلا پہلو: "وعدہ کا دن"، "گواہ" اور "جس پر گواہی دی گئی" کی مخصوص تعیین۔
- دوسرا پہلو: ان قسموں کے درمیان ربط اور ان کا مقصد۔

سورۃ البروج کا مرکزی موضوع

سورۃ البروج وعدہ اور تنبیہ (ڈراوے اور ترغیب) کے گرد گھومتی ہے:

- **تنبیہ**: منکرینِ رسالت، منکرینِ قیامت، اور منکرینِ قرآن کو ان کے انجام سے خبردار کرنا۔
- ماضی کی مثالیں: اصحاب الاخدود، فرعون اور قوم ثمود کا ذکر، جنہیں اللہ نے سزا دی۔

سورت کا اختتام:

"بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اللہ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ تو ایک عظمت والا قرآن ہے۔ جو محفوظ تختی میں (لکھا ہوا) ہے" (البروج: 19-22)

قسم کا مقصد (ابن القیم کی رائے)

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ان قسموں کا صریح جواب (جیسے "إِنَّ كَذَا" یا "كَذَا") بیان نہیں ہوا۔ ان کا مقصد صرف ان چیزوں کی عظمت کو اجاگر کرنا ہے جو قسم کھانے والی ہیں، اور یہی کافی ہے۔ یہ بات قرینِ قیاس نہیں کہ قسم کا جواب "قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ" ہو، کیونکہ یہ تو اللہ کے اولیاء پر ظلم کرنے والوں کی مذمت ہے۔"

خلاصہ:

سورۃ البروج کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مظلوم مومنین کی نصرت کرے گا اور ظالموں کو سخت سزا دے گا۔ قیامت کا دن، جمعہ اور عرفہ جیسے مقدس اوقات کی قسمیں اس بات کی تاکید ہیں کہ اللہ کا وعدہ

سچا ہے اور اس کا نظامِ عدل ہر چیز پر محیط ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔

آیت: "قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ"(سورۃ البروج:4)

- ❖ اس کا مطلب ہے کہ وہ لعنت کیے گئے۔ "أُخْدُود" (خندق) کی جمع "أخادید" ہے، یعنی زمین میں گڑھے۔
- ❖ یہ آیت ان کافروں کے ایک گروہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جنھوں نے اللہ کے مومن بندوں کو پکڑا، ان پر ظلم و ستم کیا اور انہیں ایمان سے ہٹانے کی کوشش کی۔ جب وہ ایمان سے نہ ہٹے تو انہوں نے زمین میں خندقیں کھودیں، ان میں آگ جلائی، اسے مسلسل ایندھن دیا اور مومنوں کو ان میں ڈال دیا۔

اللہ تعالیٰ اس منظر کو یوں بیان کرتا ہے:

"قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ. النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ. إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ. وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ"(سورۃ البروج:4-7)

- یعنی وہ خود موجود تھے اور مومنوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا اسے دیکھ رہے تھے۔
- یہاں "لعنت" سے مراد اللہ کی رحمت سے دور اور نکالا جانا ہے۔ ابن جریر نے اسی معنی کو ترجیح دی۔ بعض علماء نے اسے بددعا کے معنی میں لیا ہے، یعنی ان کی ہلاکت کی دعا۔ دونوں معانی قریب ہیں، کیونکہ کسی پر لعنت کرنا گویا اس کے لیے ہلاکت کی دعا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ"(سورۃ البروج:8)

مومنوں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا، پھر بھی ان پر اتنا ہولناک اور ظالمانہ عذاب ڈھایا گیا۔

لیکن ان خندقیں کھودنے والوں کا انجام کیا ہوا؟

مومن فوراً مصیبت سے نکل کر جنت اور نہروں کی طرف منتقل ہو گئے، جبکہ ان کے ظالم ہمیشہ کے لیے

عذاب میں مبتلا رہے۔

﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ (٤) النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ﴾

ہمارے علما نے کہا: اللہ عزوجل نے اس آیت میں اس امت کے مومنوں کو یہ خبر دی کہ ان سے پہلے موحّدین کو کس کس طرح کی سختیوں کا سامنا کرنا پڑا، تاکہ وہ ان کو اس سے انس (اور تسلی) دے، اور نبی ﷺ نے ان کے لیے الغلام (لڑکے) کا واقعہ بیان کیا تاکہ وہ اس اذیت، تکلیف اور مشقت پر صبر کریں جس سے وہ دوچار تھے، اور اس لڑکے کی طرح کے صبر، حق پر ثابت قدمی، اس سے تمسک، اور اپنی جان کو دعوتِ حق ظاہر کرنے اور لوگوں کے دین میں داخل ہونے کے راستے میں قربان کرنے میں اسے (اپنے لیے) نمونہ بنائیں، حالانکہ اس کی عمر کم تھی اور صبر عظیم تھا۔[القرطبی:22/192-193]

﴿الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾

﴿الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ یعنی وہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، مخلوقاً و بندوں کے اعتبار سے، وہ ان میں مالک کی طرح تصرف کرتا ہے اپنے مملوک میں۔﴿وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ یعنی علم، سننے اور دیکھنے کے اعتبار سے (ہر چیز پر گواہ ہے)، تو کیا یہ سرکش لوگ اللہ کے بارے میں نہیں ڈرے کہ زورآور قادر ان کو پکڑ لے گا؟! کیا انہیں معلوم نہیں کہ وہ سب کے سب اللہ کے مملوک ہیں، مالک کے اذن کے بغیر کسی کو کسی پر کوئی اختیار نہیں؟! کیا ان پر یہ بات مخفی رہ گئی کہ اللہ ان کے اعمال پر محیط ہے، اور ان کے افعال کا انہیں بدلہ دینے والا ہے؟! ہرگز نہیں، کافر دھوکے میں ہے، اور ظالم سیدھے راستے سے جاہل اور اندھے ہیں۔[السعدی:918]

امام احمد نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا جس کا ایک جادوگر تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ

سے کہا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرا وقت قریب ہے، تو میرے پاس ایک لڑکا بھیج دے جسے میں جادو سکھا سکوں۔ بادشاہ نے ایک لڑکا بھیج دیا اور جادوگر نے اسے جادو سکھانا شروع کیا۔ جادوگر اور بادشاہ کے درمیان ایک راہب (عبادت گزار) تھا۔ لڑکا جب بھی جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کے پاس سے گزرتا، اس کی باتیں سنتا اور اس کی تعلیمات سے متاثر ہوتا۔ جب وہ جادوگر کے پاس دیر سے پہنچتا تو جادوگر اسے مارتا اور پوچھتا: کیوں دیر ہوئی؟ اور جب وہ گھر دیر سے پہنچتا تو اس کے گھر والے اسے مارتے اور پوچھتے: کیوں دیر ہوئی؟

لڑکے نے راہب سے شکایت کی تو راہب نے کہا: جب جادوگر مارے تو کہہ دینا: میرے گھر والوں نے دیر کر دی، اور جب گھر والے ماریں تو کہہ دینا: جادوگر نے دیر کر دی۔

ایک دن لڑکے نے ایک بڑی بلا دیکھی جو لوگوں کے راستے میں رکاوٹ بنی ہوئی تھی۔ اس نے سوچا: آج میں جان لوں گا کہ اللہ کے نزدیک راہب کا طریقہ زیادہ پسندیدہ ہے یا جادوگر کا۔ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک جادوگر سے زیادہ پسندیدہ ہے تو اس بلا کو ہلاک کر دے تاکہ لوگ گزر سکیں۔ اس نے پتھر پھینکا، بلا مر گئی اور لوگ گزر گئے۔

اس نے راہب کو یہ واقعہ بتایا تو راہب نے کہا: اے میرے بیٹے! تو مجھ سے بہتر ہے۔ تجھے آزمایا جائے گا، جب آزمائش آئے تو میرا پتہ نہ بتانا۔

پھر لڑکا نابینا اور کوڑھیوں کو شفا دینے لگا اور مختلف بیماریوں کو ٹھیک کرنے لگا۔ بادشاہ کا ایک قریبی ساتھی نابینا ہو گیا۔ جب اسے لڑکے کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور کہا: مجھے شفا دے دو، یہ سب کچھ تمہارا ہے۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو اللہ دیتا ہے۔ اگر تم اس پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ سے دعا کروں گا، وہ تمہیں شفا دے گا۔ اس نے ایمان لے آیا، لڑکے نے دعا کی اور وہ شفایاب ہو گیا۔

پھر وہ شخص بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے پوچھا: "تمہاری بینائی کس نے واپس کی؟" اس نے جواب دیا: "میرے رب نے۔" بادشاہ نے پوچھا: "کیا میرے سوا بھی کوئی رب ہے؟" اس نے کہا: "ہاں، میرا رب اور تمہارا رب اللہ ہے۔"

بادشاہ نے اسے اس قدر تشدد کیا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتادیا۔ لڑکے کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے پوچھا: "اے لڑکے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تو اندھوں، کوڑھیوں اور دیگر بیماریوں کو شفا دیتا ہے؟" لڑکے نے جواب دیا: "میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو اللہ دیتا ہے۔" بادشاہ نے پوچھا: "کیا میں تیرا رب ہوں؟" لڑکے نے کہا: "نہیں، میرا رب اور تمہارا رب اللہ ہے۔"

بادشاہ نے پھر اسے تشدد کیا یہاں تک کہ اس نے راہب کا پتہ بتادیا۔ راہب کو لایا گیا اور اسے ایمان ترک کرنے کا حکم دیا گیا، لیکن اس نے انکار کر دیا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کے سر کے بیچ میں آرا رکھوایا اور اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا۔ پھر اس نے نابینا آدمی کو ایمان ترک کرنے کو کہا، لیکن اس نے بھی انکار کر دیا، چنانچہ اسے بھی اسی طرح چیر دیا گیا۔

پھر بادشاہ نے لڑکے کو ایمان ترک کرنے کا حکم دیا، لیکن اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اسے کچھ سپاہیوں کے ساتھ ایک پہاڑ پر بھیجا اور کہا: "جب تم چوٹی پر پہنچو، اگر یہ ایمان ترک کر دے تو چھوڑ دینا، ورنہ اسے نیچے پھینک دینا۔" جب وہ چوٹی پر پہنچے تو لڑکے نے دعا کی:

اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ

(اے اللہ! تو جو چاہے ان کے مقابلے میں میرے لیے کافی ہو جا)۔

پہاڑ ہل گیا اور وہ سب گر کر ہلاک ہو گئے۔ لڑکا بادشاہ کے پاس واپس آیا۔ بادشاہ نے پوچھا: "تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟" لڑکے نے جواب دیا: "اللہ نے ان کا کام تمام کر دیا۔"

بادشاہ نے پھر اسے دوسرے سپاہیوں کے ساتھ کشتی میں بھیجا اور کہا: "اگر یہ ایمان ترک کر دے تو چھوڑ دینا، ورنہ اسے ڈبو دینا۔" جب وہ سمندر میں پہنچے تو لڑکے نے دعا کی:

اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ

(اے اللہ! تو جو چاہے ان کے مقابلے میں میرے لیے کافی ہو جا)۔

کشتی الٹ گئی اور وہ سب ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس واپس آیا۔ بادشاہ نے پوچھا: "تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟" لڑکے نے جواب دیا: "اللہ نے ان کا کام تمام کر دیا۔"

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: "تم مجھے تب تک قتل نہیں کر سکتے جب تک تم میری بات نہ مانو۔ اگر تم وہ کرو گے جو میں کہتا ہوں تو مجھے قتل کر لو گے، ورنہ نہیں کر سکو گے۔" بادشاہ نے پوچھا: "وہ کیا ہے؟"

لڑکے نے کہا: "لوگوں کو کھلے میدان میں جمع کرو، مجھے ایک لکڑی کے تختے پر سولی دو، میرے ترکش سے ایک تیر لو، اپنے کمان میں رکھو اور کہو: بسم اللہ، رب الغلام (اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے)، پھر تیر چلا دینا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو مجھے قتل کر دو گے۔"

بادشاہ نے ایسا ہی کیا: تیر لیا، کمان میں رکھا اور کہا:

بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ

(اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے)

اور تیر چلا دیا۔ تیر لڑکے کی کنپٹی میں جا لگا۔ لڑکے نے زخم پر ہاتھ رکھا اور شہید ہو گیا۔

اس پر لوگوں نے اعلان کیا:

آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ

(ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے)!

بادشاہ سے کہا گیا: "جس کا تمہیں ڈر تھا وہ ہو گیا! تمام لوگ ایمان لے آئے۔" چنانچہ اس نے سڑکوں کے داخلوں پر خندقیں کھدوانے، ان میں آگ لگوانے اور حکم دینے کا حکم دیا: "جو ایمان ترک کر دے، اسے چھوڑ دینا، ورنہ اسے آگ میں پھینک دو۔"

لوگ شہادت قبول کرتے ہوئے آگ میں کودنے لگے۔ ایک عورت اپنے شیر خوار بچے کے ساتھ آئی، ہچکچائی اور پیچھے ہٹ گئی۔ تب بچے نے بولنا شروع کیا:

يَا أُمَّاهْ، أَصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ

(اے میری ماں! صبر کر، بے شک تو حق پر ہے)۔

(یہ حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح کے آخر میں روایت کی ہے)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

تاریخی پس منظر

ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں اس واقعہ کو مختلف انداز میں بیان کیا اور مزید کہا کہ نجران کے لوگ لڑکے کی شہادت کے بعد اپنے ایمان پر قائم رہے اور عیسائیت اختیار کرلی۔ پھر یمن کا بادشاہ ذونواس اپنی فوج کے ساتھ ان پر چڑھائی کر کے آیا، انہیں یہودیت قبول کرنے کا حکم دیا اور انتخاب دیا: یہودیت قبول کرو یا موت۔ انہوں نے موت کو چنا۔ اس نے خندقیں کھودیں، ان میں آگ لگائی اور لوگوں کو تلواروں سے قتل کیا۔ اس نے تقریباً بیس ہزار افراد کو قتل اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ ذونواس اور اس کی فوج کے بارے میں اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ آیتیں نازل فرمائیں:

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ . النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ . إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ . وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ . وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ . الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (سورۃ البروج:4-9)

ذونواس کی شناخت

ابن اسحاق کے مطابق، اصحاب الاخدود کا قاتل ذونواس تھا، جس کا اصل نام زرعہ تھا۔ اس کے دورِ حکومت میں اسے یوسف کہا جاتا تھا۔ وہ تبع اسعد ابو کرب کا بیٹا تھا، جو تبعہ بادشاہ تھا جس نے مدینہ پر حملہ کیا، کعبہ کو کپڑے پہنائے، اور یہودی ربیوں کو یمن لایا تھا۔

واقعہ کا انجام

ذونواس نے صرف ایک صبح میں تقریباً بیس ہزار افراد کو قتل کیا، اور صرف ایک آدمی بچا—دوس ذوثعلبان۔ وہ پیچھا کیے جانے کے باوجود گھوڑے پر سوار ہو کر فرار ہو گیا۔ وہ قیصر، بازنطینی بادشاہ کے پاس گیا، جس نے نجاشی (حبشہ کا بادشاہ) کو خط لکھا۔ نجاشی نے ارباط اور ابرہہ کی قیادت میں ایک فوج بھیج کر یمن کو یہودی حکومت سے آزاد کرایا۔ ذونواس فرار ہوا لیکن سمندر میں ڈوب کر مر گیا۔ حبشیوں نے یمن پر ستر سال تک حکومت کی، یہاں تک کہ سیف بن ذی یزن الحمیری نے فارسی بادشاہ خسرو سے مدد طلب کی، جس نے اپنی جیلوں سے سات سو فارسی سپاہی بھیجے۔

انہوں نے یمن فتح کر کے حمیری حکومت بحال کی۔

یہ تاریخی بیان سورۃ "أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ "(الفیل:1) کی تفسیر میں تفصیل سے آئے گا۔

واقعہ سے سبق

لڑکے، راہب اور اصحاب الاخدود کی کہانی میں بے شمار سبق ہیں جن پر غور و فکر اور عمل ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ...(البروج:10)

- ابن عباس، مجاہد، قتادہ، ضحاک اور ابن ابیضہ نے کہا:

"انہوں نے انہیں جلادیا۔"

لفظ "فتنہ" کی تشریح

- "فتنہ" کا معنی آزمائش ہے۔ اس سیاق میں یہ آگ میں جلانے کو کہا گیا ہے۔ جس طرح دھاتوں کو آگ میں تپا کر خالص کو ناخالص سے الگ کیا جاتا ہے، اسی طرح مومنوں کو جلانا بھی ایک آزمائش اور تطہیر تھی۔
- "فتن" (فَتْن) کا لفظ آزمائش یا امتحان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسی لیے آگ میں جلانا "فتنہ" کہلاتا ہے، اور دھاتوں کو آگ میں تپا کر خالص کرنے کا عمل بھی "فتنہ" کہلاتا ہے۔
- کہا جاتا ہے: "فَتَنْتُ الذَّهَبَ عَلَى النَّارِ" (میں نے سونے کو آگ پر پرکھا)، یعنی میں نے اس کا امتحان لیا اور ناخالص کو خالص سے الگ کیا۔
- اس طرح، آگ میں جلانا "فتنہ" ہے کیونکہ یہ ایک آزمائش اور تطہیر ہے۔
- لفظ "فتنہ" آزمائش کے عمل اور اس کے نتیجے دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔

❖ اللہ کا ارشاد: "ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ" (الذاریات:14) یہاں "فتنہ" سے مراد آزمائش کا نتیجہ (عذاب) ہے۔

ابن جریر کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو "فتنہ" دیا، انہوں نے آگ کے ذریعے انہیں تکلیف پہنچا کر ایسا کیا۔ چنانچہ وہ ان کے ایمان کی آزمائش کر رہے تھے، جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

"وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ" (البقرہ:191)

اگر ہم کہیں کہ انہوں نے مومنوں کو آگ میں جلا دیا، تو کوئی مسئلہ نہیں۔ اگر کہیں کہ انہیں اس آزمائش میں ڈالا، تو بھی کوئی مسئلہ نہیں۔ دونوں تفسیریں درست ہیں۔

ظالموں کی سزا

اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کے لیے سخت سزا مقرر کرتا ہے، جیسا کہ سورۃ البروج کی آخری آیات میں واضح ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ (البروج:10)

"جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ستاتے ہیں پھر توبہ نہیں کرتے، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔"

ظالموں کے لیے سزا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے والی آگ کا عذاب ہے۔" (سورۃ البروج:10)

ابن کثیر کی وضاحت

ابن کثیر کی وضاحت کے مطابق:

"بدلہ ویسا ہی ہے جیسا عمل" — انہوں نے مومنوں کو آگ میں جلایا، اس لیے اللہ نے فرمایا:

"ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے والی آگ کا عذاب ہے۔"

اکثر علماء کے نزدیک جہنم اور جلنے والی آگ دونوں سے مراد آخرت کا عذاب ہے۔ تاہم بعض علماء، جن میں ابن جریر بھی شامل ہیں، کہتے ہیں کہ جہنم کا عذاب آخرت میں ہے، جبکہ جلنے والی آگ کا عذاب دنیا میں تھا، تاکہ یہ جملہ محض تکرار نہ لگے۔ یہ اس اصول کے مطابق ہے کہ جب دو مختلف معانی ممکن ہوں تو نیا معنی اختیار کرنا تکرار پر مقدم ہے۔

جو علماء دونوں کو آخرت کا عذاب مانتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ محض تکرار یا تاکید نہیں بلکہ دونوں میں فرق ہے۔

یہ بات معلوم ہے کہ جہنم کا عذاب لوگوں کے جرائم کے مطابق مختلف ہوگا، کیونکہ جہنم کے مختلف درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اس کے سات دروازے ہیں۔" (سورۃ الحجر: 44)

اللہ ہمیں، ہمارے والدین، ہمارے بھائیوں اور تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔

توبہ کی دعوت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "پھر بھی انہوں نے توبہ نہ کی، تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے والی آگ کا عذاب ہے۔"

ابن کثیر کی وضاحت

"بدلہ ویسا ہی ہے جیسا عمل۔"

حسن بصری رحمہ اللہ نے اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"دیکھو اس سخاوت اور مہربانی کو—انہوں نے اللہ کے دوستوں کو قتل کیا، پھر بھی اللہ انہیں توبہ اور بخشش کی دعوت دیتا ہے!"

یہ بلاشبہ امید دلانے والی سب سے عظیم آیات میں سے ہے۔ علماء نے بحث کی ہے کہ قرآن میں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت کون سی ہے۔ بلاشبہ، یہ آیت ان میں سے ہے، کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

"پھر بھی انہوں نے توبہ نہ کی..."

اتنا بڑا جرم کرنے کے باوجود، اللہ پھر بھی توبہ کا دروازہ کھلا رکھتا ہے۔

اگرچہ یہ آیت ان کے حال کو بیان کر رہی ہے نہ کہ براہ راست توبہ کی دعوت، لیکن یہ واضح ہے کہ توبہ کا دروازہ حتیٰ کہ سب سے سخت مجرموں کے لیے بھی کھلا ہے۔

مثلاً فرعون نے کہا:

"میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔" (سورۃ النازعات:24)

پھر بھی اللہ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو اس کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ اس سے نرم بات کریں، شاید وہ نصیحت قبول کرے یا اللہ سے ڈر جائے۔

- اگر وہ توبہ کرتا، ایمان لاتا اور اطاعت کرتا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا۔
- اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور سچی توبہ سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ﴾

حسن بصری نے کہا: اس کرم اور جود (سخاوت) کو دیکھو، انہوں نے اس کے اولیاء کو قتل کیا، اور وہ (اللہ) پھر بھی انہیں توبہ اور مغفرت کی طرف بلا رہا ہے۔ [ابن کثیر: 4/497]

﴿وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ﴾

انہوں نے کہا کہ مودّت خالص محبت کو کہتے ہیں، اور اس میں نہایت لطیف راز ہے کہ (اللہ تعالیٰ نے) الودود کو الغفور کے ساتھ جوڑا، تاکہ یہ بات واضح ہو کہ گناہگار جب اللہ کی طرف توبہ و انابت کریں تو وہ ان کے گناہ معاف کرتا ہے اور ان سے محبت بھی کرتا ہے۔ [السعدی:919]

مومنین کے لیے انعام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" (سورۃ البروج:11)

اللہ ہمیں خبر دیتا ہے کہ اس کے مومن بندوں کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس کے

برعکس جو اس نے اپنے دشمنوں کے لیے تیار کیا ہے — آگ اور عذاب۔

اسی لیے فرمایا: "یہی بڑی کامیابی ہے۔"

اللہ کی عظمت اور طاقت

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔" (سورۃ البروج: 12)

یعنی اس کے رسولوں کا انکار کرنے والوں اور اس کے احکام کی نافرمانی کرنے والوں پر اس کا عذاب اور انتقام بہت شدید، عظیم اور طاقتور ہے۔

یقیناً اللہ بڑی قوت والا ہے۔ وہ جو چاہے، جیسے چاہے، جب چاہے، ایک پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں کر دیتا ہے۔

"بطش" (البطش) سے مراد زور اور شدت کے ساتھ پکڑنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور اسی طرح تمہارے رب کی پکڑ ہے جب وہ بستیوں کو ان کے ظلم پر پکڑتا ہے، بے شک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔" (سورۃ ہود: 102)

- حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سخاوت و کرم کو دیکھو، اصحاب الاخدود جنہوں نے ایمان والوں کو ستایا اور قتل کیا، اللہ پھر بھی انہیں توبہ کی دعوت دیتا ہے۔ (تفسیر سعدی)
- ﴿إن الذين فتنوا المؤمنين والمؤمنات﴾ انہوں نے ایمان والوں کو اللہ کے راستے سے روکا اور انہیں آگ میں جلا کر ستایا۔
- جبروت یہ ہے کہ انسان دیکھے کہ لوگ آگ میں جل رہے ہیں اور وہ اپنے بستر پر بیٹھا مزے سے باتیں کر رہا ہے اور پرواہ نہیں کرتا۔
- اللہ... کبھی اپنے دشمنوں کو اپنے دوستوں پر مسلط کر دیتا ہے، پس تعجب نہ کرو اگر اللہ عزوجل کافروں کو مسلمانوں پر مسلط کر دے اور وہ انہیں قتل کریں... اور ان کی عزتیں پامال کریں، اس میں اللہ کی کوئی حکمت ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

❖ ہمارے مسلمان بھائیوں پر جو کافروں کو مسلط کیا گیا ہے، یہ مصیبت زدگان کے درجات کی بلندی اور گناہوں کی معافی ہے اور باقیوں کے لیے عبرت ہے، اور ان کافروں کے لیے مہلت ہے تاکہ وہ حد سے بڑھ جائیں اور پھر اللہ انہیں پکڑ لے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

بطش اللہ یعنی اس کا انتقام، اور اس کی پکڑ بہت سخت اور عظیم ہے، لیکن وہ صرف اس پر آتی ہے جو اس کا مستحق ہو، اور جو مستحق نہ ہو اس کے لیے اللہ کی رحمت وسیع ہے، اور وہ اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

{الودود} جیسے اس کی صفات میں کوئی اس جیسا نہیں، ویسے ہی اس کی محبت میں بھی کوئی اس جیسا نہیں۔

اللہ نے {الودود} کو {الغفور} کے ساتھ ذکر کیا تاکہ واضح ہو جائے کہ گناہگار جب توبہ کریں تو اللہ ان کے گناہ بخش دیتا ہے اور ان سے محبت بھی کرتا ہے، صرف یہ نہیں کہ معاف کر دے اور محبت نہ کرے۔

(تفسیر سعدی)

ود خالص محبت ہے، پس اللہ جل وعلا ودود ہے، یعنی وہ محبوب بھی ہے اور محبت کرنے والا بھی، پس اس میں دونوں پہلو جمع ہیں۔

- جتنا انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے، اتنا ہی اللہ کے نزدیک محبوب ہو گا۔ (تفسیر ابن عثیمین)
- اللہ نے فرعون کو اسی پانی میں غرق کیا جس پر وہ فخر کرتا تھا۔ (تفسیر ابن عثیمین)

جو اس عظیم قرآن کو تھام لے، اس کے لیے عزت، کرامت اور بلندی ہے

انسان جب اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق کو درست کر لیتا ہے تو اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان تعلق کو درست کر دیتا ہے۔

جتنا دل اللہ سے دور ہو گا لوگ بھی اس کے مالک سے دور ہوں گے، اور جتنا اللہ کے قریب ہو گا لوگ بھی اس کے قریب ہوں گے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

تخلیق کی ابتدا اور اعادہ کی قدرت

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بے شک وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کرے گا۔" (سورۃ البروج: 13)

یعنی اپنی کامل قدرت اور مطلق طاقت کے سبب وہ تخلیق کی ابتدا کرتا ہے اور اسے ویسا ہی دوبارہ لوٹا دیتا ہے، اس کے سامنے کوئی مزاحمت یا رکاوٹ نہیں۔

➔ وہ کیا پیدا کرتا اور لوٹاتا ہے؟

ابن کثیر بیان کرتے ہیں: "وہ تخلیق کی ابتدا کرتا ہے اور اسے ویسا ہی دوبارہ لوٹا دیتا ہے، اس کے سامنے کوئی مزاحمت یا رکاوٹ نہیں۔"

یہی جمہور علماء کی تفسیر ہے۔ قرآن میں اکثر تخلیق کی ابتدا کو قیامت کے اثبات کے لیے دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ تاہم، اس تفسیر پر سب کا اتفاق نہیں۔

➔ ابن جریر کا موقف:

❖ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے دنیا میں ظالموں پر آگ کا عذاب شروع کیا اور آخرت میں اسے دوبارہ دہرائے گا۔

❖ ابن جریر کے نزدیک سیاق وسباق اصحاب الاخدود کے بارے میں ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ بے شک وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کرے گا۔"

پس ابن جریر کے مطابق:

- "وہ ان پر دنیا میں عذاب کا آغاز کرتا ہے اور آخرت میں اسے دوبارہ دہرائے گا۔"
- "اس نے انہیں دنیا میں جلایا اور آخرت میں پھر جلائے گا۔"

وہ اس عبارت کو اصحاب الاخدود کے بارے میں مسلسل قصہ سمجھتے ہیں۔

دوسری طرف، ابن کثیر اور جمہور علماء اس آیت کو عمومی معنی میں لیتے ہیں کہ اللہ پیدا کرتا ہے اور دوبارہ زندہ کرتا ہے۔

❖ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

❖ اللہ کی رحمت اور محبت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور وہ بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے۔"(سورۃ البروج:14)

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ توبہ کرنے اور اس کے سامنے عاجزی اختیار کرنے والوں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے— چاہے ان کے گناہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔

❖ "الودود"(محبت کرنے والا) سے مراد وہ ذات ہے جو اپنے مومن بندوں سے محبت کرتی ہے۔

ابن عباس اور دیگر مفسرین نے وضاحت کی:

❖ "الودود"یعنی "محبت کرنے والا"۔

❖ بعض علماء نے کہا: "الودود"یعنی"جس سے محبت کی جائے"(محبوب)۔

کچھ گمراہ فرقے اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ اللہ محبت کرتا ہے یا اس سے محبت کی جاتی ہے۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں:

❖ "اللہ محبت نہیں کرتا اور نہ اس سے محبت کی جاتی ہے۔"

❖ اسی طرح وہ اس بات کا بھی انکار کرتے ہیں کہ اللہ مسکراتا ہے، راضی ہوتا ہے یا ناراض ہوتا ہے۔

لیکن کوئی شخص اللہ کی صفات—محبت، رحمت اور رضا—کا انکار کرتے ہوئے اس کی عبادت کیسے کر سکتا ہے؟

کچھ لوگوں کا کہنا ہے:

❖ "اللہ سے محبت کی جاتی ہے، لیکن وہ خود محبت نہیں کرتا۔"

حالانکہ اللہ خود فرماتا ہے:

"اور وہ بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے۔"

اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

"اور میں نے اپنی طرف سے تجھ پر محبت ڈال دی۔"(سورۃ طٰہٰ:39)

ابن القیم رحمہ اللہ نے اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ پہلے اپنے مومن دوستوں کے انعام کا ذکر کرتا ہے، پھر اپنے شدید عذاب کا، اور اس پر زور دیتا ہے

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

کہ اس کی طاقت بے مثال ہے۔ پھر بیان کرتا ہے کہ وہی ہے جو ابتدا کرتا ہے اور دوبارہ لوٹاتا ہے — یعنی اس کی قدرت سے کوئی بڑھ نہیں سکتا۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی بیان کرتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ بخشنے والا اور سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے، اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے معاف بھی کرتا ہے اور محبت بھی فرماتا ہے۔"

امید اور خوف کے درمیان توازن (اللہ کی مغفرت اور محبت)

اللہ اس کی طرف توبہ کرنے والوں کو معاف کرتا ہے، ان سے محبت کرتا ہے اور ان پر اپنی شفقت نازل فرماتا ہے۔ وہ ایک ہی وقت میں سخت عذاب دینے والا بھی ہے اور بخشنے والا و محبت کرنے والا بھی۔ وہ اپنے بندوں پر مسلسل مہربانی فرماتا ہے اور توبہ کرنے والوں کو اپنی محبت سے نوازتا ہے۔

علاوہ ازیں، الودود (الودود) کا مطلب "محبوب" بھی ہے اور "محبت کرنے والا" بھی۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں کہا:

- "الودود کا معنی ہے: محبوب"۔

سب سے درست رائے یہ ہے کہ یہ لفظ دونوں معنی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے:

1) اللہ اپنے نیک بندوں سے محبت کرتا ہے۔

2) اس کے نیک بندے اس سے محبت کرتے ہیں۔

ایک معنی صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے اور دوسرا لازمی طور پر اس سے ثابت ہوتا ہے۔

یوں اللہ سب سے زیادہ محبوب بھی ہے اور سب سے زیادہ محبت کرنے والا بھی۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

"بے شک میرا رب بہت رحم کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔" (سورۃ ہود: 90)

"الودود"، "الرحیم" اور "الغفور" کے درمیان ربط

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام "الودود" (محبت کرنے والا)، "الرحیم" (نہایت مہربان)، اور "الغفور" (بخشنے والا) کو ایک ساتھ ذکر کرنے میں بڑی حکمت رکھی ہے۔

ابن کثیر نے کہا: کوئی انسان کسی کو معاف کر سکتا ہے جس نے اس پر ظلم کیا ہو، لیکن ضروری نہیں کہ وہ اس سے محبت بھی کرے۔ اسی طرح وہ کسی پر رحم کر سکتا ہے، مگر محبت نہ کرے۔

لیکن اللہ جب اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے تو نہ صرف اسے معاف کرتا ہے بلکہ اس سے محبت بھی کرتا ہے۔ وہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص سچی توبہ کرے تو اللہ اس سے محبت کرتا ہے، چاہے اس نے ماضی میں کچھ بھی کیا ہو۔"

اللہ کا عرش اور اس کی بزرگی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"عرش والا، بزرگی والا۔" (سورۃ البروج:15)

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عظیم اور بلند عرش کا مالک ہے، جو ساری مخلوق سے اوپر ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"پھر اللہ نے اپنے آپ کو 'المجید' (بزرگی والا) کے طور پر بیان کیا، جس کا مطلب ہے اس کی صفات کی کثرت اور وسعت۔

- اس کی صفات اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔
- اس کے افعال وسیع، سراسر بھلائی سے بھرپور ہیں۔

جس ہستی میں صفاتِ کمال اور قابلِ تعریف اعمال نہ ہوں، اس میں کوئی بزرگی نہیں ہوتی۔"

عربی زبان میں "مجید" کا معنی:

- وہ ہستی جس میں کمال کی بے شمار صفات ہوں۔

اگر اللہ کے عرش کو ہی "مجید" (بزرگی والا) کہا گیا ہے تو خود عرش کے مالک — اللہ — اس بزرگی اور عظمت کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں، کرسی کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے کسی ویران میدان میں ایک چھلا ڈال دیا

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جائے۔"

اللہ کی مطلق قدرت اور ارادہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جو چاہے کرتا ہے۔" (سورۃ البروج:16)

یعنی اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے، اور جو وہ نہ چاہے وہ نہیں ہو سکتا۔

- ❖ اس کے فیصلے کو کوئی بدل نہیں سکتا۔
- ❖ اس کے کاموں پر کوئی سوال نہیں کر سکتا۔
- ❖ وہی کامل طاقت، کامل حکمت اور کامل عدل والا ہے۔

بڑے ظالموں کا قصہ: فرعون اور ثمود

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"کیا تمہارے پاس لشکروں کی خبر پہنچی؟ فرعون اور ثمود؟" (سورۃ البروج:17-18)

یہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ اللہ نے ماضی کی سب سے طاقتور حکومتوں اور بادشاہوں کو بھی سخت سزا دی:

- ❖ فرعون نے خدائی اور ربوبیت کا دعویٰ کیا۔ وہ نہ کمزور تھا نہ غریب، بلکہ اس کے پاس مال، طاقت اور بڑی فوجیں تھیں۔ اس کے تکبر نے اسے خدائی کا دعویٰ کرنے پر مجبور کیا۔
- ❖ نہایت ماہر کاریگر تھے جو پہاڑوں کو تراش کر خوبصورت اور مضبوط گھر بناتے تھے۔ ان کی یہ صلاحیت اور وسائل ان کی ٹیکنالوجی اور طاقت کی دلیل ہیں۔

اتنی طاقت کے باوجود، فرعون اور ثمود دونوں اپنے تکبر اور کفر کی وجہ سے ہلاک کر دیے گئے۔

مشکل حالات میں اس سورۃ کی اہمیت

- ❖ یہ سورۃ خاص طور پر مشکل اور ظلم کے دور میں غور و فکر کے لیے نہایت اہم ہے۔
- ❖ کچھ لوگ مایوسی، اضطراب یا اللہ کے وعدہ نصرت پر شک میں پڑ سکتے ہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

- ❖ اللہ تعالیٰ نے فرعون اور ثمود کا ذکر اس لیے کیا تاکہ یاد رہے کہ سب سے بڑے ظالم بھی اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکے۔

فرعون اور ثمود سے سبق

- ❖ فرعون کے پاس مکمل طاقت، بے پناہ دولت اور زبردست فوج تھی، پھر بھی وہ سمندر میں غرق کر دیا گیا۔
- ❖ ثمود کے پاس اعلیٰ انجینئرنگ اور صدیوں تک قائم رہنے والے گھر تھے، پھر بھی وہ تباہ کر دیے گئے۔
- ❖ ان کی ہلاکت کی وجہ طاقت یا وسائل کی کمی نہ تھی، بلکہ ایمان کے انکار اور اللہ کے سامنے تکبر تھی۔

ظالموں کے خلاف اللہ کا انصاف

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خبردار کرتا ہے جو مومنوں کو جسمانی تکلیف، نفسیاتی دباؤ یا ایمان کی آزمائش کے ذریعے ستاتے اور عذاب دیتے ہیں۔

اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کے لیے:

1) جہنم کا عذاب

2) جلنے والی آگ (الحریق) کا عذاب تیار ہے۔

جہنم میں عذاب کی کئی قسمیں ہیں، جن میں آگ، تپش، زنجیریں اور اندھیرے شامل ہیں۔

مومنین کے لیے انعام

اللہ تعالیٰ اس عذاب کے مقابلے میں مومنوں کے لیے ابدی انعام بیان کرتا ہے:

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔" (سورۃ البروج: 11)

جنت کی نہریں محلات اور درختوں کے نیچے بہتی ہیں۔

← "یہی بڑی کامیابی ہے۔"

یہی اصل کامیابی اور سب سے بڑی خوشی ہے — ہمیشہ رہنے والی اور ابدی نعمت۔

اللہ کی کامل طاقت اور قوت

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔"(سورۃ البروج:12)

- ❖ جب اللہ کسی ظالم کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت مضبوط اور ناقابلِ ٹال ہے۔
- ❖ کوئی اس کے عذاب کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور اسی طرح تمہارے رب کی پکڑ ہے جب وہ بستیوں کو ان کے ظلم پر پکڑتا ہے، بے شک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔"(سورۃ ہود:102)

تخلیق اور قیامت پر اللہ کی قدرت

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بے شک وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کرے گا۔"(سورۃ البروج:13)

اس کا مطلب:

- ❖ اللہ نے سب کچھ عدم سے پیدا کیا۔
- ❖ وہ قیامت کے دن سب کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

اللہ کی محبت اور مغفرت

"اور وہ بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے۔"(سورۃ البروج:14)

یہ آیت خوف اور امید کے درمیان بہترین توازن ہے:

- ❖ اللہ بدکاروں کے لیے سخت عذاب دینے والا ہے۔
- ❖ لیکن وہ توبہ کرنے والوں کے لیے سب سے زیادہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا بھی ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

"اللہ اپنے مومن دوستوں کے انعام کا ذکر کرنے کے بعد اپنی شدید پکڑ بیان کرتا ہے۔ پھر اس پر زور دیتا ہے کہ وہی ابتدا اور اعادہ کرنے والا ہے — یعنی اس کی قدرت کامل ہے۔ اس کے باوجود وہ سب سے زیادہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا بھی ہے۔"

اللہ کا علم اور قدرت سب پر محیط

آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بلکہ جو کافر ہیں وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اللہ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔" (سورۃ البروج:19-20)

اس کا مطلب:

- ❖ کافر شک، انکار اور ضد پر قائم رہتے ہیں۔
- ❖ لیکن اللہ اپنی قدرت اور علم سے انہیں مکمل طور پر گھیرے ہوئے ہے۔
- ❖ وہ اس سے بچ نہیں سکتے اور نہ اس کے فیصلے کو ٹال سکتے ہیں۔

قرآن کی عظمت اور حفاظت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

- ❖ "بلکہ یہ تو ایک عظمت والا قرآن ہے۔" (سورۃ البروج:21)

یعنی یہ قرآن عظیم اور باعظمت ہے۔

- ❖ "جو ایک محفوظ تختی میں (لکھا ہوا) ہے۔" (سورۃ البروج:22)

یعنی یہ قرآن اعلیٰ ترین (لوحِ محفوظ) میں محفوظ ہے، کسی قسم کے اضافہ، کمی، تحریف یا تبدیلی سے مکمل طور پر محفوظ۔

کافروں کا انکار اور ضد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

- ❖ "بلکہ جو کافر ہیں وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔" (سورۃ البروج:19)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

ابن کثیر کی وضاحت:

- "وہ شک، تردد اور ضد میں ڈوبے ہوئے ہیں۔"
- لفظ "فِي" (انکار میں) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ پوری طرح کفر میں غرق ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

- "اور اللہ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔" (سورۃ البروج:20)

یعنی اللہ ان پر پوری طرح قادر ہے—وہ نہ اس سے بچ سکتے ہیں اور نہ اس پر غالب آسکتے ہیں۔

ابن جریر کی وضاحت

"اللہ انہیں مکمل طور پر گھیرے ہوئے ہے، ان کے کفر، انکار اور تکبر کو جانتا ہے۔ وہ ان کے تمام اعمال لکھتا ہے اور ان پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ اگر چاہے تو انہیں فوراً سزا دے، ہلاک کر دے یا مہلت دے۔"

قرآن: باعظمت اور بے مثال وحی

اللہ قرآن کو یوں بیان کرتا ہے:

"ایک عظمت والا قرآن۔"

لفظ "مَجِيدٌ" (مجید) کا مطلب ہے:

- بھلائی میں وسیع
- برکتوں سے بھرپور
- اس میں لامحدود علم ہے
- ہدایت، حکمت اور نصیحت سے مالامال
- اس کی وسعت کو اللہ کے سوا کوئی مکمل طور پر نہیں جانتا، جو اس کا نازل کرنے والا ہے

پھر اللہ فرماتا ہے:

"جو ایک محفوظ تختی میں (لکھا ہوا) ہے۔"

اس سے مراد "لوحِ محفوظ" ہے، جس میں:

- ❖ اللہ نے مخلوقات کی تقدیریں لکھ دیں
- ❖ قلم کو حکم دیا کہ قیامت تک جو کچھ ہونا ہے سب لکھ دے

"اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: {في لوح محفوظ} کا مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد اللہ عزوجل کے پاس لوح محفوظ ہے، جو اصل کتاب (ام الکتاب) ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أم الكتاب﴾ [الرعد:۳۹]۔

اور اس لوح میں اللہ نے ہر چیز کی تقدیر لکھ دی ہے، اور انہی میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو گا، پس یہ لوح محفوظ میں ہے۔

علماء نے کہا: {محفوظ} یعنی اس تک کسی کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا، یہ تبدیلی اور تحریف سے محفوظ ہے۔ تبدیلی اور تحریف تو دوسری کتابوں میں ہو سکتی ہے؛ کیونکہ اللہ کی طرف سے لکھائی کی کئی اقسام ہیں:

پہلی قسم:

لوح محفوظ میں لکھنا، اور یہ لکھائی نہ بدلی جا سکتی ہے نہ تبدیل کی جا سکتی ہے، اسی لیے اللہ نے اسے لوح محفوظ کہا، اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ بدلا نہیں جا سکتا۔

دوسری قسم:

بنی آدم پر لکھائی جب وہ اپنی ماؤں کے پیٹ میں ہوتے ہیں، کیونکہ انسان جب اپنی ماں کے پیٹ میں چار ماہ کا ہو جاتا ہے، تو اللہ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو رحموں پر مقرر ہوتا ہے، وہ اللہ کے حکم سے اس میں روح پھونکتا ہے، کیونکہ جسم صرف گوشت کا ٹکڑا ہے، جب اس میں روح پھونکی جاتی ہے تو وہ انسان بن جاتا ہے، اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے: اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل، اور یہ کہ وہ بدبخت ہو گا یا سعید (۱)۔

تیسری قسم:

ہر سال کی تقدیر لکھنا، اور یہ وہ لکھائی ہے جو شب قدر میں ہوتی ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس رات میں اس سال کے لیے جو کچھ ہونا ہے اس کا فیصلہ فرماتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: {فيها يفرق كل أمر حكيم}

[الدخان:۴]۔

اس رات میں اس سال جو کچھ ہونا ہے وہ لکھا جاتا ہے۔

چوتھی قسم:

روزانہ کی لکھائی، جو فرشتے کرتے ہیں، وہ انسان کے ہر عمل کو لکھتے ہیں، چاہے زبان سے کہا ہو، جسم سے کیا ہو، یا دل سے اعتقاد رکھا ہو، یہ سب فرشتوں کے صحیفوں میں لکھا جاتا ہے، اور یہ لکھائی عمل کے بعد ہوتی ہے، جبکہ پہلی تینوں لکھائیاں عمل سے پہلے ہوتی ہیں۔

(۱) اسے مسلم نے کتاب القدر، باب: ماں کے پیٹ میں آدمی کی تخلیق، اس کے رزق، عمر، عمل اور بد بختی یا سعادت کی لکھائی (۲۶۴۱) میں روایت کیا ہے۔

"لیکن یہ آخری لکھائی عمل کے بعد ہوتی ہے، انسان پر وہ سب کچھ لکھا جاتا ہے جو وہ اپنی زبان سے کہتا ہے، اپنے اعضاء سے کرتا ہے، یا اپنے دل میں اعتقاد رکھتا ہے۔ پس فرشتے جو بنی آدم کے اعمال کی حفاظت پر مقرر ہیں، وہ سب کچھ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿كلا بل تكذبون بالدين- وإن عليكم لحافظين- كراما كاتبين- يعلمون ما تفعلون﴾ [الانفطار:۹-۱۲]۔

پس جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ کتاب انسان کو دی جائے گی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {وكل انسان ألزمناه طائره في عنقه ونخرج له يوم القيامة كتابا يلقاه منشورا- اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا﴾ [الإسراء:۱۳، ۱۴]۔

یعنی تمہیں کتاب دی جائے گی اور تم سے کہا جائے گا: پڑھو اور خود اپنا حساب کرو۔

❖ بعض سلف نے کہا: جس نے تمہیں خود اپنا حساب لینے والا بنایا اس نے تمہارے ساتھ انصاف کیا۔

اور یہ بات بالکل درست ہے، اس سے بڑھ کر انصاف کیا ہو سکتا ہے کہ انسان سے کہا جائے: یہ رہا تمہارا کیا ہوا سب کچھ، خود حساب کر لو!

کیا یہ انصاف نہیں؟ بلکہ سب سے بڑا انصاف یہی ہے۔

قیامت کے دن یہ کتاب تمہیں کھلی ہوئی دی جائے گی، بند نہیں ہو گی، تم پڑھو گے اور تمہیں معلوم ہو

جائے گا کہ فلاں دن، فلاں جگہ، تم نے کیا کیا تھا، سب کچھ درست اور غیر متغیر ہو گا۔

اور اگر تم انکار کرو گے تو تمہارے خلاف گواہ موجود ہوں گے: {یوم تشهد علیهم ألسنتهم} زبان کہے گی: میں نے یہ کہا تھا، {وأیدیهم وأرجلهم بما کانوا یعملون} [النور: ۲۴] ہاتھ کہے گا: میں نے یہ پکڑا تھا، پاؤں کہے گا: میں نے یہ چلایا تھا، بلکہ جلد بھی گواہی دے گی، جلدیں بھی اس پر گواہی دیں گی جس کو انہوں نے چھوا تھا:

﴿وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا أنطقنا الله الذي أنطق كل شيء وهو خلقكم أول مرة وإليه ترجعون﴾ [فصلت: ۲۱]-

پس معاملہ معمولی نہیں ہے — اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنی معافی اور مغفرت میں لے لے — اور یہاں اس عظیم سورت کی تفسیر ختم ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانِ بروج کی قسم سے شروع کیا اور اس کو اپنے اس فرمان پر ختم کیا: ﴿بل هو قرآن مجيد في لوح محفوظ﴾

پس جو اس عظیم قرآن کو مضبوطی سے تھام لے، اس کے لیے عزت، کرامت اور بلندی ہے

پس ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس امتِ اسلامی کو اس کا مجد اور کرامت واپس لوٹائے، اور مسلمانوں کے دشمنوں کو ہر جگہ ذلیل کرے، انہیں شکست دے، اور انہیں ناکام و نامراد واپس لوٹائے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(تفسیر ابن عثیمین)

﴿بَلۡ هُوَ قُرۡآنٌ مَّجِيدٌ (21) فِي لَوۡحٍ مَّحۡفُوظٍ﴾

﴿فِي لَوۡحٍ مَّحۡفُوظٍ﴾ یعنی تبدیلی، زیادتی اور کمی سے محفوظ، اور شیاطین سے محفوظ، اور وہ لوحِ محفوظ ہے جس میں اللہ نے ہر چیز لکھ رکھی ہے۔ اس سے قرآن کی عظمت، اس کی فصاحت و بلاغت اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے بلند مرتبے پر دلالت ہوتی ہے۔ [السعدی:919]

ابن القیم کی سورۃ البروج پر تفسیر

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس سورۃ میں، باوجود اس کے کہ یہ مختصر ہے، توحید کے بہت سے بنیادی اصول بیان ہوئے ہیں:

1) اللہ کو "العزیز" (بہت زبردست) کہا گیا، یعنی کامل قدرت اور یکتائی، اس کا کوئی شریک یا ہمسر نہیں۔
2) "الحمید" (قابلِ تعریف) یعنی وہ کامل صفات کا مالک ہے اور ہر نقص سے پاک ہے۔
3) "الودود" (محبت کرنے والا) یعنی وہ اپنے بندوں کا محبوب ہے اور ان سے محبت کرتا ہے۔
4) وہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے، جو اس کی مکمل بے نیازی اور لا محدود سلطنت کو ظاہر کرتا ہے۔
5) وہ ہر چیز پر گواہ ہے، یعنی ظاہر و باطن ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔
6) وہ سخت عذاب دینے والا ہے، جو اس کی بے مثال قدرت اور اختیار کو ثابت کرتا ہے۔
7) وہی تخلیق کی ابتدا کرتا اور دوبارہ لوٹاتا ہے، جو اس کی ربوبیت اور مکمل کنٹرول کو ظاہر کرتا ہے۔
8) وہ "الغفور" (بخشنے والا) ہے، یعنی گناہوں کو معاف کرتا اور اپنی رحمت عطا کرتا ہے۔
9) وہ "ذوالعرش" (عرش والا) ہے، یعنی اس کی عظمت اور ساری مخلوق پر برتری ہے۔
10) وہ "المجید" (بزرگی والا) ہے، یعنی اس کی صفات، افعال اور بادشاہی وسیع اور لا محدود ہیں۔
11) وہ جو چاہے کرتا ہے، جو اس کے مکمل اختیار، حکمت اور ارادے کو ثابت کرتا ہے۔

یہ سورۃ عقیدہ (اسلامی ایمان) کی ایک مستقل کتاب ہے، جو ہر اس شخص کے لیے کافی ہے جو اسے سمجھ لے۔
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا۔

قرآن کی مکمل حفاظت

اللہ تعالی کے اس فرمان کے متعلق:

"جو ایک محفوظ تختی میں (لکھا ہوا) ہے۔"

اکثر قاری اس جملے کو اضافت کے ساتھ پڑھتے ہیں، یعنی یہ "تختی" (لوح) کی صفت ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ وہ محفوظ اور نا قابلِ رسائی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کو قرآن تک رسائی حاصل نہیں، نہ ہی وہ اس میں کوئی تحریف کر سکتا ہے۔

❖ اللہ نے اس کے مقام (لوحِ محفوظ) کی حفاظت فرمائی۔

- ❖ اللہ نے اس کے الفاظ کو اضافے یا کمی سے محفوظ رکھا۔
- ❖ اللہ نے اس کے معانی کو تحریف سے محفوظ رکھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" (سورۃ الحجر: 9)

پس، قرآن:

- ❖ اپنے مقام (لوحِ محفوظ) میں محفوظ ہے۔
- ❖ بگاڑ اور تبدیلی سے محفوظ ہے۔
- ❖ غلط تفسیر اور باطل سے محفوظ ہے۔

اللہ نے نیک علماء کو مقرر فرمایا ہے جو اس کے الفاظ اور معانی کو غلط بیانی سے بچاتے ہیں۔

(حوالہ جات)[45]

---

[45] 1. احمد نے روایت کیا، نمبر (23931)، اور مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب: اصحاب الاخدود، جادوگر، راہب اور لڑکے کی کہانی، نمبر (3005)

2. التبیان فی اقسام القرآن (ص 93)

3. بخاری، کتاب التوحید، باب: "اور اس کا عرش پانی پر تھا" [سورۃ ہود: 7]، "اور وہ عظیم عرش کا رب ہے" [سورۃ التوبہ: 129]

4. التبیان فی اقسام القرآن (ص 93)

5. سابقہ ماخذ

6. سابقہ ماخذ (ص 94، 95)

7. سابقہ ماخذ

8. ابو داود نے روایت کیا، کتاب السنہ، باب: تقدیر کے بارے میں، نمبر (4700)، اور ترمذی، ابواب تفسیر القرآن عن النبی ﷺ، باب: سورۃ نون کی تفسیر، نمبر (3319)، علامہ البانی نے اسے صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ (1/405)، نمبر (889) میں صحیح قرار دیا

9. التبیان فی اقسام القرآن (ص 97، 98)

10. سابقہ ماخذ (ص 99)

فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات:

1۔بروج، برج کی جمع ہے، برج کے اصل معنی ظہور کے ہیں، یہ کواکب کی منزلیں ہیں جنہیں ان کے محل اور قصور کی حیثیت حاصل ہے ظاہر اور نمایاں ہونے کی وجہ سے انہیں برج کہا جاتا ہے تفصیل کے لیے دیکھیے الفرقان،٦١ کا حاشیہ بعض نے بروج سے مراد ستارے لیے ہے۔یعنی ستارے والے آسمان کی قسم، بعض کے نزدیک اس سے آسمان کے دروازے یا چاند کی منزلیں مراد ہیں (فتح القدیر)

2۔اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

3۔شَاهِدٍ اور مَشْهُوْدٍ کی تفسیر میں بہت اختلاف ہے، امام شوکانی نے احادیث و آثار کی بنیاد پر کہا ہے کہ شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے، اس دن جس نے جو بھی عمل کیا ہو گا یہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا، اور مشہود سے عرفہ (٩ ذوالحجہ) کا دن ہے جہاں لوگ حج کے لئے جمع اور حاضر ہوتے ہیں۔

4۔یعنی جن لوگوں نے خندقیں کھود کر اس میں رب کے ماننے والوں کو ہلاک کیا، ان کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے قتل بمعنی لعن۔

5۔کافر بادشاہ یا اسکے کارندے، آگ کے کنارے بیٹھے اہل ایمان کے جلنے کا تماشہ دیکھ رہے تھے، جیسا کہ اگلی آیت میں ہے۔

6۔یعنی تمام مخلوقات سے معظم اور بلند ہے اور عرش، جو سب سے اوپر ہے وہ اس کا مستقر ہے جیسا کہ صحابہ و تابعین اور محدثین کا عقیدہ ہے۔المجید صاحب فضل و کرم۔

7۔یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے، جہاں فرشتے اس کی حفاظت پر مامور ہیں، اللہ تعالیٰ حسب ضرورت اسے نازل فرماتا ہے۔

گیارھواں حصہ

(سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

گیارھواں حصہ (سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

آخر میں، ہم ہر سورۃ سے سیکھے جانے والے اسباق پر گفتگو کریں گے۔ یہ اسباق—جو کل چار ہزار سے زائد ہیں—عملی نوعیت کے ہیں اور ہمیں قرآن کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اسباق ارشد بشیر مدنی کی کتاب "اہداف واسباق قرآن" سے لیے گئے ہیں۔

بعض موضوعات

- ❖ اصحاب الاخدود کی لعنت پر اللہ کی قسم (1-9)
- ❖ ان لوگوں کو وعید سنائی گئی جو مومنین کو ستاتے ہیں (10)
- ❖ مومنوں کے ثواب کا تذکرہ (11)
- ❖ کافروں کو تنبیہ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے (12-16)
- ❖ فرعون اور ثمود کے ہلاکت کا تذکرہ (17-20)
- ❖ قرآن کریم کی عظمت کا بیان (21-22)

بعض اسباق

- ❖ اللہ تعالی جو چاہے کر سکتا ہے۔
- ❖ آدمی کا ایمان اتنا پختہ ہو کہ اگر ایمان کے لیے جان بھی دینا پڑے تو قربان کر دے۔
- ❖ ثابت قدم مومنوں کی مثال بیان کی گئی ہے۔
- ❖ مؤمنوں پر ظلم کرنے والوں کے لیے دردناک انجام کا مژدہ سنایا گیا۔
- ❖ فرعون کا قصہ بیان ہوا جو سرکشی اور طغیانی کی وجہ سے ہلاک و برباد ہوا۔
- ❖ تاریخ کے ظالموں کا تذکرہ، انفرادی طور پر فرعون اور بحیثیت قوم کے ثمود۔
- ❖ اس سورہ میں اس نکتہ کو بہتر طریقے سے سمجھا دیا گیا ہے کہ جب تخلیق اول ممکن ہے تو اعادۂ تخلیق کیا مشکل ہے؟
- ❖ اس سورت میں قریبی زمین کی تاریخی مثال اور واقعہ سنا کر دھمکی دی گئی ہے۔

❖ یعنی انسان کو تبشیر وانذار دونوں طریقوں سے سمجھایا گیا، کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو علمی اور عقلی دلائل سے مان جاتے ہیں اور کچھ لوگ انذار سے ہی مانتے ہیں، ان دونوں طریقوں سے بھی جو نہ مانے اس پر اتمام حجت ہو جاتی ہے اور وہ جہنم رسید ہوتا ہے۔

❖ شیخ البانی رحمہ اللہ نے یہ فتوی دیا کہ وہ لوگ جن تک اسلام صحیح نہ پہنچا ان کے ساتھ اہل فترہ کا معاملہ کیا جائے گا۔ قیامت میں ان کو ایک مہلت دی جائے گی اگر وہاں وہ کامیاب ہوئے تو ٹھیک ورنہ جہنم رسید ہوں گے۔

❖ آخر میں اس قرآن کو جو جھٹلاتے ہیں انہیں بتایا گیا کہ یہ عظیم الشان کلام ہے جو لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔

❖ کفار جب حسد اور دشمنی پر اتر آتے ہیں تو وہ درندوں سے زیادہ بے رحم ہو جاتے ہیں۔

❖ کفر انسان کے دل میں سختی پیدا کرتا ہے۔

❖ توبہ کا دروازہ توبہ کرنے والوں کے لیے ہمیشہ کھلا ہوا ہے۔

❖ اللہ تعالی کے قانون امہال کو واضح کیا گیا اور جب مہلت ختم ہوتی ہے تو پھر اللہ کی جانب سے بڑی سخت پکڑ ہوتی ہے۔

❖ صبر کرنے والے مومنوں سے اللہ کا بہت بڑا وعدہ ہے۔

❖ قرآن مجید یہ اللہ کی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں ہو سکتا۔

❖ قرآن مجید کے نزول کے مراحل ذکر کیے گیے کہ سب سے پہلے اس کو لوح محفوظ میں اتارا گیا پھر آسمان دنیا پر اتارا گیا پھر وقت ضرورت 23 سال کی مدت میں جبرئیل امین کے ذریعہ آپ ﷺ کے دل پر اس کا نزول وحی کی شکل میں ہوا۔

مناسبت / لطائف التفسیر

❖ سورہ انشقاق میں جو اشارہ کیا گیا اور مسلسل سورتوں میں تکذیب و اسباب تکذیب، اعتراضات کے جوابات، عقلی مشاہداتی، تاریخی مثالوں سے سمجھا دینے کے بعد سورہ بروج اور سورۂ طارق میں دھمکیوں

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

اور warning کی شکل میں alert کیا گیا۔

- سورہ قیامت سے لے کر مسلسل قیامت کے انکار کا ذکر اسباب اور قیامت کے اثبات انفس و آفاق کے شواہد، سارے ماحول کا ذکر مختلف مراحل مع شواہد و دلائل کے ایسا لگتا ہے ایک مضمون ہے۔ سورہ قیامہ سے سورہ انشقاق تک ایک ہی مضمون کو موتیوں کے ہار کی طرح پرو دیا گیا ہے۔
- سورہ بروج اور سورہ طارق میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کفار قریش قیامت کے انکار کے ساتھ رسول اور اصحاب رسول پر ٹھٹھا کرنے کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اس میں مزید تکذیب اور اس کے اسباب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔
- تکذیب کو مثالوں اور دھمکیوں کی روشنی میں سمجھایا گیا ہے۔ سورۃ بروج اور طارق میں۔
- سورہ اعلیٰ سے مسلسل 10 سورہ تک خطاب مدعو سے ہٹ کر داعی پر ہے دعوتی کام میں دو پہلو پر توجہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ کہ مدعو کی طرف سے پیش آنے والے مسائل کو رفع کیا جائے، اور اثر انداز ہونے کے ذرائع ڈھونڈے جائیں جبکہ دوسرا پہلو یہ ہے کہ داعی کو اعلیٰ سے اعلیٰ اوصاف سے متصف کرنے کی کوشش کی جائے۔ داعی self development میں توجہ دے تاکہ opportunity کو avail کرنے کا اہل بن سکے اور اسوہء رسول کی روشنی میں بہتر سے بہتر داعی بن سکے۔

آیات اور حدیث

آیت 1

: قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ﴿٥﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿٦﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿٨﴾ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ البروج

ترجمہ: خندقوں والے ہلاک کیے گئے۔ وہ ایک آگ تھی ایندھن والی۔ جب کہ وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اس کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے۔ یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ کا) بدلہ نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے۔ جس کے لیے آسمان وزمین کا ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ہر چیز۔ بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔ بیشک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے وہ باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے

حدیث:

الدُّنيا سِجنُ المؤمنِ وجنةُ الكافرِ[46]

ترجمہ: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلاَ غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلاَ يَسْتَعِيذُ مِنْ شَرٍّ إِلاَّ أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ " .[47]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”« الیوم الموعود » سے مراد قیامت کا دن ہے، اور « والیوم المشھود » سے مراد عرفہ کا دن اور (« شاہد ») سے مراد جمعہ کا دن ہے، اور جمعہ کے دن سے افضل کوئی دن نہیں ہے جس پر سورج کا طلوع و غروب ہوا ہو، اس دن میں ایک ایسی گھڑی (ایک ایسا وقت) ہے کہ اس میں جو کوئی بندہ اپنے رب سے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی

---

46 (صحیح مسلم:2956)

47 (السنن للترمذي:3661)

دعا قبول کرلیتا ہے، اور اس گھڑی میں جو کوئی مومن بندہ کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو اللہ اسے اس سے بچا لیتا اور پناہ دے دیتا ہے۔

حدیث:

عَنْ صُهَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ........... [48]

ان گیارہ حصوں کے ذریعے، اس سلسلے کا مقصد ہمیں قرآن سے بامعنی طور پر جوڑنا ہے۔ یہ روایتی علم کو جدید بصیرت کے ساتھ یکجا کرتا ہے، جو ہمیں اس کے لازوال پیغام پر غور و فکر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ سفر ہمیں ترغیب دینے، تعلیم دینے اور اللہ کے قریب کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

---

[48] (الصحيح لمسلم:3005).

بارہواں حصہ

(بارہواں حصہ) عمومی معلومات

مختلف مباحث وعناوینِ سورہ پر سیر حاصل معلومات اور سورۃ سے متعلق مخالف اسلام اسرائیلیات پر رد و موضوع اَحادیث و غیر منجبر ضعیف اَحادیث پر رد اور رد باطل عقائد و نظریات و شبہات در لغت واسلامی موضوعات اور اسی طرح جدید ریسرچ پر مبنی شبہات کا تفصیلی رد۔

(سورۃ البروج)17ص الموت اور قبر کے بعد کے حالات

عربی متن:

((الموتُ ارتفع ذانك الملكان، وجاءه ملك الموت فقبض روحه، فإذا دخل قبره رَدَّ الروح في جسده، ثم ارتفع ملك الموت، وجاءه مَلَكا القبر فامتحناه، ثم يرتفعان، فإذا قامت الساعة انحط عليه ملك الحسنات وملك السيئات، فانتشطا كتابا معقودا في عنقه، ثم حضرا معه: واحدٌ سائقا وآخر شهيدا"، ثم قال الله عز وجل: ﴿لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا﴾ [ق: ٢٢] قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾ قال: "حالا بعد حال". ثم قال النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إن قدامكم لأمرا عظيما لا تقدرُونه، فاستعينوا بالله العظيم".))

اردو ترجمہ:

"موت کے وقت دونوں فرشتے (کراماً کاتبین) چلے جاتے ہیں، پھر ملک الموت روح قبض کرتا ہے۔ جب قبر میں پہنچتا ہے تو اس میں دوبارہ روح لوٹا دی جاتی ہے، پھر ملک الموت بھی رخصت ہوتا ہے، اور قبر کے فرشتے (منکر نکیر) امتحان لیتے ہیں۔ پھر قیامت کے برپا ہوتے ہی اعمال کے دو فرشتے آجاتے ہیں اور اس کے گلے میں بندھی ہوئی کتاب کھول لیتے ہیں، ان میں سے ایک سائق اور ایک شہید ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا﴾(ق:22)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾:یعنی حال سے حال میں گزرنا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے سامنے بہت بڑا معاملہ ہے جس کی طاقت نہیں رکھتے، پس اللہ

عظیم سے مدد مانگو۔"

➡ یہ حدیث منکر ہے، اس کی سند میں ضعیف راوی ہیں، اگرچہ اس کا معنی درست ہے۔

18 حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (البروج:3)

عربی متن:

((" ﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ﴾ يوم القيامة ﴿وَشَاهِدٍ﴾ يوم الجمعة. وما طلعت شمس ولا غربت على يوم أفضل من يوم الجمعة، وفيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها خيرا إلا أعطاه إياه، ولا يستعيذ فيها من شر إلا أعاذه، ﴿وَمَشْهُودٍ﴾ يوم عرفة".))

اردو ترجمہ:

"﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ﴾: قیامت کا دن ہے۔{شَاهِدٍ}: جمعہ کا دن ہے۔ کوئی سورج نہ نکلا اور نہ چھپا کسی دن پر جو جمعہ سے افضل ہو، اس میں ایک گھڑی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دعا کرے تو اللہ قبول فرماتا ہے، اور اگر کسی برائی سے پناہ مانگے تو اللہ اس کو پناہ دے دیتا ہے۔{وَمَشْهُودٍ}: عرفہ کا دن ہے۔"

➡ یہ حدیث ابن خزیمہ نے موسیٰ بن عبیدۃ الربذی (ضعیف) سے نقل کی، اور یہ اثر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی زیادہ صحیح ہے۔

19. مرسل حدیث، سعید بن المسیب

عربی متن:

(("إن سيد الأيام يوم الجمعة، وهو الشاهد، والمشهود يوم عرفة"))

اردو ترجمہ:

"دنوں کا سردار جمعہ ہے، وہی 'شاہد' ہے، اور 'مشہود' عرفہ کا دن ہے۔"

یہ حدیث مرسل ہے اور مراسیل سعید بن المسیب میں سے ہے۔

ختم شد (ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا)

سورۃ البروج کے مختلف موضوعات اور مباحث کی تفصیلی بحث

1. اسرائیلیات (یہودی / عیسائی روایات) کی تردید جو اسلام سے متصادم ہیں:

- ❖ سورۃ البروج میں "اصحاب الاخدود" (خندق والوں) کے واقعہ سے متعلق کچھ جعلی اسرائیلی روایات منسوب کی گئی ہیں، جن کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تردید ضروری ہے:
- ❖ جادوگر لڑکے کا دعویٰ: بعض روایات میں لڑکے کو جادوگر بتایا گیا، حالانکہ اسلامی روایت کے مطابق وہ توحید پر یقین رکھنے والا تھا اور جادو کے خلاف تھا۔
- ❖ اعداد و شمار میں مبالغہ: مختلف تاریخی ذرائع میں مرنے والوں کی تعداد مختلف بتائی گئی ہے، لیکن انہیں قرآن و صحیح احادیث کی روشنی میں پرکھنا ضروری ہے۔
- ❖ بادشاہ کی توبہ کا دعویٰ: بعض روایات میں بادشاہ کی موت سے پہلے توبہ کا ذکر ہے، جو قرآن کے ظالمانہ کردار کے بیانیہ سے متصادم ہے۔
- ❖ تردید:
    - قرآن صرف رہنمائی کے لیے ضروری تفصیلات دیتا ہے، غیر اسلامی روایات کی غیر ضروری تفصیلات سے گریز کرتا ہے۔
    - قرآنی بیانیہ ایمان کی آزمائش اور الٰہی انصاف پر زور دیتا ہے، جبکہ اسرائیلیات اکثر افسانوی عناصر شامل کرکے اصل پیغام کو مسخ کرتی ہیں۔

2. غلط عقائد، نظریات اور لسانی غلط فہمیوں کی تردید

1. آیت 1 میں قسم کی غلط تعبیر:

- ❖ غلط فہمی: بعض کا خیال ہے کہ "البروج" (ستاروں کے جھرمٹ) سے مراد علم نجوم ہے جو انسانی تقدیر پر اثر انداز ہوتا ہے۔
- ❖ تردید: قرآن جہالت اور نجوم کی ممانعت کرتا ہے۔ یہاں "بروج" الٰہی طاقت کی نشانی کے طور پر آسمانی ڈھانچوں کی عظمت کو ظاہر کرتے ہیں۔

2. جبریہ فرقے کا غلط استعمال:

❖ غلط فہمی: بعض گروہ کہتے ہیں کہ خندق والوں کے پاس کوئی مرضی نہیں تھی، سب کچھ تقدیر سے تھا۔

❖ تردید: اسلام تقدیر اور انسانی ذمہ داری دونوں کو تسلیم کرتا ہے۔ اس واقعہ میں مومنوں نے اپنی مرضی سے ایمان پر ڈٹے رہنے کا انتخاب کیا۔

3. "الودود" (محبت کرنے والا) کی غلط تشریح:

❖ غلط فہمی: بعض کہتے ہیں کہ اللہ کی صفت "الودود" سے مراد کافروں سمیت سب کی عمومی نجات ہے۔

❖ تردید: اسلامی عقیدہ اللہ کی عام رحمت (رحمۃ عامہ) اور مومنین کے لیے خاص رحمت (رحمۃ خاصہ) میں فرق کرتا ہے۔ محبت اور مغفرت صرف ایمان لانے اور توبہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

3. جدید شکوک وشبہات اور تحقیقی اعتراضات کا جواب

1. الٰہی سزا کی "سختی" پر اعتراض:

❖ اعتراض: بعض کا خیال ہے کہ کافروں کے لیے سزا بہت سخت ہے۔

❖ جواب: قرآن الٰہی انصاف پر زور دیتا ہے۔ اس واقعہ کے ظالم صرف عام کافر نہیں تھے بلکہ بے گناہ مومنوں کو جلا کر مارنے والے تھے۔ ان کی سزا ان کے جرم کی سنگینی کے مطابق ہے۔

2. خندق والوں کے واقعہ کی تاریخی صحت:

❖ اعتراض: بعض جدید مورخ قرآن کے بیانیے کی تاریخی صحت پر شک کرتے ہیں۔

❖ جواب: یمن کے بادشاہ ذونواس کے دور میں مسیحیوں پر ظلم کی تاریخی شہادتیں موجود ہیں۔ قرآن تاریخی تفصیلات کے بجائے اخلاقی اور الٰہی سبق پر توجہ دیتا ہے۔

3. "لوح محفوظ" کا سائنسی تجزیہ:

❖ اعتراض: بعض ناقدین "لوح محفوظ" کو محض علامتی سمجھتے ہیں۔

❖ جواب: اسلامی عقیدے کے مطابق لوح محفوظ ایک حقیقی محفوظ ریکارڈ ہے جس میں تمام تقدیریں لکھی ہیں۔ یہ قرآن کے اصول کے مطابق ہے کہ اللہ کا علم مکمل اور ناقابلِ تغیر ہے۔

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائنمنٹ

نوٹ: بچوں اور بڑوں کے لیے 3 اسائنمنٹس

1) بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر کا گروپ: 8-12 سال)

2) بالغوں کے لیے اسائنمنٹ

سورۃ البروج کے لیے تین اسائنمنٹس (بچوں اور بڑوں کے لیے)

اسائنمنٹ 1: سورۃ البروج کو سمجھنا

بچوں کے لیے (عمر 8-12 سال)

مقصد: سورۃ البروج کے معنی اور اہم موضوعات کو سمجھنا

1) سورۃ البروج (قرآن 85:1-22) ترجمہ کے ساتھ پڑھیں۔

2) ان سوالات کے جواب دیں:

- "البروج" کا کیا مطلب ہے؟
- اس سورۃ میں بیان کیا گیا اصل قصہ کیا ہے؟
- اصحاب الاخدود (خندق والے لوگ) کون تھے؟
- ہمیں ان کے قصہ سے کیا سبق ملتا ہے؟

3) سرگرمی: رات کے آسمان اور ستاروں کی تصویر بنائیں اور اس پر "البروج—ستاروں کے جھرمٹ" لکھیں۔

بڑوں کے لیے

مقصد: سورۃ البروج کے گہرے معانی پر غور وفکر

1) سورۃ کو تفسیر (مثلاً تفسیر ابن کثیر یا تفسیر السعدی) کے ساتھ پڑھیں اور تجزیہ کریں۔

2) ان سوالات کے جوابات تحریر کریں:

- ابتدائی آیات میں قسموں کا کیا مفہوم ہے؟
- اس سورۃ میں مومنین پر ظلم وستم کی اہمیت کیا ہے؟

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

❖ اللہ اپنی طاقت اور انصاف کو کیسے نمایاں کرتا ہے؟

❖ ایمان میں صبر کے بارے میں یہ سورۃ کیا پیغام دیتی ہے؟

3) سرگرمی: ایک مختصر تحریر لکھیں کہ یہ سورۃ آپ کے ایمان اور اللہ پر بھروسہ کو کیسے مضبوط کرتی ہے۔

اسائنمنٹ 2: الفاظ اور صرف و نحو کا تجزیہ

بچوں کے لیے (عمر 8-12 سال)

مقصد: سورۃ البروج سے نئے عربی الفاظ سیکھنا

1) الفاظ کو ان کے معنی سے ملائیں:

❖ بُرُوجٍ (Burooj) ←

❖ أُخْدُود (Ukhdood) ←

❖ نَارٍ (Naar) ←

❖ شُهُودٍ (Shuhud) ←

2) اس آیت میں اسم (اسم) اور فعل (فعل) کی نشاندہی کریں:

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا

3) نئے سیکھے گئے کسی ایک لفظ سے مختصر جملہ لکھیں۔

بڑوں کے لیے

مقصد: سورۃ البروج کی لسانی خصوصیات کا تجزیہ

1) اس آیت کا صرف و نحو کے لحاظ سے تجزیہ کریں:

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

❖ اس آیت میں حرف، اسم اور فعل کی نشاندہی کریں۔

❖ اس جملے میں إِنَّ کے اثر کی وضاحت کریں۔

2) سورۃ سے پانچ جمع الفاظ تلاش کریں اور ان کے واحد لکھیں۔

3) ایک پیراگراف لکھیں کہ اس سورۃ کی عربی زبان اللہ کے انصاف کی طاقت کو کس طرح اجاگر کرتی ہے۔

اسائنمنٹ 3: قصہ سنانا اور عملی اطلاق

بچوں کے لیے (عمر 8-12 سال)

مقصد: سورۃ البروج کو حقیقی زندگی کے اسباق سے جوڑنا

1) اصحاب الاخدود کا قصہ اپنے الفاظ میں دوبارہ بیان کریں۔
2) ان کے صبر اور ایمان سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
3) ایک ایسا وقت بیان کریں جب آپ کو صحیح بات پر ڈٹے رہنا پڑا۔

بڑوں کے لیے

مقصد: سورۃ البروج کے پیغام کو ذاتی زندگی میں لاگو کرنا

1) اسلام میں ظلم و ستم اور صبر کے موضوع پر مختصر مضمون لکھیں۔
2) تاریخ یا آج کے دور سے ایسے واقعات تلاش کریں جن میں مومنین کو ظلم کا سامنا کرنا پڑا۔
3) آج کی دنیا میں اس سورۃ سے ہم کون سے عملی اسباق لے سکتے ہیں؟

یہ اسائنمنٹس بچوں اور بڑوں دونوں کے لیے سورۃ البروج کو سیکھنے، اس پر غور کرنے اور اس کے پیغام کو اپنی زندگی میں اپنانے کی ترغیب دیتے ہیں

مضمون 1

وبائی امراض کے اسباب اور حدیث کی تشریح

سوال:

طاعون اور وبائی امراض کے پھیلنے کی کیا وجہ ہے؟ واضح اور مکمل تشریح درکار ہے۔

جواب:

الحمدللہ۔

پہلا سبب: عام وباؤں کے ظہور کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے وباؤں کو مادی اسباب سے مقرر کیا ہے جو ماہرین سمجھتے ہیں، لیکن یہ اس حقیقت کے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مصیبتیں بندوں کے گناہوں، نافرمانیوں اور کفر کی وجہ سے مقدر کی ہیں۔ مادی اسباب (جو اللہ کی تقدیر ہیں) اور بندوں کے اعمال کے درمیان کوئی تعارض نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ(الشوری: 30)

"تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کی وجہ سے ہے، اور اللہ بہت سے (گناہ) معاف فرمادیتا ہے۔"

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ(الروم:41)

"خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے، تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے، شاید وہ باز آجائیں۔"

ابن القیم رحمہ اللہ کی تشریح:

"اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو محکم بنایا ہے۔ ہر چیز اپنی اصل تخلیق میں عیوب اور امراض سے پاک تھی۔ فساد بعد میں ظاہر ہوتا ہے جب انسان اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں قحط، امراض، طاعون اور زمین کی برکات کی کمی واقع ہوتی ہے۔ اگر تمہیں پوری واقفیت نہ ہو تو صرف اس آیت پر غور کرو: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ... اور دنیا کے حالات کو اس سے تطبیق دو۔ تم دیکھو گے کہ پھلوں، فصلوں اور جانوروں میں ہر وقت نئے امراض پیدا ہوتے رہتے ہیں۔"[49]

دوسرا سبب: حدیث کی تشریح

[49] (زاد المعاد:4/332)

حدیث:

ابن ماجہ (4019) میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ہیں جن میں تم آزمائے جاؤ گے، اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم انہیں پالو:

1) جب کسی قوم میں بے حیائی ظاہر ہو جائے اور وہ اسے علانیہ کرنے لگیں، تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔

2) جب وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، تو قحط، معاشی تنگی اور حکمرانوں کا ظلم ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ 3 جب وہ زکوٰۃ روکتے ہیں، تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوتے تو انہیں بارش نہ ملتی۔

3) جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتے ہیں، تو اللہ ان پر غیر قوموں کو مسلط کر دیتا ہے جو ان کے مال کا کچھ حصہ چھین لیتے ہیں۔

4) جب ان کے حکمران اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، تو اللہ ان کے درمیان آپس میں لڑائی ڈال دیتا ہے۔"

حدیث کی سند کا حکم:

اس حدیث کی سند میں خالد بن یزید بن ابی مالک ضعیف راوی ہے، لیکن طبرانی اور حاکم کی روایت (جسے امام ذہبی اور البانی نے حسن قرار دیا) اسے تقویت دیتی ہے۔ نیز قرآن کی آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ (الرعد:11) اس کی تائید کرتی ہے۔

تیسری بات: آیت کی تفسیر

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کسی قوم کی نعمت اور عافیت کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے نفوس (طاعت) کو نہ بدل ڈالیں۔"[50]

[50] (تفسیر الطبری: 13/471)

شیخ محمد الامین الشنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ واضح فرماتا ہے کہ وہ کسی قوم پر نعمت اور عافیت کا انعام اس وقت تک بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی اطاعت کی حالت نہ بدل دیں۔"[51]

خلاصہ:

1) وبائی امراض انسانوں کے گناہوں اور ناشکری کا نتیجہ ہیں۔

2) حدیث میں بیان کردہ پانچ جرائم (فحشا کی اشاعت، ناپ تول میں کمی، زکوۃ کی ادائیگی سے انکار، عہد شکنی، اور غیر شرعی حکمرانی) سماجی مصائب کا باعث بنتے ہیں۔

3) اللہ کی سنت یہ ہے کہ وہ قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اعمال نہ بدلیں۔

اور یہ سزائیں اس وقت واقع ہوتی ہیں جب یہ گناہ عام ہو جائیں۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "نبی ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئے اور فرمایا: 'لا الہ الا اللہ، عربوں کے لیے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے' (اور آپ نے اپنی انگشت شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ بنایا)۔ زینب بنت جحش کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'ہاں، جب گندگی (برائیاں) زیادہ ہو جائیں گی۔'"[52]

اسی طرح اگر بعض لوگ فساد کریں اور باقی لوگ خاموش رہیں اور برائی سے نہ روکیں تو بھی عذاب آتا ہے۔

قیس سے روایت ہے:

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا:

"اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

---

[51] (اضواء البیان: 3/115)

[52] (صحیح بخاری 3346، صحیح مسلم 2880)

اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "جب لوگ برائی کو دیکھیں اور اسے نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ سب کو اپنے عذاب میں لپیٹ لے۔"[53]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کی حدود میں کوتاہی کرنے والے اور اس میں پڑنے والے کی مثال ایک قوم کی سی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی، کچھ نیچے اور کچھ اوپر بیٹھے۔ نیچے والے جب پانی لینے جاتے تو اوپر والوں کو تکلیف ہوتی، تو انہوں نے کلہاڑی لی اور کشتی کے نیچے سوراخ کرنے لگے۔ اوپر والوں نے پوچھا: کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور ہمیں پانی چاہیے۔ اگر اوپر والے ان کا ہاتھ روک لیں تو سب بچ جائیں گے، اگر چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔"[54]

← ان احادیث میں بیان کردہ گناہوں کی سزاؤں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ جزا اسی جنس کے مطابق ہے، یعنی جیسا عمل ویسی سزا۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"کتاب و سنت میں سو سے زائد مقامات پر یہ بات ثابت ہے کہ جزا عمل کی جنس کے مطابق ہے، چاہے وہ خیر ہو یا شر، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(جَزَاءً وِفَاقًا)

یعنی ان کے اعمال کے مطابق بدلہ۔ یہ شرعاً اور تقدیراً ثابت ہے۔"[55]

- فواحش (بے حیائی) کے ظاہر اور علانیہ ہونے سے ایسا عذاب نازل ہوتا ہے جو اس کی لذت کے برابر یا اس سے بڑھ کر تکلیف دہ ہوتا ہے۔
- لوگوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا، ناپ تول میں کمی، دھوکہ دہی، اس کے بدلے میں رزق کی بندش، قحط،

---

[53] (مسند احمد 1/178، ابو داود 4338)

[54] (صحیح بخاری 2686)

[55] (عون المعبود مع حاشیہ ابن القیم 12/176)

اور حکمرانوں کا ظلم آتا ہے۔

- زکوٰۃ نہ دینا اور ضرورت مندوں کو محروم کرنا، اس کے بدلے میں بارش کی نعمت روک لی جاتی ہے۔
- عہد شکنی اور خیانت کے بدلے دشمنوں کا غلبہ اور حملہ آتا ہے۔
- حکمرانوں کا شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرنا، دراصل عدل و علم کا خاتمہ اور جہالت و ظلم کا پھیلاؤ ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے نیک و بد اعمال کو اس دنیا میں ان کے اثرات کے ساتھ لازم کر دیا ہے:

❖ احسان، زکوٰۃ اور صدقہ نہ دینا، بارش کی بندش اور قحط کا سبب بنتا ہے۔
❖ کمزوروں پر ظلم، ناپ تول میں کمی، طاقتور کا کمزور پر زیادتی، یہ سب ظالم حکمرانوں کے مسلط ہونے کا سبب بنتے ہیں، جو رحم نہیں کرتے، اور کوئی ان پر رحم کی درخواست کرے تو بھی نہیں سنتے۔
❖ حقیقت میں یہ سب رعایا کے اعمال ہیں جو ان کے حکمرانوں کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔
❖ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت و عدل سے لوگوں کے اعمال کو ان کے سامنے اس انداز میں ظاہر کرتا ہے جو ان کے اعمال کے مطابق ہو: کبھی قحط اور خشک سالی، کبھی دشمن کے حملے، کبھی ظالم حکمران، کبھی عام بیماریاں، کبھی دلوں میں غم و فکر، کبھی آسمان و زمین کی برکتوں کی بندش، کبھی شیاطین کا مسلط ہونا تاکہ وہ عذاب کے اسباب کی طرف انہیں دھکیلیں، اور ہر ایک کو اس کے انجام تک پہنچا دیں۔
❖ عقلمند کو چاہیے کہ وہ دنیا کے حالات پر غور کرے اور اللہ کے عدل و حکمت کے جلوے دیکھے۔ تب اسے معلوم ہوگا کہ انبیاء اور ان کے خاص پیروکار ہی نجات کی راہ پر ہیں، باقی سب ہلاکت کی طرف جا رہے ہیں۔
❖ اللہ اپنے حکم کو نافذ کر کے رہتا ہے، اس کے فیصلے کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔"[56] - واللہ اعلم
❖

56 (زاد المعاد 4/333-334)

مضمون 2

❖ کہانت اور غیب کا دعویٰ اسلام میں حرام ہے۔

❖ اسلامی شریعت میں کہانت (نجومی، غیب بتانے کا دعویٰ) سخت حرام ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی ممانعت کے واضح دلائل موجود ہیں۔

کہانت کی تعریف

❖ ابن الاثیر: "کاہن وہ ہے جو مستقبل کے واقعات کی خبریں دینے اور راز جاننے کا دعویٰ کرے۔"

❖ ابن قدامہ (المغنی): "کاہن وہ ہے جس کے پاس جنوں میں سے ایک ساتھی ہو جو اسے خبریں پہنچاتا ہو۔"

کہانت کی شرعی حیثیت

1) قرآن کی نصوص:

❖ ﴿فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ﴾(الطور:29)

"آپ نصیحت کرتے رہیں، آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ دیوانے۔"

❖ کہانت کی مذمت میں یہ آیت واضح دلیل ہے۔

2) حدیث کی نصوص:

❖ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن ایک سچی بات چرا کر کاہن کے کان میں ڈالتا ہے، پھر وہ اس میں سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔"(بخاری و مسلم)

❖ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

"ان کے غلام نے بتایا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کہانت کی تھی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قے کر کے سب کچھ باہر نکال دیا۔"(ابن عبد البر نے اسے حرام کمائیوں میں شمار کیا ہے)

کہانت کے طریقے

❖ ابن تیمیہ: "کہانت کا بنیادی طریقہ شیاطین کا فرشتوں کی باتیں چرانا ہے، پھر وہ کاہن کو بتاتے ہیں۔"

❖ قرآنی دلیل:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾(الشعراء:221-222)

"کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔" حدیث (بخاری):

"جب اللہ آسمان میں کوئی حکم کرتا ہے تو فرشتے پر جھک جاتے ہیں۔ شیاطین خبر چرا کر کاہن تک پہنچاتے ہیں، اور وہ سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔"

کاہن کا شرعی حکم

علماء کے نزدیک کاہن مشرک اور اسلام سے خارج ہے، کیونکہ:

1) علم غیب کا دعویٰ:

❖ ﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ﴾(الأنعام:59)

2) "غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں، اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

شیاطین کی عبادت:

کاہن شیطانوں سے مدد لیتا ہے، جو شرک ہے۔

3) طاغوت ہونے کی حیثیت:

❖ ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ﴾(النساء:60)

"یہ طاغوت کے پاس فیصلہ چاہتے ہیں۔"

(یہ آیت کاہن کے پاس فیصلہ لینے والوں کے بارے میں نازل ہوئی)

4) سوال کرنے والے کا کفر:

❖ جو شخص کاہن سے پوچھے اور اس کی تصدیق کرے، وہ کافر ہے۔ پھر خود کاہن کا کیا حال ہو گا!

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

خلاصه
کہانت:

- ❖ غیب کا دعویٰ کرنا، جو صرف اللہ کا خاصہ ہے۔
- ❖ شیاطین سے مدد لینا، جو شرک ہے۔
- ❖ حرام کمائی اور جھوٹ پر مبنی عمل۔
- ❖ کاہن اور اس سے مشورہ لینے والا دونوں اسلام سے خارج۔

(واللہ أعلم بالصواب)

کہانت (نجومی) کا شرعی حکم

علمائے اہل سنت والجماعت کے مطابق جو مسلمان کاہنوں (نجومیوں) کے پاس جاتے ہیں، ان کے چار حالات ہیں:

حال اول:

بغیر سوال کیے اور بغیر تصدیق کے محض دیکھنے جانا۔

یہ حرام ہے، جیسا کہ عینی اور خطابی نے بیان کیا۔

وجہ: خرافات سے بچنے اور فتنے سے محفوظ رہنے کے لیے۔

حدیث: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"فلا تأتوا الكهان" (کاہنوں کے پاس مت جاؤ)۔

حال دوم:

کاہن سے سوال کرنا لیکن اس کی بات کی تصدیق نہ کرنا۔

یہ بھی حرام ہے کیونکہ کاہن جھوٹا ہوتا ہے۔

حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا"

(جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھے، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی)۔

تشریح: نماز کا ثواب نہیں ملتا لیکن فرض ادا ہو جاتا ہے۔

حالِ سوم:

کاہن کے دعووں کی آزمائش اور اس کے جھوٹ کو بے نقاب کرنے کے لیے جانا۔

یہ جائز ہے، جیسا کہ ابن بطال نے بیان کیا۔

دلیل: نبی ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا: "ماذا خبأت لك؟" (میں نے تمہارے لیے کیا چھپایا ہے؟)۔

اس نے جواب دیا: "الدخ" (دھواں)، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اخسأ فلن تعدو قدرک" (ذلیل ہو جا، تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا)۔

حالِ چہارم:

کاہن کی بات کی تصدیق کرنا یا اس سے مستقبل کے بارے میں پوچھنا۔

یہ کفر ہے، کیونکہ غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔

قرآنی دلیل:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (النمل:65)

حدیث:

"مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ"

(جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے، اس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ (قرآن) کا انکار کیا)۔

ساحر، کاہن اور عراف میں فرق

- ساحر: جادو کے ذریعے تصرف کرتا ہے (مثلاً بیماری یا موت)۔
- کاہن: غیب کی خبریں دیتا ہے۔
- عراف: ستاروں، رمل (ریت) یا دیگر ذرائع سے مستقبل بتاتا ہے۔

جدید کہانت کی صورتیں

1) ہپناٹزم (تنویم مغناطیسی):

❖ جنات کے ذریعے شخص پر کنٹرول کرنا، جو شرک ہے۔

2) تحضیر الارواح (روحانی séance):

❖ مردوں کی روحیں بلانے کا دعویٰ، حالانکہ یہ شیاطین کا کھیل ہے۔

قرآنی دلیل:

﴿اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا﴾(الزمر:42)

(اللہ ہی روحوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے)۔

خلاصہ

❖ کاہن کے پاس جانا، اس سے سوال کرنا یا اس کی تصدیق کرنا حرام ہے۔

❖ صرف آزمائش کی نیت سے جانا جائز ہے۔

❖ جدید "روحانی" طریقے در حقیقت شیطانی عمل ہیں۔

"وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ"(الطلاق:3)

(جو اللہ پر بھروسہ کرے، اللہ اسے کافی ہے)۔

نجومیات (ستاروں کی پیدائش کی بنیاد پر قسمت کا تعین)

علمائے اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق، جو لوگ پیدائش کے ستارے، مہینے، دن یا نام کے پہلے حرف کی بنیاد پر قسمت کا تعین کرتے ہیں، یہ سب جہالت پر مبنی حرام عقائد ہیں۔ ایسا کرنا، اس پر عمل کرنا یا پھیلانا جائز نہیں۔ اخبارات وغیرہ میں ایسی تشہیر مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتی ہے اور علم غیب کا دعویٰ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ٦٥﴾(النمل:65)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

مصادر (حوالہ جات)

1. النهاية في غريب الحديث والأثر(4/214)
2. المغني لابن قدامة(9/32)
3. بخاری(5762)
4. مسلم(2228)
5. فتح الباري لابن حجر(7/154)
6. بخاری(3842)
7. الكافي في فقه أهل المدينة لابن عبدالبر القرطبي (1/444)
8. النبوات لابن تيمية(2/1044)
9. بخاری(4800)
10. فتح الباري شرح صحيح البخاري(10/216)
11. تيسير العزيز الحميد في شرح كتاب التوحيد لسليمان بن عبدالله(2/833)
12. القول السديد شرح كتاب التوحيد للسعدي(ص112)
13. معارج القبول للحكمي(2/571)
14. تفسير مقاتل بن سليمان(ص385)
15. معالم التنزيل في تفسير القرآن للبغوي(2/243)
16. زاد المسير في علم التفسير لابن الجوزي(1/426)
17. شرح سنن أبي داود لمحمود بدر الدين العيني(4/182)
18. معالم السنن للخطابي(2/229)
19. مسلم(537)

20. مسلم(2223)

21. شرح النووي على مسلم(14/277)

22. شرح صحيح البخاري لابن بطال(3/343)

23. بخارى(1354)

24. مسلم(2924)

25. تيسير العزيز الحميد في شرح كتاب التوحيد لسليمان بن عبدالله(2/831)

26. القول المفيد لابن عثيمين(2/533)

27. رسالة في حكم السحر والكهانة لابن باز(ص5)

28. ابن ماجه(639)

29. معارج القبول لشرح سلم الأصول إلى علم الأصول لحافظ الحكمي(2/567)

30. شرح الطحاوية لابن أبي العز الحنفي(ص518)

31. النبوات لابن تيمية(2/1045)

32. مجموع الفتاوى لابن تيمية(35/173)

33. تفسير القرطبي(3/7)

34. مجموع فتاوى ابن باز(2/121-152)

35. اللجنة الدائمة للإفتاء(1/384)

36. عالم السحر والشعوذة لعمر الأشقر(1/100)

37. تبسيط العقيدة الإسلامية لحسن محمد أيوب(1/206)

38. مجموع فتاوى ابن باز(3/309)

39. فتاوى نور على الدرب لابن عثيمين(4/2)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

40. فتاوى اللجنة الدائمة(1/223)

41. رسالة الشيخ الحمد في العقيدة(3/11)

42. شرح سنن أبي داود للشيخ عبدالمحسن العباد(25/440)

مضمون 3

سحر (جادو) اور ساحر (جادو گر) کا کیا حکم ہے؟

جادو بر حق ہے، اور اس کی تاثیر تقدیر کونی کی موافقت سے متحقق ہوتی ہے۔اللہ کی اجازت سے ہی کوئی کام ہوتا ہے اس کی حکمت وہ بہتر جانتا ہے۔ارشاد ربانی ہے:(فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّـهِ)"یہ لوگ ہاروت وماروت سے ایسا جادو سیکھتے تھے جس سے میاں بیوی میں تفریق کر دیتے تھے، حالانکہ وہ جادو سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر یہ کہ اللہ کی مرضی اس میں شامل ہو جائے"۔[57]

جادو کا اثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اگر جادو گر کا جادو شیاطین سے لیا گیا ہو جو سورہ بقرہ کی آیت سے ثابت ہے تو وہ کافر ہے، کیونکہ ارشاد باری ہے:(وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ)"ہاروت وماروت کسی کو جادو نہیں سکھاتے مگر یہ کہتے کہ ہم بطور امتحان آئے ہیں اس لیے کفر نہ کرو"۔ (1،2)البقرہ:102

(ملاحظہ فرمائیں: القول المفيد على كتاب التوحيد – شيخ محمد بن صالح العثيمين:1/489-490، حقيقة السحر وحكمه في الكتاب والسنة- عواد بن عبد الله المعتق)

---

[57] ترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد الساحر:4/60۔ملاحظہ فرمائیں: القول المفيد على كتاب التوحيد – شيخ محمد بن صالح العثيمين، حقيقة السحر وحكمه في الكتاب والسنة- عواد بن عبد الله المعتق

ساحر (جادو گر) کی سزا کیا ہے؟

ساحر کی سزا قتل ہے، امام ترمذی نے جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حد الساحر ضربۃ بالسیف) "ساحر کی سزا تلوار سے اس کی گردن اڑا دینا ہے"۔

امام البانی رحمہ اللہ موقوفا روایت کو صحیح قرار دینے کے بعد فرماتے ہیں "اس حدیث پر عمل نبی ﷺ کے بعض اہل علم اصحاب کا ہے اور یہی قول امام مالک کا بھی ہے امام شافعی فرماتے ہیں: "ساحر کو قتل کیا جائے گا، اگر وہ اپنے سحر سے ایسا عمل کرے جو کفر کی حد کو پہنچ جائے، ہاں! اگر عمل سحر کفر سے کم ہو تو ان کے نزدیک قتل نہیں کیا جائے گا۔ ساحر کو قتل کی سزا عمر بن خطاب، عبد اللہ بن عمر، حفصہ بنت عمر، عثمان بن عفان، اور یہی عمر بن عبد العزیز اور امام احمد وابو حنیفہ رحمہم اللہ وغیرھم کا مسلک ہے۔

نشرہ کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

مسحور (جس کو جادو لگا ہے) سے جادو اتارنے کو "نشرہ" کہتے ہیں۔ اگر یہ اسی جیسا جادو سے ہو تو یہ شیطانی عمل ہے، اور اگر مشروع جھاڑ پھونک اور دعا سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔[58]

مشروع رقیہ (جھاڑ پھونک) کیا ہے؟

مشروع جھاڑ پھونک وہ ہے جو خالص قرآن وسنت سے ہو اور عربی زبان میں ہو۔ اور جھاڑ پھونک کرنے والا اور جس پر جھاڑ پھونک کیا جارہا ہے دونوں کا عقیدہ ہو کہ اس کے اندر تاثیر صرف اللہ کی مرضی سے ہوتی ہے، اس کے سوا اس کی اپنی کوئی تاثیر نہیں۔ دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ پر جبریل علیہ السلام نے جھاڑ پھونک کی ہے اور خود نبی کریم ﷺ نے بہت سے صحابہ کرام کی جھاڑ پھونک کی ہے"۔[59] اور صحابہ کرام کے "عمل رقیہ" (جھاڑ پھونک) کو برقرار رکھا ہے، بلکہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا ہے، اس پر اجرت لینے کو حلال کیا ہے۔ اور یہ سب روایتیں صحیحین

---

58 ملاحظہ فرمائیں: القول المفید علی کتاب التوحید– شیخ محمد بن صالح العثیمین: 1/ 553-558۔

59 جن صحابہ پر نبی ﷺ نے جھاڑ پھونک کی ہے ان میں حسن وحسین رضی اللہ عنہما سر فہرت ہیں۔ دیکھئے، بخاری، کتاب الانبیاء: 4/ 119۔

وغیرہ کی ہیں۔[60]

ممنوع رقیہ (جھاڑ پھونک) کیا ہے؟

ممنوع رقیہ (جھاڑ پھونک) وہ ہے جو قرآن سے ہو نہ حدیث سے اور نہ ہی عربی زبان میں ہو، بلکہ وہ شیطانی عمل ہو اور شیطان کے استخدام، اور اس کی پسندیدہ چیز کے ذریعہ اس کا تقرب حاصل کیا گیا ہو، جیسا کہ شعبدہ باز، دجال، اٹکل پچو پیشین گوئی کرنے والے اور مداری لوگ کرتے ہیں اور بہت سارے وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو طلسم اور ہمزاد کی کتابوں مثلا شمس المعارف، شموس الانوار وغیرہ پر عمل کرتے ہیں، جسے اعداء اسلام نے اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان چیزوں کا اسلام سے کوئی تعلق ہے نہ اسلامی علوم سے، بلکہ ان پر اسلام کی ادنی چھاپ اور پرچھائی بھی نہیں۔[61]

جو چیزیں مریض کے بدن پر لٹکائی جاتی ہیں، ان سب کا کیا حکم ہے؟

❖ جو چیزیں مریض کے بدن پر لٹکائی جاتی ہیں، مثلا تعویذ، گنڈے، تانت، دھاگہ، کڑا، کوڑی اور گھونگھ وغیرہ، سب ناجائز اور حرام ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (من علق تمیمة فقد أشرک) "جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا"۔[62]

❖ نبی ﷺ نے اپنے بعض سفر میں ایک قاصد کو بھیجا کہ: (أن لا یبقین في رقبة بعیر قلادة من وتر أو قلادة إلا قطعت) "کسی بھی اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ (پٹہ) نہ رہے، یا اگر قلادہ ہو تو اسے کاٹ دیا جائے"۔[63]

---

60 ملاحظہ فرمائیں: الرقية الشرعية لعلاج السحر والعين والمس-اعداد دار القاسم، كيف تعالج مريضك بالرقية الشرعية- شيخ عبد الله محمد السدحان-

61 ملاحظہ فرمائیں: تيسير العزيز الحميد شرح كتاب التوحيد – ص 167 ،الرقى و أحكامها- شيخ صالح عبد العزيز آل شيخ-

62 مسند احمد: 4/156، الصحیحہ رقم: 492 میں علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

63 صحیح بخاری، کتاب الطب، باب ما قیل فی الجرس ونحوہ فی اعناق ابل: 4/18، مسلم، کتاب الباس، باب کراہیۃ قلادۃ الوتر فی رقبۃ البعیر: 6/163

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

❖ نیز نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:(إن الرقی والتمائم والتولۃ شرک)"جھاڑ پھونک، تعویذ، گنڈے اور عمل حب سب شرک ہیں"۔[64]

ہاتھ میں دھاگہ وغیرہ باندھنے کا کیا حکم ہے؟

نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا، دریافت کیا:"یہ کس لیے ہے؟"اس نے جواب دیا:"یہ کمزوری دور کرنے کے لیے ہے"آپ نے فرمایا:(انزعها فإنها لا تزيدك إلا وهنا فإنك لو مت وهي عليك ما أفلحت أبدا)"اسے اتار پھینکو، کیونکہ یہ تمہاری کمزوری میں اضافہ کرے گا،اور اگر تم اس حال میں مر جاؤ کہ یہ کڑا تمہارے بدن پر ہو تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے"۔[65]حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں دھاگہ بندھا ہوا دیکھا، آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا،اور اس آیت کی تلاوت کی:(وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّـهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ)"ان میں اکثر لوگ ایمان کا دعوی تو کرتے ہیں مگر مشرک ہوتے ہیں"۔[66]سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(من قطع تميمة من انسان كان كعدل رقبة)"جو کسی آدمی سے تعویذ کاٹ کر پھینک دے،اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا"۔[67]ان کا یہ قول مرفوع کے حکم میں ہے۔

اگر لٹکائی جانے والی چیز قرآن مجید کی آیت یا احادیث ہو تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

بعض سلف سے اس کا جواز منقول ہے، لیکن سلف صالحین کی اکثریت اس کے ناجائز ہونے کی قائل ہے،ان میں عبد اللہ بن حکیم،عبد اللہ بن عمر،عبد اللہ بن مسعود اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم قابل ذکر ہیں۔اور یہی مسلک صحیح

---

64 سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی التائم رقم:3883، سنن ابن ماجہ، باب تعلیق التائم رقم:13576الصحیحہ لالبانی رقم:331،حاکم:4/217،حاکم کی تصحیح کی علامہ ذھبی نے موافقت کی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: تیسیر العزیز الحمید:ص136-138، معارج القبول:2/510-512.

65 مستدرک حاکم:4/219،حاکم کی تصحیح کی علامہ ذھبی نے موافقت کی ہے، مسند احمد:17/435علامہ احمد محمد شاکر نے صحیح کہا ہے۔

66 یوسف:106

67 مصنف ابن ابی شیبہ:23939

بھی ہے، کیونکہ لٹکانے کی نہی عام ہے خواہ قرآن وحدیث سے ہو یا کسی دوسری چیز سے اور اس کی تخصیص کے لیے کوئی مرفوع حدیث منقول نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس سے قرآن مجید کی ناقدری، بے عزتی اور اہانت ہوتی ہے، کیونکہ لٹکانے والے اکثر اسے حالت ناپاکی میں لٹکاتے پھرتے ہیں جو ناجائز ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ لوگ قرآن والے تعویذ کو غیر قرآن والے تعویذ کے لیے دلیل بنالیں گے، جو کسی قیمت پر جائز نہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ تاکہ حرام وناجائز چیزوں پر لوگوں کا اعتقاد پختہ ہو جانے کا دروازہ بند ہو، خاص طور سے اس زمانہ میں جبکہ بے دینی اور شرک کا سیلاب امڈ آیا ہے اور غیر اللہ کی طرف لوگوں کی توجہ بڑھتی جارہی ہے۔ان تمام وجود کے سبب قرآن کے تعویذ اسی طرح حدیث کی دعاو غیرہ سے تعویذ ناجائز اور حرام ہے۔[68]

کاہنوں کا کیا حکم ہے؟

کاہن شیطان کے اولیاء اور طاغوت ہیں، جن کے پاس شیطان شیطنت کی وحی کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:(وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ)"اور شیاطین اپنے اولیاء کے پاس وحی کرتے رہتے ہیں"۔[69] شیطان ان پر اترتے ہیں اور ملائکہ سے سنی ہوئی بات ان کے پاس پہنچاتے ہیں، اور اس کے ساتھ سو جھوٹ بھی ملا دیتے ہیں۔

مزید ارشاد ہے:(هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ - تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ - يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ)"کیا تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں، یہ گناہگار اور گھڑی ہوئی بات بنانے والوں پر اترتے ہیں، ملائکہ سے سنی ہوئی باتوں کو پہنچاتے ہیں، اور وہ اکثر جھوٹے ہوتے ہیں"۔[70]

نبی کریم ﷺ نے "حدیث وحی" میں فرمایا: "ملائکہ کی اس گفتگو کو چوری چھپے شیطان سن لیتا ہے اور یہ

---

[68] ملاحظہ فرمائیں: تیسیر العزیز الحمید: ص136-138، معارج القبول:2/510-512.

[69] الانعام:121

[70] الشعراء:221-223

چھپ کر سننے والے شیطان ایک دوسرے کے اوپر نیچے گھات لگائے بیٹھے رہتے ہیں، اس طرح اوپر والا شیطان نیچے والے شیطان کو پہنچاتا ہے پھر وہ اپنے سے نیچے والے کو پہنچاتا ہے، یہاں تک کہ جادوگر اور کاہن کی زبان پر ڈال دیتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ملائکہ کی گفتگو پہنچانے سے پہلے ہی اس شیطان کو شہاب یعنی ٹوٹنے والے تارے کی مار لگتی ہے اور وہ جل جاتا ہے، اور کبھی شہاب کی مار لگنے سے پہلے ہی وہ پہنچا چکا ہوتا ہے، اور اس اک سچ میں سو جھوٹ کی آمیزش کر دیتا ہے"۔[71] ہاں یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ کہانت میں علم رمل و جفر یعنی زمین میں لکیر کھینچ کر کسی چیز کا پتہ لگانا، اور جادو و منتر کی کنکریاں مارنا بھی داخل ہے۔

جو شخص کاہن کی بات کو سچ مانے، اس کا کیا حکم ہے؟

جو شخص کاہن کی بات کو سچ جانے وہ شریعت محمدیہ کا منکر ہے، کیونکہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی غیب نہیں جانتا ۔ارشاد الٰہی ہے:(قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّـهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ)"اے نبی! آپ اعلان کر دیجئے کہ اللہ کے علاوہ آسمانوں اور زمین کی کوئی بھی ہستی غیب نہیں جانتی"۔[72]

نیز:(وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ)"اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا"۔[73]

(أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ)"کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ لکھتے ہیں"۔[74] نیز فرمایا:(أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ)"کیا اسکے پاس علم غیب ہے جسے وہ دیکھ رہا ہے"۔[75]

نیز نبی ﷺ نے فرمایا:(من أتى عرافا أو كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على

---

[71] بخاری:3223، ابن ماجہ:182

ملاحظہ فرمائیں:حكم السحر والكهانة وما يتعلق بها- عبد العزيز بن عبد الله بن باز، القول المفيد على كتاب التوحيد: 1/531-5552۔

[72] النمل:65

[73] الانعام:59

[74] القلم:47

[75] النجم:35

محمد ﷺ "جو شخص غیب کا پتہ بتانے والے یا کاہن کے پاس آئے، اور جو کچھ وہ بتائے اس کو سچ جانے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر اتری ہے"۔[76] ایک دوسری حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا: (من أتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين يوما) "جو غیب کا پتہ بتانے والے کے پاس آئے اور اس غیب کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے جو بتایا اس کو سچ جانے تو ایسے شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہو گی"۔[77]

علم نجوم کا کیا حکم ہے؟

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اللہ تعالی نے نجوم کو تین فائدوں کے لیے بنایا ہے: آسمان کی زینت کے لیے، شیطان کو رجم کرنے کے لیے، راستہ معلوم کرنے کو لیے جس سے لوگ تاریکیوں میں راستہ معلوم کریں، ان تین فائدوں کے علاوہ اگر کوئی دوسری توضیح کرے تو (فقد أخطا حظه وأضاع نصيبه وتكلف مالا علم له) "اس نے خود کو خطاکار ٹھرایا، اپنے نصیب کو بگاڑا، اور ایسی چیز کی مشقت اٹائی جس کا اسے علم نہیں ہے"۔[78]

علم نجوم ناجائز اور حرام ہے، اور یہ علم سحر (جادو) کے درجہ میں ہے، ارشاد ربانی ہے: (وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ) "وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو بنایا تاکہ تم خشکی ودریا کی تاریکیوں میں ان کے ذریعہ راستہ معلوم کر سکو"۔[79] نیز فرمایا: (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ) "ہم نے دنیوی آسمان کو ستاروں سے مزین کیا، اور اسے شیاطین کی مار کا آلہ بنایا"۔[80] (وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ) "اور ستارے اللہ کے حکم کے تابع ہیں

---

[76] حدیث صحیح ہے، ابو داوٗد: 3904، مسند احمد: 2/429، حاکم: 1/8

[77] مسلم، کتاب الطب، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان: 7/37

ملاحظہ فرمائیں: حکم السحر والکھانۃ وما یتعلق بھا- عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، القول المفید علی کتاب التوحید: 1/531-5552

[78] بخاری، کتاب بدء الخلق، باب فی النجوم: 4/74 تعلیقا

[79] الانعام: 97

[80] الملک: 5

"۔[81]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(من اقتبس شعبة من النجوم فقد اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد)"جس نے علم نجوم کا ایک شعبہ حاصل کر لیا اس نے علم سحر کا ایک شعبہ سیکھا، جتنا زیادہ علم نجوم سیکھے گا اتنا ہی علم سحر ہو گا"۔[82]

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کے بارے میں جو ابجد سے نمبر نکالتے ہیں اور نجوم کو موثر مانتے ہیں، فرمایا:(ما أرى من فعل ذلك له عند الله من خلاق)"میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ایسا کرے اس کا اللہ تعالی کے یہاں کچھ حصہ ہے"۔

"طیرہ" یعنی بدفالی وبد شگونی کا کیا حکم ہے؟ اور اسے دور کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

بد شگونی، بدفالی، نحوست اور چھوت چھات کی کوئی حقیقت نہیں، ارشاد ربانی ہے:(إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّـهِ) "سن لو ان کی بد شگونی وبدفالی اللہ کے پاس ہے"۔[83] نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر)"چھوت چھات کی کچھ حقیقت نہیں اور نہ بدفالی کی نہ بد روحوں کی اور نہ ہی صفر کے مہینے کی نحوست کی "۔[84] ایک دوسری حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:(الطيرة شرك الطيرة شرك)"بد شگونی شرک ہے ،بد شگونی شرک ہے"۔[85]

بدفالی وبد شگونی دور کرنے کا طریقہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:(وما منا إلا

---

[81] النحل:12

[82] حدیث صحیح ہے، ابوداؤد کتاب الطب، باب فی النجوم رقم:3905، مسند احمد:1/227، الصحیحہ رقم:793

ملاحظہ فرمائیں: تیسیر العزیز الحمید فی شرح کتاب التوحید الذی ھو حق اللہ علی العبید-سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوھاب:1/378-386، القول المفید علی کتاب التوحید- شیخ ابن عثیمین:2/5-17۔

[83] الاعراف:131

[84] بخاری، کتاب الطب، باب المجذوم:1/17، مسلم، کتاب السلام، باب لاعدوی ولا طیرۃ الخ:7/31

[85] مسند احمد:1/440، مستدرک حاکم:1/17، حاکم کی تصحیح کی علامہ ذھبی نے موافقت کی ہے، ترمذی باب ماجاء فی الطیرۃ:4/160، الصحیحہ رقم:42

ولكن الله يذهبه بالتوكل)"اللہ تعالی پر توکل و بھروسہ کرنے سے اللہ بدفالی دور کردیتا ہے"۔[86]

نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:(إنما الطيرة ما أمضاك أو ردك)"بدفالی وہ ہے جو تمہیں لے جائے، یا واپس کردے"۔[87] مسند احمد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:(من ردته الطيرة عن حاجته فقد أشرك)"جس کو بدشگونی اپنی حاجت کو جانے سے روک دے اس نے شرک کیا"۔لوگوں نے دریافت کیا،اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:"یہ دعا اس کا کفارہ ہے"(اللهم لا خير إلا خيرك ولا طير إلا طيرك ولا إله غيرك)"اے اللہ! خیر نہیں مگر صرف تیری جانب سے، بدفالی نہیں مگر صرف تیری جانب سے اور تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں"۔[88]

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(أصدقها الفأل ولا ترد مسلما فإذا رأي أحدكم ما يكره فليقل: اللهم لا يأتي بالحسنات إلا أنت ولا يدفع السيئات إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بك)"بدشگونی میں سب سے سچا نیک فال ہے، اور یہ کسی مسلمان کو اپنی ڈرورت سے واپس نہیں کرتا" اگر تم میں کوئی ناپسندیدہ امر دیکھے تو یہ دعا پڑھے:"اے اللہ! خیر تو ہی لاتا ہے اور شر تو ہی دفع کرتا ہے اور ساری طاقت و قوت تجھ ہی سے ہے"۔[89]

نظر بد کا کیا حکم ہے؟

نظر بد برحق ہے، اور یہ انسان کو لگ جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(العين حق)"نظر برحق ہے"۔[90]

---

86 ابوداؤد:3910،ترمذی:1214،علامہ البانی نے الصحیحۃ:428 میں صحیح قرار دیا ہے

87 ضعیف ہے، دیکھئے مسند احمد:3/239رقم:1824، فتح المجید:322

88 صحیح ہے، مسند احمد:2/220، الصحیحۃ:3/54رقم:1065

89 مرسل ہے، ابوداؤد کتاب الطب، باب الطیرۃ رقم:3919۔

ملاحظہ فرمائیں:تيسير العزيز الحميد في شرح كتاب التوحيد الذى هو حق الله على العبيد-سليمان بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب:1/360-376،القول المفيد على كتاب التوحيد- شيخ محمد بن صالح العثيمين:1/559-583۔

90 بخاری، کتاب الطب، باب العین حق:7/23، مسلم باب الطب والمرض الخ:7/13

نبی ﷺ نے ایک لونڈی کا چہرہ زرد وپیلا دیکھا تو آپ نے فرمایا:(استرقوا لها فإن بها النظرة)"اسے نظر لگ گئی ہے، اس پر رقیہ کرو"۔[91]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:(أمر النبي ﷺ أن يسترقى من العين)"نبی ﷺ نے حکم دیا کہ نظر بد لگنے سے رقیہ کرو"۔[92]

نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:(لا رقية إلا من عين أو حمة)"نظر بد اور زہر کا اثر دور کرنے کے لیے رقیہ جائز ہے"۔[93]

لیکن نظر بد بذات خود مؤثر نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے مؤثر ہے، اور اس کا اثر اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالی کی مرضی شامل حال ہو۔

اور آیت(وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ)"اور قریب ہے کہ کافر جب وہ قرآن سنتے ہیں آپ کو اپنی بد نظری سے پھسلادیں"۔[94] کی تفسیر اکثر سلف صالحین سے یہی منقول ہے کہ آپ ﷺ کو نظر بد لگادیں۔

"صراط مستقیم" کیا ہے جس پر اللہ تعالی نے چلنے کا حکم دیا ہے اور جس کے علاوہ دوسرے راستے پر چلنے سے منع کیا ہے؟

دین اسلام ہی "صراط مستقیم" ہے جسے اللہ تعالی نے تمام رسولوں کو دے کر بھیجا ہے اور اپنی تمام کتابوں کو اسی کے لے اتارا ہے اس کے علاوہ کسی مذہب سے وہ راضی نہیں، جو اس دین پر چلے وہی نجات پاسکتا ہے، اور جو اس کے علاوہ دوسرے راستہ پر چلے اس پر راستے مختلف ہو جائیں گے، اور اس کی راہیں متفرق ہو جائیں گی۔ ارشاد ربانی ہے:(وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ

---

[91] بخاری، اب رقیۃ العین:7/23، مسلم،7/18

[92] بخاری:7/23، مسلم:7/18

[93] ابو داؤد:3884، ترمذی:2057، مسند احمد:4/438

[94] القلم:51

ملاحظہ فرمائیں: العین أحکام وتنبیھات – شیخ ابراہیم بن علی الحدادی

)"یہ میری "صراط مستقیم "ہے ،اس کی پیروی کرو، اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو، یہ تمہیں اللہ کے راستہ سے ہٹادیں گے"۔[95] نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک سیدھی لکھیر کھینچی اور فرمایا: "یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے" اور اس کے دائیں بائیں بہت سی لکیریں کھینچیں اور فرمایا: یہ دوسرے راستے ہیں، ان میں سے ہر راستہ پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اس کی طرف بلا رہا ہے۔[96] پھر آپ نے مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی۔

نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی نے "صراط مستقیم" کی مثال بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ: "ایک سیدھا راستہ ہے اور اس کے دونوں جانب دو دیوار ہیں، اس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردہ لٹکا ہوا ہے، اور سیدھے راستہ کے دروازہ پر ایک پکارنے والا پکار رہا ہے "لوگو! صراط مستقیم میں داخل ہو جاؤ اور ادھر ادھر منتشر نہ ہو، اور ایک پکارنے والا راستہ کے اوپر سے بھی پکار رہا ہے۔ جب کوئی انسان ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنا چاہتا ہے تو وہ پکارنے والا کہتا ہے: تمہارا برا ہو، اسے نہ کھولو، اگر کھولو گے تو اندر داخل ہو جاؤ گے۔ اس مثال میں "صراط" سے مراد "اسلام" ہے اور "دو دیواروں" سے مراد اللہ کے حدود ہیں اور کھلے دروازوں سے مراد "اللہ کے محارم" یعنی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ اور راستہ کے دروازے پر جو داعی ہے اس سے مراد "کتاب اللہ " ہے، اور راستے کے اوپر جو داعی ہے اس سے مراد "واعظ اللہ " ہے جو ہر مسلمان کے دل میں ہوتا ہے"۔[97]

صراط مستقیم پر چلنا کیسے ممکن ہے اور اس سے انحراف سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

صراط مستقیم پر چلنا کتاب وسنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے، ان پر عمل کرنے اور ان کے حدود پر رک جانے سے ہی ممکن ہے، کتاب وسنت پر عمل ہی سے سچی توحید اور رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سچی اتباع حاصل ہو سکتا ہے۔ ارشاد باری ہے: (وَمَن يُطِعِ اللَّـهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّـهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ

---

[95] الانعام:153

[96] حدیث حسن ہے، مسند احمد:1/465، مستدرک حاکم:2/318، شرح السنہ:1/196، حاکم کی تصحیح کی علامہ ذہبی ن موافقت کی ہے۔

[97] حدیث صحیح ہے، مسند احمد4/182، مستدرک حاکم:1/73، حاکم کی تصحیح کی علامہ ذہبی نے موافقت کی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: مدارج السالکین بین منازل إیاک نعبد وإیاک نستعین- ابن قیم:1/37۔

وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَفِيقًا)"جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے، ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالی نے انعام واکرام کیا ہے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہونگے، اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں"۔[98] ان مذکورہ نوازے گئے ہستیوں کی طرف اللہ تعالی سورہ فاتحہ میں صراط کی نسبت کی ہے:(اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ - صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)"ہمیں صراط مستقیم پر چلا، ان لوگوں کی صراط جن پر تو نے انعام واکرام کیا ہے، ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تو نے غضب نازل کیا ہے اور نہ ہی گمراہوں کا راستہ"۔[99]

اس صراط مستقیم کی ہدایت اور گمراہ کن راستوں سے حفاظت وسلامتی سے بڑھ کر بندہ پر اور کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اسی شاہراہ مستقیم پر چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا:(ترکتکم علی المحجة البیضاء لیلها کنهارها لا یزیغ عنها بعدي إلا هالك)"میں نے تمہیں واضح شاہراہ پر چھوڑا ہے، جس کی رات بھی دن کی طرح ہے، میرے بعد اس سے بدنصیب ہلاک ہونے والا ہی ہٹ سکتا ہے"۔[100]

مضمون(4)

حافظ قرآن کی فضیلت, کثرت قرأت قرآن کی فضیلت

قرآني دلائل:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ[١٦] إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ[١٧](سوۃ القیامۃ:16-17)

"(اے نبی ﷺ) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں[16] اس کا(حافظہ میں) جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے[17]۔"

---

[98] النساء:69

[99] الفاتحہ:6-7

[100] ابن ماجہ:35، الصحیحۃ:937

بخاری:3/167، مسلم:5/132۔

ملاحظہ فرمائیں:اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم- شیخ الاسلام ابن تیمیة۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ(سوۃ القمر:17)

"اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟۔"

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ(سوۃ العنکبوت:49)

"بلکہ یہ (قرآن) تو روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں، ہماری آیتوں کا منکر بجز ظالموں کے اور کوئی نہیں۔"

حافظ قرآن کی فضیلت، کثرت قرأت قرآن کی فضیلت

اَحادیث سے دلائل:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم میں باب قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((باب فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ))

"حافظِ قرآن کی فضیلت۔"

اس باب کے تحت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لاَ رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))[101]

"ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "مثال اس مؤمن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اس کی عمدہ اور مزا اس کا اچھا ہے اور مثال اس مؤمن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر میٹھا ہے۔ اور مثال اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے اس پھول کے مانند ہے کہ

101 (صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضیلۃ حافظ القرآن، حدیث نمبر:797[۱۸۶۰])

بو اس کی اچھی ہے اور مزا اس کا کڑوا ہے، اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزا کڑوا ہے۔"

حافظ قرآن کا جنت میں اعلیٰ مقام و مرتبہ

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا[102]

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صاحب قرآن (حافظ قرآن یا ناظرہ خواں) سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور عمدگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسا کہ تم دنیا میں عمدگی سے پڑھتے تھے، تمہاری منزل وہاں ہے، جہاں تم آخری آیت پڑھ کر قرآت ختم کرو گے۔

میرے قرآن کریم حفظ کرنے پر کیا اجر و ثواب ہو گا؟

جو شخص قرآن مجید کو حفظ کرنے کے ب ساتھ اس پر عمل کرتا ہے اللہ تعالی اسے اجر عظیم سے نوازتے ہیں۔ اور اسے اتنی عزت و شرف سے نوازا جاتا ہے کہ وہ کتاب اللہ کو جتنا پڑھتا ہے اس حساب سے اسے جنت کے درجات ملتے ہیں۔

عبد اللہ بن عمر رضي اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ جس طرح تم دنیا میں ترتیل کے ساتھ قرآن مجید پڑھتے تھے آج بھی پڑھتے جاؤ جہاں تم آخری آیت پڑھو گے وہی تمہاری منزل ہو گی)[103]

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ "صاحب قرآن" سے مراد حافظ قرآن ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ: یعنی لوگوں کی امامت وہ کرائے جو کتاب اللہ کا سب سے زیادہ حافظ ہو۔

---

102 (سنن آبو داود: ۱۴۶۴، شیخ البانی نے فرمایا: "حسن صحیح")

103 سنن ترمذی حدیث نمبر (2914) سنن ابو داود حدیث نمبر (1464) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ احادیث صحیحۃ میں (5 / 281) حدیث نمبر (2240) صحیح کہنے کے بعد یہ کہا ہے

توجنت کے اندر درجات میں کمی وزیادتی دنیا میں حفظ کے اعتبار سے ہوگی نا کہ جس طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس دن جتنا وہ پڑھے گا اسے درجات ملیں گے، لھذا اس میں قرآن مجید کے حفظ کی فضیلت ظاہر ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اسے اللہ تعالی کی رضا کے لیے حفظ کیا گیا ہو نہ کہ دنیا کے مال اور پیسے روپے کی خاطر و گرنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ میری امت کے اکثر منافق قرآء ہیں۔ انتھی۔

نوٹ:- شیخ البانی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث میں حفظ کی فضیلت ہے نہ کہ کثرت سے قرات کرنے والے کی اور رد کیا ان پر جو اس حدیث کو غیر حافظ پر منطبق کرتے ہیں۔

قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنا

((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ))[104]

"عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اور وہ اس کی نگرانی رکھے گا تو وہ اسے روک سکے گا ورنہ وہ رسی تڑوا کر بھاگ جائے گا۔"

حافظِ قرآن کے والدین کا مقام و مرتبہ

((من قرأ القرآنَ وتعلَّمه وعمِل به ؛ أُلبِسَ والداه يومَ القيامةِ تاجًا من نورٍ ، ضوءه مثلُ ضوءِ الشمسِ ، ويُكسَى والداه حُلَّتانِ لا تقوم لهما الدُّنيا ، فيقولان : بمَ كسبْنا هذا ؟ فيقال : بأخْذِ ولدِ كما القرآنَ))[105]

بریدہ بن الحصیب الاسلمی بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس (حافظِ قرآن) کے والدین کو اس طرح کے بیش بہا اور انمول و قیمتی حُلّے (قیمتی کپڑے / لباس) ان کو پہنائے جائیں گے جس کی قیمت تمام دنیا

---

104 (صحیح بخاری:۵۰۳۱)

105 الراوي : بريدة بن الحصيب الأسلمي | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترغيب،الصفحة أو الرقم: 1434 | خلاصة حكم المحدث : حسن لغيره

والے بھی مل کر ادا نہ کر سکیں، وہ لوگ تعجب سے دریافت کریں گے کہ ان کو کس نیکی کی وجہ سے اتنی قیمتی لباس پہنائے جارہے ہیں لہذا ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ تمہارے بچے قرآن پڑھتے تھے (قرآن حفظ کیا کرتے تھے)اس کی وجہ سے (یہ سب انعام واکرام ہے)۔"

قرآن مجید کا جتنا زیادہ حافظ ہو گا وہ امامت کا اتنا ہی حقدار ہو گا:

((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلاَ يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلاَ يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ))[106]

"ابو مسعود انصاری نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ پڑھنے والا ہو۔"

➔ "تم میں لوگوں کی امامت وہ کرے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو۔"[107]

قرآن مجید کا حافظ سب سے پہلے دفنائے جانے کا حقدار کہلائے گا

حدیث:

((قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ " أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ " . فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ " أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))[108]

"جابر بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ احد کے شہداء کو نبی کریم ﷺ ایک کفن میں دو دو کو ایک ساتھ کر کے پوچھتے تھے کہ قرآن کا حافظ زیادہ کون ہے؟ پھر جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو بغلی قبر میں اسے آگے کر دیا جاتا، پھر آپ ﷺ فرماتے کہ میں قیامت کو ان (کے ایمان) پر گواہ بنوں گا۔"

---

106 (صحیح مسلم:۶۷۳[۱۵۳۲])

107 (سنن ابو داود:۵۸۵، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے۔ سنن النسائی:۷۹۰)

108 (صحیح بخاری:۱۳۵۳)

حدیث:

((احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا، وَادْفِنُوا الاِثْنَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ فِي الْقَبْرِ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا))[109]

"ہشام بن عامر انصاری کہتے ہیں کہ (غزوہ) احد کے دن میرے والد قتل کئے گئے، تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "(قبریں) کھودو اور انہیں کشادہ اور اچھی بناؤ، اور (ایک ہی) قبر میں دو دو تین تین کو دفنا دو، اور جنہیں قرآن زیادہ یاد ہو انہیں پہلے رکھو"، چنانچہ میرے والد تین میں کے تیسرے تھے، اور انہیں قرآن زیادہ یاد تھا تو وہ پہلے رکھے گئے۔"

ہکلا کر قرآن یاد کرنے والا دوگنے اجر کا حقدار

حدیث:

((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))[110]

"ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن کا مشاق (اس سے قرآن کا حافظ مراد ہے) ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اس کو مشقت ہوتی ہے اس کو دوگنا ثواب ہے۔"

جتنا زیادہ حافظ قرآن ہو گا وہ اتنا ہی قوم کی قیادت کا حقدار کہلائے گا

حدیث:

((فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ . قَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صلى الله عليه وسلم قَدْ قَالَ " إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ

---

109 (سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب من یقدم، حدیث نمبر ۲۰۱۸، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے)

110 (صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر ۷۹۸[۱۸۶۲]۔ صحیح بخاری:۴۹۳۷)

بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ))[111]

"عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث نے ملاقات کی سیدنا عمر سے عسفان میں اور سیدنا عمر نے ان کو مکہ پر تحصیل دار بنا دیا, پھر سیدنا عمر نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو تحصیل دار بنایا؟ انہوں نے کہا: ابن ابزی۔ سیدنا عمر نے کہا: ابن ابزی کون ہے ؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ سیدنا عمر نے کہا: تم نے غلام کو ان پر تحصیل دار کیا, انہوں نے کہا کہ وہ کتاب اللہ کے قاری ہیں اور ترکہ کو خوب بانٹنا جانتے ہیں, سیدنا عمر نے کہا کہ سنو نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا۔"

قرآن کا حافظ فرشتوں کے مثل ہے

حدیث:

((مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ، فَلَهُ أَجْرَانِ))[112]

"ام المومنین عائشہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید بار بار پڑھتا ہے۔"

حافظ قرآن کی قیامت کے دن عزت و تکریم

حدیث:

((يَجيءُ القُرآنُ يومَ القِيامةِ كالرَّجُلِ الشَّاحِبِ، يَقولُ لصاحِبِهِ: هل تَعْرِفُني؟ أنا الَّذي كُنتُ أُسهِرُ لَيْلَكَ، وأُظْمِئُ هَواجِرَكَ، وإنَّ كُلَّ تاجرٍ مِن وراءِ تِجارَتِهِ، وأنا لكَ

111 (صحیح مسلم:۸۱۷)

112 (صحیح بخاری:۴۹۳۷)

اليومَ مِن وراءِ كلِّ تاجرٍ. فيُعطى المُلْكَ بيمينِهِ، والخُلْدَ بشِمالِهِ، ويُوضَعُ على رأسِهِ تاجُ الوقارِ))[113]

ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: قرآن قیامت کے دن ایک اجنبی کی طرح آئے گا اور اپنے پڑھنے والے سے کہے گا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ وہ کہے گا میں تم کو نہیں جانتا، قرآن کہے گا کہ میں تمہارا وہ دوست ہوں جو تمہیں بھوک وپیاس میں مبتلا رکھا اور راتوں کو نیند سے جگائے رکھا، دنیا میں تمام تاجر اپنی اپنی تجارت میں لگے رہتے تھے لیکن آج کے دن تمام تجارتیں تیرے پیچھے ہیں، اس حافظ قرآن کو دائیں ہاتھ میں حکومت دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں جنت دی جائے گی اور اس کو وقار سے بھرا ہوا تاج پہنایا جائے گا۔

اللہ کے نبی ﷺ حافظ قرآن تھے

اللہ کے نبی ﷺ سب سے بڑے حافظ قرآن ہیں، آپ ﷺ عمر کے آخری سال کے رمضان میں جبریل کے سامنے دو مرتبہ قرآن کا دورہ فرمایا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مسروق بن الاجدع رحمۃ اللہ علیہ کے طرق سے اپنی صحیح میں اس روایت کو معلق بیان کیا ہے:

((وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ- عَلَيْهَا السّلاَمُ- أَسَرَّ إِلَيّ النّبِيُّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ: «أَنّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلّ سَنَةٍ، وَإِنّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرّتَيْنِ، وَلاَ أُرَاهُ إِلاّ حَضَرَ أَجَلِي))

" اور مسروق بن الاجدع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، ان سے عائشہ نے بیان کیا کہ فاطمہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے چپکے سے فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا دورہ کرتے تھے اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دورہ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری موت کا وقت آن پہنچا ہے۔"

---

[113] الراوي : أبو هريرة | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الصحيحة،الصفحة أو الرقم:2829|خلاصة حكم المحدث : حسن أو صحيح

قیامت کے دن حافظِ قرآن کو انمول قیمت کا تاج پہنایا جائے گا

حدیث:

أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ ضَوْءُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسَى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لَا يَقُومُ بِهِمَا الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ: بِمَا كُسِينَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ))[114]

عبداللہ بن بریدہ الاسلمی اپنے والد سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے قرآن پڑھا(حفظ کیا) اور اس کی تعلیم حاصل کی اور قرآن مجید پر عمل بھی کیا تو بروز قیامت اس کو اس طرح کا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوگی اور اس کے والدین کو بھی اس طرح کا لباس پہنایا جائے گا کہ پوری دنیا کے لوگ مل کر بھی اس لباس کی قیمت ادا نہیں کر پائیں گے ،(حافظ قرآن کے) والدین دریافت کریں گے انہیں یہ لباس کیوں پہنایا جارہا ہے ؟ کہا جائے گا کہ تمہارا لڑکا قرآن مجید کا حافظ تھا، قرآن کا عالم تھا اور قرآن پر عمل کرنے والا بھی تھا۔

حدیث:

((تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الإِبِلِ فِي عُقُلِهَا))[115]

"ابوموسیٰ الاشعری نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "حفاظت (حفظ) کرو قرآن کا اس لئے کہ قسم

---

114 (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم:۲۰۸۶، وسندہ حسن، البتہ اس جیسی روایت سنن ابوداد(۱۴۵۳) میں بھی موجود ہے جو دوسری سند کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور اس روایت کو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ ضعیف کہا ہے، اس کی تفصیل ضعیف روایات میں بیان کی جائے گی، ان شاءاللہ)

115 (صحیح مسلم:۷۹۱[۱۸۴۴])

ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ وہ (قرآن) اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے۔"

قرآن کا حافظ اگر قرآن سے غافل ہو جائے اس کی سزا کا بیان

حدیث:

((أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ))[116]

"سمرہ بن جندب نے بیان کیا ان سے اللہ کے نبی ﷺ نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ قرآن کا حافظ تھا مگر وہ قرآن سے غافل ہو گیا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا۔"

حافظِ قرآن کی عزت و تکریم کرنے کا بیان

حدیث:

((إِنَّ مِنْ إِجْلاَلِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ))

"ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "بیشک ضعیف مسلمان اور حافظِ قرآن کی عزت کرنا ہے جو اس میں غلو نہ کرے اور خطا سے بچے اور انصاف پسند بادشاہ کی بھی عزت و احترام کرنا چاہئے کیونکہ یہ (حافظِ قرآن، ضعیف مسلمان اور منصف بادشاہ) اللہ تعالیٰ کی عزت کا حصہ ہیں۔"[117]

---

116 (صحیح بخاری:۱۱۴۳)

117 (سنن ابو داود:۴۸۴۳، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔ اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے " صحیح الجامع:۲۱۰۹۹ میں حسن کہا ہے اور " صحیح ترغیب والترہیب:۹۸ میں بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور "ادب المفرد":۲۷۴ میں بھی اس روایت کو حسن کہا ہے۔ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے "ریاض الصالحین":۳۵۵، میں اس کو صحیح کہا ہے)

قرآن کا حفظ و تلاوت و عمل واہتمام سے جہنم سے نجات کی خوشخبری

حدیث:

((لو جُعِل القرآنُ في إهابٍ ، ثمَّ أُلقي في النَّارِ ؛ ما احترق))[118]

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے حفظ قرآن کی فضیلت میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث بیان کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص قرآن مجید کا حافظ ہے اور اسے پڑھتا ہے وہ کرام بررۃ کے ساتھ ہے اور جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں مشکل ہو تو اس کے لیے ڈبل اجر ہے۔[119]

حافظ قرآن کے لیے قیام اللیل میں آسانی ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق قرآن کریم قیامت کے دن اس کی سفارش کرے گا فرمان نبوی ہے:

(قیامت کے دن روزے اور قرآن مجید سفارش کریں گے، روزے کہیں گے اے میرے رب میں نے دن کے وقت اسے کھانے پینے اور شہوات سے روک دیا تھا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر، اور قرآن مجید کہے گا کہ اے رب میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا آج میری سفارش قبول کر تو اللہ تعالی ان دونوں کی سفارش قبول کریں گے)[120]

میں آیت بھول گیا ایسا نہیں کہنا چاہیے البتہ ایسا کہے کہ مجھے بھلا دی گئی

حدیث:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بنِ مسعود قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : (بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ ، اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ ، فَلَهُوَ أَشَدُّ

---

118 الراوي : عقبة بن عامر | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الصحيحة-الصفحة أو الرقم:3562|خلاصة حكم المحدث : إسناده حسن

119 صحیح بخاری حدیث نمبر (4937)

120 مسند احمد اور طبرانی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3882) میں صحیح کہا ہے۔ واللہ اعلم۔

تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا)[121]

وفي لفظ لمسلم : (لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ) .

وهو الذي فعله النبي صلى الله عليه وسلم .

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : (رَحِمَهُ اللَّهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا)[122]

حفظ اور حافظِ قرآن کے بارے میں بعض ضعیف روایات

ضعیف احادیث کا رد حفظ قرآن سے متعلق ضعیف روایات

ضعیف حدیث نمبر 1

((ما مِن امْرِىءٍ يقرأُ القرآنَ ، ثم يَنْسَاهُ إلا لَقِيَ اللهَ عَزَّ وجلَّ يومَ القيامةِ وهو أَجْذَمُ))[123]

ضعیف حدیث نمبر 2

(وہ حافظ قرآن جو اس کی حلال کردہ اشیاء کو حلال اور حرام کردہ اشیاء کو حرام کرتا ہے وہ اپنے گھرانے کے دس افراد جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی سفارش کرے گا) امام بیہقی نے اسے شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔(شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے ضعیف الجامع میں ضعیف کہا ہے)

نوٹ-انسان حافظ کی طبعی کمزوري کہ وجہ سے بھولتا ہے تو معفو عنہ ہے لیکن اگر عمدا غفلت برتتا ہے تو سخت خطرہ میں ہے اور نقصان عظیم ہے-

قرآن حفظ کرنے کے بعد محنت کے باوجود بھولنے پر عوام میں مشہور ضعیف احادیث وخرافات پر رد کیا ہے شیخ بن

---

121 رواہ البخاري(4744)ومسلم(790).

122 رواه البخاري(4751)ومسلم(788).

123 الراوي : سعد بن عبادة | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الضعيفة. الصفحة أو الرقم:1354|خلاصة حكم المحدث : ضعيف

باز رحمہ اللہ نے فتوی میں۔

فضل حفظ القرآن وتعلمه ومجاهدة نسيانه

السؤال:

بارك الله فيكم. رسالة وصلت إلى البرنامج من العراق باعثها أحد الإخوة من هناك يقول: رمضان الطائي محافظة التأميم فيما يبدو، أخونا له مجموعة من الأسئلة نختار منها هذا السؤال يقول:

إنني كثيراً ما أحفظ من الآيات من القرآن الكريم ولكنني بعد فترة أنساها، وكذلك عندما أقرأ آية فلا أعلم هل هي صحيحة أم لا، ثم أكتشف بعد ذلك أنني كنت مخطي، دلوني لو تكرمتم؟

الجواب:

المشروع لك يا أخي أن تجتهد في حفظ ما تيسر من كتاب الله، وأن تقرأ على أهل المعرفة من الإخوان الطيبين في المدارس أو في المساجد أو في البيت، وتحرص على ذلك، يقول النبي ﷺ: خيركم من تعلم القرآن وعلمه.

خيار الناس أهل القرآن الذين تعلموه وعلموه الناس وعملوا به، ويقول ﷺ لبعض أصحابه: أيحب أحدكم أن يذهب إلى بطحان -إلى وادي في المدينة- فيأتي بناقتين عظيمتين في غير إثم ولا قطيعة رحم؟ قالوا: يا رسول الله! كلنا يحب ذلك، فقال عليه الصلاة والسلام:: لأن يغدو أحدكم إلى المسجد فيتعلم آيتين من كتاب الله خير له من ناقتين عظيمتين، وثلاث خير من ثلاث، وأربع خير من أربع وأمثالهن من الإبل، فهذا يبين لنا فضل قراءة القرآن وتعلم القرآن، فأنت يا أخي تتعلم تتصل بالإخوان الطيبين في المساجد أو في المدارس أو في حلقات تحفيظ القرآن حتى تستفيد، وحتى تقرأ قراءة صحيحة.

وأما ما يعرض من النسيان فلا حرج عليك، إذا نسيت بعض الشيء لا حرج، فالبشر ينسى، يقول النبي ﷺ: إنما أنا بشر أنسى كما تنسون، وسمع مرة قارئاً يقرأ فقال: رحم الله فلاناً لقد أذكرني آية كذا كنت أسقطتها، يعني: نسيتها.

المقصود أن الإنسان قد ينسى بعض الآيات، والأفضل أن يقول: نسيت؛ لأنه جاء في بعض الأحاديث أنه عليه الصلاة والسلام قال: لا يقولن أحدكم: نسيت آية كذا، نسيت آية كذا بل هو نسي، يعني: أنساه الشيطان، فلا يضرك أخي.

أما حديث: من حفظ القرآن ثم نسيه لقي الله وهو أجذم، فهو حديث ضعيف عند أهل العلم لا يثبت عن النبي ﷺ، والنسيان ليس باختيار الإنسان وليس في طوقه قد ينسى مهما كان.

فالمقصود أن المشروع لك أن تجتهد وتحرص على الحفظ، وتستعين بالله ثم بمن يتيسر من الإخوان في حفظ ما تيسر من كتاب الله، ثم تدرس ذلك وتعتني به وأبشر بالخير.

المقدم: جزاكم الله خيراً.

ضعیف حدیث نمبر 3

((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا))

"میری امت کے نیک اعمال کے اجر و ثواب میرے سامنے پیش کیے گئے یہاں تک کہ اس تنکے کا ثواب بھی پیش کیا گیا جسے آدمی مسجد سے نکال کر پھینک دیتا ہے، اور مجھ پر میری امت کے گناہ (بھی) پیش کیے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورۃ یا کوئی آیت حفظ ہو اور اس نے اسے بھلا دیا ہو۔"[124]

---

124 (سنن الترمذی، کتاب الفضائل قرآن، باب:۱۹، حدیث نمبر:۲۹۱۶)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، قال الشيخ الألباني: ضعيف، المشكاة (720)، الروض النضير (72)، ضعيف أبي داود (71)۔ عندنا برقم (88/461)، ضعيف الجامع الصغير (3700)

ضعیف حدیث نمبر 4

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ))

علی کی طرف منسوب یہ روایت ہے "جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اور اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد کے سلسلے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔"[125]

ضعیف حدیث نمبر 5

((مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ وَحفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ الجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمِ النَّارُ))

"جس کسی نے قرآن یاد کیا اور اس پر غالب ہو گیا تو برو زِ قیامت اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کر لی جائے گی جن کے لیے جہنم واجب کر دی گئی تھی۔"[126]

ضعیف حدیث نمبر 6

((إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الخَرِبِ))

"وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔"[127]

---

125 (سنن ابن ماجہ، کتاب المقدمۃ، رقم:۲۱۶، اسنادہ ضعیف)

قال الشيخ الألباني رحمه الله: ضعيف جدا

سند میں ابو عمر حفص بن سلیمان متروک، اور کثیر بن زاذان مجہول راوی ہیں۔

تخریج الحدیث: "سنن الترمذی / فضائل القرآن 13 (2905)، (تحفۃ الأشراف: 10146)، وقد أخرجہ: مسند احمد (1/ 148، 149) (ضعیف جدًا)"

126 (مسند احمد، من مسند علی، حدیث نمبر:۱۲۷۸، "اسنادہ ضعیف جداً" شعیب ارناوط نے اپنی تحقیق میں لکھا ہے "إسناده ضعيف جداً لضعف حفص بن سليمان القارئ وجهالة كثير بن زاذان")

127 (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، رقم:۲۹۱۳، اسنادہ ضعیف)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے: المشکاۃ (۲۱۳۵)، اور یہ روایت عبد اللہ ابن عباس کی طرف منسوب ہے۔

ضعیف حدیث نمبر 7

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا))

"جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیمات پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی اس روشنی سے بھی زیادہ ہو گی جو تمہارے گھروں میں ہوتی ہے اگر وہ تمہارے درمیان ہوتا، (پھر جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہے) تو خیال کر و خود اس شخص کا جس نے قرآن پر عمل کیا، کیا درجہ ہو گا۔"[128]

نوٹ:-تاہم امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں دوسری سند کے ساتھ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر اس روایت کو بیان کیا ہے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت "حسن" ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی موافقت کی ہے میں نے بھی اس روایت کو اوپر بیان کر دیا ہے۔

ضعیف حدیث نمبر 8

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا))

"مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ تنکا بھی جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے، اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے دیکھا کہ اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت حفظ

---

128 سنن أبو داود: ۱۴۵۳، وسندہ ضعیف، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کے راوی "زُبّان بن فائد" اور "سہل بن معاذ الجہنی" یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔"[129]

ضعیف حدیث نمبر 9

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلاَلَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ))

"جس نے قرآن پڑھا اور اسے پوری طرح حفظ کر لیا، جس چیز کو قرآن نے حلال ٹھہرایا اسے حلال جانا اور جس چیز کو قرآن نے حرام ٹھہرایا اسے حرام سمجھا تو اللہ اسے اس قرآن کے ذریعہ جنت میں داخل فرمائے گا، اور اس کے خاندان کے دس ایسے لوگوں کے بارے میں اس (قرآن) کی سفارش قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔"[130]

---

129 سنن ابو داود:۱۴۶۱، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔
"ابن جریج" اور "مطلب بن عبد اللہ بن حنطب" دونوں مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے، دونوں کے مابین انقطاع ہے، نیز "مطلب" اور "انس" کے درمیان انقطاع ہے "مطلب" کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں ہے، ملاحظہ ہو: ضعیف ابی داود، البانی 1/164۔

130 سنن الترمذی:۲۹۰۵، اسنادہ ضعیف جداً۔

قال الشيخ الألباني رحمه الله: ضعيف جدا، ابن ماجة(216)-ضعيف سنن ابن ماجة برقم(38)،المشكاة(2141)، ضعيف الجامع الصغير(5761)۔

سند میں "حفص بن سلیمان ابو عمر قاری کوفی صاحب عاصم ابن ابی النجود "قراءت میں امام ہیں، اور حدیث میں متروک ہیں، اور ان کے شیخ "کثیر بن زاذان-'مجہول'-" ہیں (تقریب التہذیب، ترجمہ:۱۴۰۵ و۵۶۰۹)، اور امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "حفص بن سلیمان "جمہور کے نزدیک 'ضعیف' ہیں دیکھئے: مجمع الزوائد:۱۰/۱۶۳۔

حسبِ بالا ضعیف الجامع کی روایت:

((لِحامِلِ القرآنِ إذا عمِلَ بِهِ ، فأَحَلَّ حلالَهُ ، وحرَّمَ حرامَهُ ، يشفَعُ في عشرَةٍ مِنْ أهلِ بيتِهِ يومَ القيامَةِ ، كلُّهم قدْ وجبَتْ لَهُ النارُ))

الراوي : جابر بن عبدالله | المحدث : الألباني | المصدر : ضعيف الجامع-الصفحة أو الرقم: 4662 | خلاصة حكم المحدث : ضعيف

مضمون (5)

"کیا دعا تقدیر کو رد کرتی ہے؟

سوال:

ایک حدیث ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ دعا اور تقدیر آپس میں ٹکراتے ہیں، تو کیا دعا تقدیر کو رد کرتی ہے؟

جواب:

نبی ﷺ سے مروی حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "عمر میں اضافہ نہیں کرتا مگر نیکی، اور تقدیر کو رد نہیں کرتا مگر دعا"، اور یہ حدیث درست ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ دعا ناگوار چیز کے واقع ہونے سے بچنے کے اسباب میں سے ہے، اور اللہ تعالیٰ نے تقدیریں مقدر فرمائیں اور ان کے لیے اسباب مقرر فرمائے۔ پس کچھ مبرم تقدیریں ایسی ہیں جن میں کوئی چارہ نہیں، جیسے موت، بڑھاپا اور اس قسم کی دوسری چیزیں۔

اور کچھ تقدیریں ایسی ہیں جن کے ساتھ مرتب اسباب معلق ہوتے ہیں، پس فلاں شخص کی موت فلاں سفر کے ساتھ معلق ہے، اور فلاں کی موت فلاں بیماری کے ساتھ معلق ہے، اور فلاں کی موت فلاں چیز کھانے کے ساتھ معلق ہے، اور فلاں کی موت فلاں فلاں چیز کے ساتھ معلق ہے، اس کے ساتھ معلق اسباب ہیں۔ اور فلاں کی موت اس کے ساتھ معلق ہے کہ اگر وہ فلاں دعا کرے تو فلاں چیز سے سلامت رہے، اور اگر فلاں دعا کرے تو فلاں چیز سے سلامت رہے۔ لہٰذا حدیث میں آیا کہ تقدیر کو رد نہیں کرتی مگر دعا، اور عمر میں زیادتی نہیں کرتی مگر نیکی۔

مضمون (6)

فعال لما یرید سے رد ہوتا ہے ان پر جو بعض مخلوقات کو اللہ کی طرح ازلی بولتے ہیں

الحلبی: ہمارے شیخ! جب میں نے ابھی کچھ دیر پہلے یہ کہا تھا کہ... کیا شیخ الاسلام کا "حوادث لا أول لھا" (ایسی حادث چیزیں جن کی کوئی ابتداء نہیں) کے بارے میں کہنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ قدیم ہیں؟ یہی میرا سوال ہے۔

الشیخ: نہیں، جب کہ وہ تمہیں اپنی بعض کتابوں میں یہ کہتے ہیں: "ما من مخلوق إلا و مسبوق بالعدم" (کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں مگر یہ کہ اس سے پہلے عدم تھا)۔

الحلبي: نہیں ہمارے شیخ! (میرا اشکال) تو اسی عبارت سے ہی ہے۔

الشیخ: نہیں، یہ عبارت (بظاہر) وہم پیدا کرنے والی ہے۔

الحلبي: وہم پیدا کرنے والی ہے، لیکن اچھا، ہم اس معاملے کو ماضی پر الٹ کر دیکھتے ہیں، ہم ماضی کی بات کر رہے ہیں... اچھا اب ہم مستقبل کی بات کرتے ہیں؛ کیا اہلِ جنت کی نعمت اور اہلِ دوزخ کا عذاب ہمیشہ کے لیے، لا انتہا تک، جاری نہیں رہے گا، حالانکہ وہ مخلوق ہیں؟

الشیخ: ہمیشہ رہے گی، جی ہاں۔

الحلبي: تو جو ذات مستقبل میں اس کو دائمی رکھتی ہے، کیا وہ ماضی میں بھی اسے دائمی نہیں رکھ سکتی؟ اور دونوں صورتوں میں وہ مخلوق ہی ہوں گے۔

الشیخ: ایک بات... لیکن یہاں ہم ابھی (فی الحال) شرع پر اعتماد کر رہے ہیں کہ: "أول ما خلق الله القلم" (اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا)۔

السائل: میں اجازت چاہتا ہوں ہمارے شیخ! اللہ آپ کے خاتمہ کو بہتر فرمائے۔

الشیخ: ہم سب کے لیے آمین۔ یہاں ہم نص پر اعتماد کر کے بحث کو ختم کرتے ہیں، اور نص ہی جیسا کہ تم جانتے ہو، عصمت (خطا سے بچاؤ) ہے۔

السائل: تو عقل کے اعتبار سے (کیا ہوگا)؟

الشیخ: عقل کے اعتبار سے بھی... (بات وہی رہے گی)۔

الشیخ: ان کا اس موضوع پر "شرح منہاج السنۃ" میں بڑا مفصل بحث ہے، بہت طویل بحث ہے، غالب گمان ہے کہ وہاں وہ بالکل صراحت کے ساتھ کہتے ہیں: "ما من مخلوق إلا وھو مسبوق بالعدم" (کوئی مخلوق نہیں مگر یہ کہ اس سے پہلے عدم تھا)؛ تو اگر اس آدمی (معترض) کا شبہ (یہی ہے) تو وہ ابن تیمیہ کے صریح کلام سے رد ہو جاتا ہے کہ کوئی مخلوق نہیں مگر یہ کہ اس پہلے عدم ہے؛ تو پھر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مخلوقات کے بارے میں اللہ عزوجل کی طرح

ازلیت (ہیشگی) کا قائل ہے، یہ تو ان پر صریح افترا ہے۔
نص اور شریعت کے ساتھ کھڑے رہو، اور بات ختم۔"[131]

مضمون (7)

سورہ بروج سے ظالموں کی دنیاوی پکڑ کا اثبات

1-اصحابُ الأخدود: دنیا میں رسوا کن ہلاکت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُتِلَ أَصْحَابُ ٱلْأُخْدُودِ ۞ ٱلنَّارِ ذَاتِ ٱلْوَقُودِ ۞ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۞ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ﴾ [البروج: ٤–٧]

"لعنت کیے گئے خندقوں والے، آگ والے جن میں ایندھن بھرا ہوا تھا، جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے، اور وہ جو کچھ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے، خود (سامنے) دیکھنے والے تھے۔"

مفسرین کے نزدیک "قُتِلَ" بمعنی "لُعِنَ" ہے، یعنی ان پر دنیا و آخرت کی لعنت اور بد دعا نازل ہوئی، جو دنیا میں رسوائی، شکست، اور قوت کے زوال کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

"فَالْجَزَاءُ مِنْ جِنْسِ الْعَمَلِ": انہوں نے مومنین کو آگ میں جلایا، اللہ نے انہیں بھی آگ کا عذاب دے گا (عذاب الحریق)۔

---

131 https://www.al-albany.com/audios/content/1039/%D9%87%D9%84-%D9%82%D9%88%D9%84-%D8%B4%D9%8A%D8%AE-%D8%A7%D9%84%D8%A5%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85-%D9%88%D8%A3%D9%86-%D8%A7%D9%84%D8%AD%D9%88%D8%A7%D8%AF%D8%AB-%D9%84%D8%A7-%D8%A3%D9%88%D9%84-%D9%84%D9%87%D8%A7-%D9%8A%D8%B9%D9%86%D9%8A-%D8%A3%D9%86%D9%87%D8%A7-%D9%82%D8%AF%D9%8A%D9%85%D8%A9-%D9%85%D8%B9-%D8%A7%D9%84%D9%84%D9%87

2. سورہ بروج میں عمومی قاعدہ: بطشِ شدید

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُۥ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ﴾ [البروج: ١٢–١٣]

البَطْش "کا معنی سخت پکڑ اور قہر ہے؛ مفسرین کے نزدیک اس میں دنیا اور آخرت دونوں کی سزا داخل ہے، یعنی جب اللہ کسی ظالم قوم کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی شدید ہوتی ہے کہ طاقت، سلطنت اور اسباب سب بیکار ہو جاتے ہیں۔

اگلی آیات میں فرعون اور ثمود کا ذکر اسی بطشِ دنیوی کی مثال کے طور پر آیا:

﴿هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ﴾ [البروج: ١٧–١٨]

فرعون پانی میں غرق ہوا، اور ثمود پر چیخ و زلزلہ و صاعقہ کی صورت میں عذاب آیا؛ یہ سب دنیاوی اجتماعی عذاب کی بڑی مثالیں ہیں۔

3. قرآن میں دنیاوی عذاب کی قسمیں

قرآن کریم نے مختلف مقامات پر دنیا میں نازل ہونے والے عذاب کی متعدد صورتیں ذکر کی ہیں، جو ظالموں کے لیے "عقابٌ عاجل" (جلدی سزا) کی حیثیت رکھتی ہیں:

عذاب من فوقكم – اوپر سے عذاب:

﴿أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾ [الأنعام: ٦٥]

جیسے قوم لوط پر آسمانی پتھروں اور بستیوں کے اُلٹائے جانے کا عذاب۔

عذاب من تحت أرجلكم – نیچے سے عذاب:

﴿أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ [الأنعام: ٦٥]

جیسے قارون پر زمین کا دھنسا دینا؛ ﴿فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ﴾ [القصص: ٨١].

الجوع والقحط–بھوک اور قحط:

﴿وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِٱلْعَذَابِ فَمَا ٱسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ﴾ [المؤمنون: ٧٦]

مفسرین نے اسے قحط اور اقتصادی تنگی سے تعبیر کیا ہے؛ بہت سی امتوں پر یہ عذاب بد اعمالی اور ظلم کی وجہ سے آیا۔

سلبُ المال والنعمة–مال و نعمت کا چھن جانا:

اصحاب الجنۃ (باغ والوں) کے بارے میں اللہ نے فرمایا: ﴿كَذَٰلِكَ ٱلْعَذَابُ﴾ [القلم: 33]، یعنی دنیا میں ان کے باغ کو تباہ کر دینا بھی ایک قسم کا عذاب ہے۔

یہ سب صورتیں سورہ بروج کے "بَطْشِ رَبِّکَ" کے مفہوم کے تحت جمع ہو جاتی ہیں، یعنی اللہ ظالموں کو کبھی اجتماعی ہلاکت، کبھی معاشی قحط، کبھی زلزلے و سیلاب اور کبھی اندرونی خانہ جنگی کے ذریعے پکڑ لیتا ہے۔

ظالم کے لیے دنیوی عذاب–نصوصِ قرآن و حدیث

1. ظلم کا عمومی حکم اور اس کا انجام

حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

»يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا« (رواہ مسلم)

"اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام کر دیا، پس تم آپس میں ظلم نہ کرو۔"

قرآن میں ہے: ﴿إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّالِمُونَ﴾ [الأنعام: 21]، یعنی ظالم دنیا و آخرت دونوں میں

فلاح نہیں پاتے، چاہے وقتی طور پر طاقت و دولت کی ظاہری نمود کیوں نہ ہو۔

ایک اور آیت میں ظلم کو دنیا کے مصائب کا سبب بتایا: ﴿وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾[الشوری:30]، یعنی بہت سی آفتیں خود انسانوں کے ظلم و گناہوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

2. حدیث: زمین کے حقوق میں ظلم کی دنیاوی و اخروی سزا

نبی ﷺ نے فرمایا:

مَن ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الأَرْضِ طَوَّقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ (متفق علیہ)

"جو شخص ایک بالشت زمین میں ظلم کرے گا، اللہ قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالے گا۔"

قرآن میں اجتماعی تباہی کے بارے میں فرمایا: ﴿وَتِلْكَ ٱلْقُرَىٰٓ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا﴾ [الکهف:59] "یہ بستیاں ہم نے اس وقت ہلاک کیں جب انہوں نے ظلم کیا۔" یہ ہلاکت کبھی بظاہر "طبیعی آفات" کی شکل میں آتی ہے، مگر حقیقت میں ظالموں پر رب کی قہر آمیز پکڑ ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا:

انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْكَرَمِ وَالْجُودِ؛ قَتَلُوا أَوْلِيَاءَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى التَّوْبَةِ

"اس کرم و جود کو دیکھو؛ انہوں نے اللہ کے اولیاء کو قتل کیا اور وہ (اللہ) پھر بھی انہیں توبہ کی طرف بلا رہا ہے۔"

یعنی ظالم اگر توبہ نہ کرے تو اسے دوہرا خسارہ ہے:

دنیا میں رسوائی، بے برکتی، خوف، قحط، سیاسی و سماجی ہلاکت؛

آخرت میں جہنم اور حریق کا دائمی عذاب۔

3. خلاصہ: ظالم کو دنیا میں عذاب کی اہم صورتیں

خوف و عدمِ امن: ﴿فَأَذَاقَهَا ٱللَّهُ لِبَاسَ ٱلْجُوعِ وَٱلْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ [النحل: 112]– ظلم و کفر کے نتیجہ میں بھوک اور خوف کا غلبہ۔ معاشی تباہی و قحط: قوموں کا رزق تنگ ہونا، بارش کا رک جانا، تجارت کا برباد ہونا۔

اجتماعی ہلاکت: زلزلہ، طوفان، صاعقہ، غرق، خسف وغیرہ؛ جیسا قوم نوح، عاد، ثمود، قوم لوط، فرعون وغیرہ کے ساتھ ہوا۔

اندرونی فتنہ و خانہ جنگی: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾ [الأنعام: 65]– گروہی تفرقہ اور آپسی قتال بھی عذاب کی ایک قسم ہے۔

ان سب نصوص سے معلوم ہوا کہ سورہ بروج کا پیغام محض تاریخی قصہ نہیں، بلکہ ہر دور کے ظالمین کے لیے تنبیہ ہے کہ اللہ کا بطش سخت ہے، وہ دنیا میں بھی اپنی قدرت کے مختلف مظاہر کے ذریعے ظالم کو پکڑ لیتا ہے، اور اگر وہ باز نہ آئے تو آخرت کا حریق اس کا منتظر ہے۔

مضمون (8)

فرعون و ثمود پر ایک مضمون، تاکہ ظالم اپنے ظلم سے رک جائے

فرعون اور ثمود کا انجام قرآن میں ظالموں کے لیے آئینہ اور سخت ترین تنبیہ ہے کہ اللہ ظالم کو مہلت تو دیتا ہے، مگر جب پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔

فرعون: طاقت، تکبّر اور غرق کا انجام

1- فرعون کا ظلم اور دعویٰ ربوبیت

فرعون نے صرف ظلم نہیں کیا بلکہ ربوبیت اور الوہیت کا دعویٰ کیا:

﴿فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى﴾[النازعات:24]

" پھر اس نے کہا: میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔"

اس نے کمزور بنی اسرائیل کو غلام بنایا، ان کے بیٹوں کو قتل اور عورتوں کو زندہ چھوڑنے کا خوفناک نظام قائم کیا:

﴿يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ﴾[البقرۃ:49]

2. دنیاوی عذاب: مسلسل نشانیاں، پھر غرق

اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم پر بار بار دنیوی عذاب بھیجے، شاید کہ وہ پلٹ آئیں:

﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ﴾ [الأعراف:133]

" پھر ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی، جوئیں، مینڈک اور خون بھیجا، جو الگ الگ نشانیاں تھیں۔"

ہر بار عذاب آتا، وہ موسیٰ علیہ السلام سے دعائیں کرواتے، عذاب ٹلتے ہی پھر ظلم اور کفر پر لوٹ جاتے۔

آخرکار انجام یہ ہوا:

﴿فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا﴾[الأعراف:136]

" پس ہم نے انہیں سمندر میں غرق کر دیا، اس وجہ سے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔"

اور اللہ نے اس عبرت کو قیامت تک کے ظالموں کے لیے محفوظ کر دیا:

﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً﴾[یونس:92]

"آج ہم تیرے بدن کو بچالیں گے تاکہ تُو اپنے بعد آنے والوں کے لیے نشانی بن جائے۔"

3 . حدیث سے تنبیہ: ظالم کو مہلت، مگر گرفت سخت

رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ، حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ» ثم قرأ: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ [هود: ١٠٢](رواه البخاري ومسلم)

"بے شک اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔"

فرعون کی لمبی مہلت، مسلسل نشانیاں، اور پھر یکایک غرق اس سے عبرتٍ سے پکڑنا چاہئے ظالموں کو۔

ثمود: طاقت، تہذیب، اور چیخ وصاعقہ کا عذاب

1 . ثمود کا کفر اور ظلم

ثمود ایک متمدّن، مضبوط قوم تھی، پہاڑوں کو تراش کر محفوظ گھر بناتی تھی:

﴿وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ﴾[الشعراء:149]

"اور تم پہاڑوں کو تراش کر (فخر سے) گھروں میں تبدیل کرتے ہو۔"

اللہ نے انہیں نبی صالح علیہ السلام بھیجا:

﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ﴾

[الأعراف:73]

اللہ نے ان کے مطالبے پر "ناقۃُ اللہ" معجزہ عطا کیا اور حکم دیا کہ اسے نہ چھیڑیں، لیکن:

﴿فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ﴾[الأعراف:77]

"انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی۔"

یہ صرف عقیدے کا کفر نہیں، بلکہ اللہ کی نشانی پر براہِ راست حملہ، اور کھلی سرکشی تھی—یہی ظلم کی انتہا ہے۔

2. دنیاوی عذاب: صاعقہ/ صيحة / رجفة

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ﴾[الأعراف:78]

"تو انہیں زلزلے نے پکڑ لیا، پھر وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرے پڑے رہ گئے۔"

اور ایک اور جگہ:

﴿فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ﴾[ھود:67]

" تو انہیں چیخ (کی صاعقہ) نے پکڑ لیا، پھر وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔"

مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ ایک زبردست چیخ اور زلزلہ تھا جس نے ان کے طاقتور جسموں کو ایک لمحے میں ہلاک کر دیا۔

3. قرآن کا واضح سبق

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَعَادًا وَثَمُودَا وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ﴾[العنكبوت:38]

" اور عاد اور ثمود، حالانکہ ان کے مساکن تم پر ظاہر ہو چکے ہیں۔"

یعنی ان کے آثار، تباہ شدہ بستیاں اور ملبے والی عمارتیں خود ظالموں کے لیے خاموش خطبہ ہیں کہ سب کچھ ہو، مگر ظلم اور تکبّر کے ساتھ دوام ممکن نہیں۔

ظلم سے باز آنے کے لیے چند صریح نصوص

1 . ظلم کی حرمت (حدیثِ قدسی)

"يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا" (رواہ مسلم)

"اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام کر دیا، سو تم آپس میں ظلم نہ کرو۔"

2 . ظلم سے قیامت کی تاریکیاں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (رواہ مسلم)

"ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے۔"

3 . معمولی سا ظلم بھی ہلکا نہیں

نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَن ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الأَرْضِ، طَوَّقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ" (متفق عليه)

"جو شخص ایک بالشت زمین میں ظلم کرے گا، اللہ اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق بنا دے گا۔"

اگر ایک بالشت زمین کا ظلم اتنا سخت انجام رکھتا ہو، تو خونِ ناحق، لوگوں کی آزادی، عزت، مال، دین اور

حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والے حکمران، ادارے اور افراد اپنے انجام کا خود اندازہ کریں۔

نتیجہ: فرعون و ثمود—ہر ظالم کا آئینہ

فرعون کے پاس سلطنت، فوج، سسٹم، معیشت، اور "أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ" کا غرور تھا؛ پھر پانی کی ایک لپیٹ نے سب ختم کر دیا۔

ثمود کے پاس انجینئرنگ، مضبوط عمارتیں، پہاڑوں میں کٹے ہوئے محلات اور امن کا احساس تھا؛ ایک چیخ اور زلزلہ نے سب خاک کر دیا۔

ہر ظالم کو یہ سبق ہے کہ اللہ کا قاعدہ نہیں بدلا:

﴿وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا﴾ [الكهف:59]

"یہ بستیاں ہم نے اس وقت ہلاک کیں جب انہوں نے ظلم کیا۔"

ہر ظالم کے لیے راستہ دو ہی ہیں:

یا فرعون و ثمود کی طرح تکبّر اور ظلم پر ڈٹے رہیں، پھر دنیا و آخرت دونوں میں تباہی؛ یا فوراً حق کی طرف متوجہ ہو کر توبہ، مظلوموں کے حقوق کی ادائیگی، اور عدل و احسان کی روش اختیار کرے، ورنہ "إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ"۔

مضمون (9)

ابن تیمیہ اور ابن خلدون نے عدل و ظلم پر تاریخی تجزیہ پیش کیا ہے اور فرعونی ظلم کے خلاف ہر دور میں علماء نے لکھا اور نصیحت کی ہے

ابن تیمیہ: اور لوگوں کے معاملات دنیا میں اصل میں عدل کے ساتھ ہی درست رہتے ہیں، اگرچہ اس عدل کے ساتھ وہ بعض قسم کے گناہوں میں کچھ ملوث بھی ہو، یہ اس سے زیادہ درست رہتے ہیں بنسبت اس کے کہ حقوق میں ظلم ہو، چاہے ظلم کرنے والا کسی گناہ میں ملوث نہ بھی ہو۔ اسی لیے کہا گیا

ہے: اللہ تعالیٰ ایک عادل ریاست کو قائم رکھتا ہے اگرچہ وہ کافر ہو، اور ظالم ریاست کو قائم نہیں رکھتا اگرچہ وہ مسلمان ہو؛ اور یہ بھی کہا جاتا ہے: دنیا عدل اور کفر کے ساتھ باقی رہ سکتی ہے، لیکن ظلم اور اسلام کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ عدل ہر چیز کا نظام ہے؛ جب دنیا کے معاملات عدل پر قائم کیے جائیں تو وہ (دنیا) قائم رہتی ہے، اگرچہ صاحبِ عدل (حاکم / ریاست) کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو؛ اور جب عدل پر قائم نہ ہوں تو وہ قائم نہیں رہتی، اگرچہ صاحبِ عدل کے پاس ایسا ایمان ہو جس کے سبب وہ آخرت میں اجر پالے۔ حوالہ کتاب: (الاستقامة: ٢/ ٢٤٦ - ٢٤٨).

الظلم مؤذن بخراب العمران

یہ جملہ ابن خلدون کی مقدمہ کا مشہور باب عنوان ہے: «الفصل الثالث والأربعون في أن الظلم مؤذن بخراب العمران»۔

اصل عبارت اور مفہوم

ابن خلدون ظلم کو یوں تعریفاً لکھتے ہیں:

"العدوان على الناس في أموالهم ذاهب بآمالهم في تحصيلها واكتسابها... فإذا قعد الناس عن المعاش... انتقض العمران وخرِب."

ابن خلدون کا اصول

ظلم (خاص طور پر اموال، حقوق، اعراض اور اعمال پر تعدّی) لوگوں کی آرزو اور ہمت مار دیتا ہے، وہ کسب و عمل چھوڑ دیتے ہیں، بازار و حرفت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے، یوں عمران ٹوٹنے لگتا ہے۔

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)